بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

ماہنامہ

میمن سماج

اردو۔ گجراتی

اگست 2022ء محرم الحرام ۱۴۴۴ھ

قیام پاکستان کی جدوجہد میں بانٹوا کے بزرگوں، اکابرین، رہنماؤں اور کارکنان نے بھرپور مالی اور عملی خدمات انجام دیں جو ہمیشہ تاریخ کا حصہ رہیں گی

میرا پاکستان

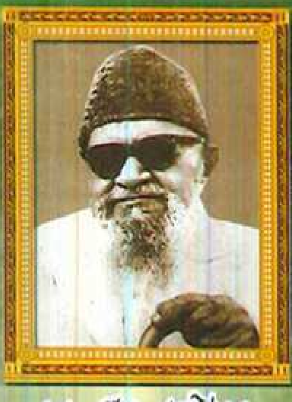

سیٹھ حسین قاسم دادا

سیٹھ حاجی سلیمان ابراہیم بھورا

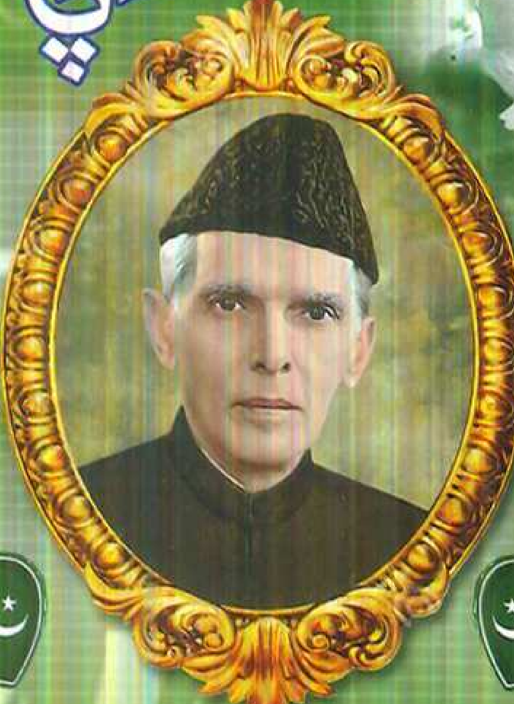

سیٹھ حاجی آدم پیر محمد اسحاق جانگڑا

جان محمد داؤد کوڈواوالا ایڈووکیٹ

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح

14 اگست 1947ء

یوم آزادی اہل وطن کو مبارک ہو

75 سالہ ڈائمنڈ جوبلی مبارک

سیٹھ حاجی حبیب حاجی پیر محمد کلکتہ والا

حاجی موسیٰ ولی محمد لوائی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

ماہنامہ

میمن سماج

کراچی

اردو۔ گجراتی

માસિક
મેમણ સમાજ
ઉર્દૂ-ગુજરાતી

Monthly
Memon Samaj
Urdu-Gujrati

مدیر اعزازی: عبدالجبار علی محمد بدو

پبلشر: محمد اقبال بلو صدیق آکھا والا

021-32768214
021-32728397
Website : www.bmjr.net
E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

محرم الحرام 2022ء

اگست ۱۴۴۴ھ

شمارہ: 08

جلد: 67

فی شمارہ: 50 روپے

- ایک سال کی خریداری (مع ڈاک خرچ): 500 روپے
- پیٹرن (سرپرست) 10,000 روپے
- لائف ممبر: 4000 روپے

زیرِ نگرانی
بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ، ملحقہ حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد راجہ مینشن، کراچی۔

Regd. No. SS-43

Printed at : City Press Ph: 32438437

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حب الوطن من الایمان

اپنے وطن سے محبت ایمان کی علامت ہے

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

قیام پاکستان اور تعمیر پاکستان میں
بانٹوا میمن برادری کی خدمات کا 75 سالہ سفر

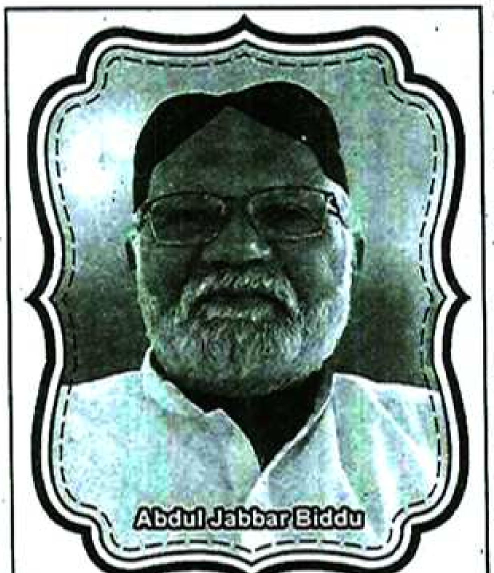

برصغیر کے مسلمانوں نے تحریک آزادی اور تحریک پاکستان کے ہر موڑ پر جان و مال کی وہ قربانیاں پیش کیں جن کی مثال نہیں ملتی۔ اس خطے کے مسلمانوں نے اقتصادی، تجارتی اور کاروباری زندگی کی سطح پر ہر چیلنج نہایت شجاعت اور پامردی سے قبول کیا اور تحریک پاکستان میں اپنا اہم اور تاریخی کردار ادا کیا۔ جدوجہد آزادی میں گجراتی اور میمن برادری نے بھی نمایاں حصہ لیا جسے فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ جس وقت تحریک پاکستان شروع ہوئی اس وقت میمن برادری کے جوش و خروش کا جو حال تھا وہ لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ جب حصول پاکستان کی راہ میں رکاوٹیں حائل ہوئیں تو برادری نے بڑی پامردی سے انہیں عبور کیا۔ بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح نے مسلم پریس فنڈ کے قیام کے لئے جنوری 1940ء میں گجراتی برادری سے مالی سپورٹ مانگی تو برادری نے اپنے عظیم قائد کا نہ صرف پرجوش استقبال کیا بلکہ ان کے راستے میں اپنی پلکیں تک بچھادیں۔ جذبہ قربانی، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، انسانیت سے محبت کا جذبہ، وطن سے محبت کا جذبہ، اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنے کا جذبہ، مذہب سے والہانہ محبت یہ سب جذبے اور خصوصیتیں میمن برادری میں بدرجہ اتم موجود ہیں اور آج سے نہیں بلکہ صدیوں سے وہ ان خصوصیات اور روایات کی امین ہے۔ انہی جذبوں نے میمن برادری کو تحریک پاکستان میں سرگرمی سے حصہ لینے پر اکسایا اور حصول پاکستان کے بعد اس برادری نے اس اسلامی مملکت کے استحکام میں بھرپور کردار ادا کیا۔ قائداعظم کی خدمت میں سونے اور چاندی کی گولیاں پیش کیں۔ بانٹوا میمن برادری کے مخیر حضرات اور سیٹھوں نے ہر طرح کا مالی تعاون کیا تھا اور بانٹوا آمد 24 جنوری 1940ء کو پریس فنڈ کے دورہ کو کامیاب بنایا۔ دنیا کے ہر ملک میں آباد میمنوں اور مخیر حضرات نے بھی تحریک پاکستان، قیام پاکستان اور استحکام پاکستان میں لازوال کردار ادا کیا۔ عملی اور مالی تعاون کیا۔

اپنے رہنماؤں کا پیغام ہر طرف پہنچایا۔ درحقیقت پاکستان ایک قوم، کسی ایک شخص، کسی ایک فرد کی دین نہیں بلکہ یہ مشترکہ اور اجتماعی کوششوں کا ثمر ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے سدا سلامت رکھے۔ قوموں کی تاریخ میں آزادی کا دن بہت اہمیت رکھتا ہے۔ پاکستان میں ہر سال 14 اگست کا دن ایک قومی تہوار کی حیثیت سے بڑے جوش وخروش کے ساتھ منایا جاتا ہے مگر اس دن کو دھوم دھام سے منانے کے بعد ہماری ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اس کی سلامتی اور استحکام کے لئے کوشش کرنے کی ذمہ داری بھی ہم پر عائد ہوتی ہے۔ جس کے لئے ہمیں شب و روز انتھک جدوجہد کرنی ہوگی۔ ملک کی تعمیر و ترقی اور خوش حالی کے 75 سالہ ڈائمنڈ جوبلی سفر پر رواں دواں ہے۔

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کا تعلق بھی گجراتی برادری سے تھا۔ انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کو متحد کرنے کا بیڑہ اٹھایا اور انہیں آزادی کا پیغام سنا کر خواب غفلت سے بیدار کیا۔ چونکہ حضرت قائداعظم بھی گجراتی تھے اس لیے انہیں دیکھ کر پوری گجراتی برادری ان کے زیر سایہ آ گئی اور اس برادری نے قیام پاکستان کے لیے کمر کس لی۔ پھر تو ان حضرات نے جان و مال کی قربانیاں پیش کیں۔ تحریک پاکستان کو مضبوط، متحرک اور فعال بنانے کے لیے عطیات اور ڈونیشن دیے اس کے بعد جب پاکستان بن گیا تو اس کو معاشی اور اقتصادی لحاظ سے مضبوط کرنے کا بیڑہ بھی اٹھایا اور اس قدر دل و جان سے محنت کی کہ وہ ملک جس کے بارے میں انڈیا کے متعصب ہندوؤں کا خیال تھا کہ یہ چند روز کا مہمان ہوگا، وہ نہ صرف قائم رہا بلکہ اب تک ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ 75 سالوں سے مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جا رہا ہے یہاں تک کہ اس نے ایٹمی دھماکہ کر کے انڈیا جیسے ملک کو یہ بھی بتا دیا کہ ''ہم کسی سے کم نہیں۔ ہماری طرف میلی نظر سے نہ دیکھنا اور نہ ہمیں کمزور سمجھنے کی غلطی کرنا۔''

جب ہم پاکستان کی روشن اور زریں تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ میمنوں نے اس ملک کے قیام کے لیے بڑی جدوجہد کی تھی جس کے حوالے اور حوالہ جاتی حقائق آج بھی تاریخ کی کتابوں میں درج ہیں۔ میمن اور گجراتی برادری نے تحریک پاکستان کے وقت اس تحریک کے لیے دل کھول کر فنڈز پیش کیے تھے۔ فنڈز کسی بھی تحریک کی کامیابی کے لیے ضروری ہوتے ہیں جس کا قائداعظم کو احساس تھا اسی لیے انہوں نے ضرورت پڑنے پر سب سے پہلے میمن اور گجراتی برادری سے رجوع کیا تھا اور ان برادریوں نے قائداعظم کو بالکل مایوس نہیں کیا تھا بلکہ اپنے دل اور اپنی تجوریوں کے دروازے ان کے سامنے کھول دیئے تھے جن میں بانٹوا کے تمام شاہ سوداگران اور مخیّر حضرات بھی شامل تھے۔

سر آدم جی حاجی داؤد نے تو پاکستان کے قیام کے بعد اس ملک کی معاشی اور اقتصادی ضروریات پوری کرنے کے لیے قائداعظم کی خدمت میں بلینک چیک پیش کر دیا تھا جس پر صرف اپنے دستخط کیے تھے اور قائداعظم کو اختیار دیا تھا کہ وہ اس میں جتنی رقم چاہیں، خود لکھ دیں دیگر میمنوں کی طرح بانٹوا کے شاہ سوداگران سیٹھ حاجی پیر محمد کلکتہ والا مرحوم، سیٹھ حاجی آدم پیر محمد اسحاق جانگڑا اور سیٹھ حسین قاسم دادا مرحوم وغیرہ نے تحریک پاکستان میں عملی اور مالی تعاون کیا تھا۔ دنیا کے ہر ملک میں آباد میمنوں اور مخیّر حضرات نے بھی تحریک پاکستان، قیام پاکستان اور استحکام پاکستان میں لازوال کردار ادا کیا۔ عملی اور مالی تعاون کیا۔ اپنے رہنماؤں کے پیغام کو دوسروں تک پہنچایا۔ درحقیقت پاکستان ایک قوم، کسی ایک شخص، کسی ایک فرد کی دین نہیں بلکہ یہ مشترکہ اور اجتماعی کوششوں کا ثمر ہے۔ لہٰذا اس کی حفاظت ہم سب کا فرض ہے۔ ہم سب کی دعا ہے اللہ تعالیٰ پاک وطن کو قائم و دائم رکھے اور اس کی حفاظت فرمائے۔ خوش حالی، معاشی ترقی اور استحکام کی طرف گامزن رکھے۔ آمین

نیک خواہشات اور پرخلوص دعاؤں کا طالب

خلوص کیش

عبدالجبار علی محمد بدو

مدیر اعزازی ماہنامہ میمن سماج کراچی

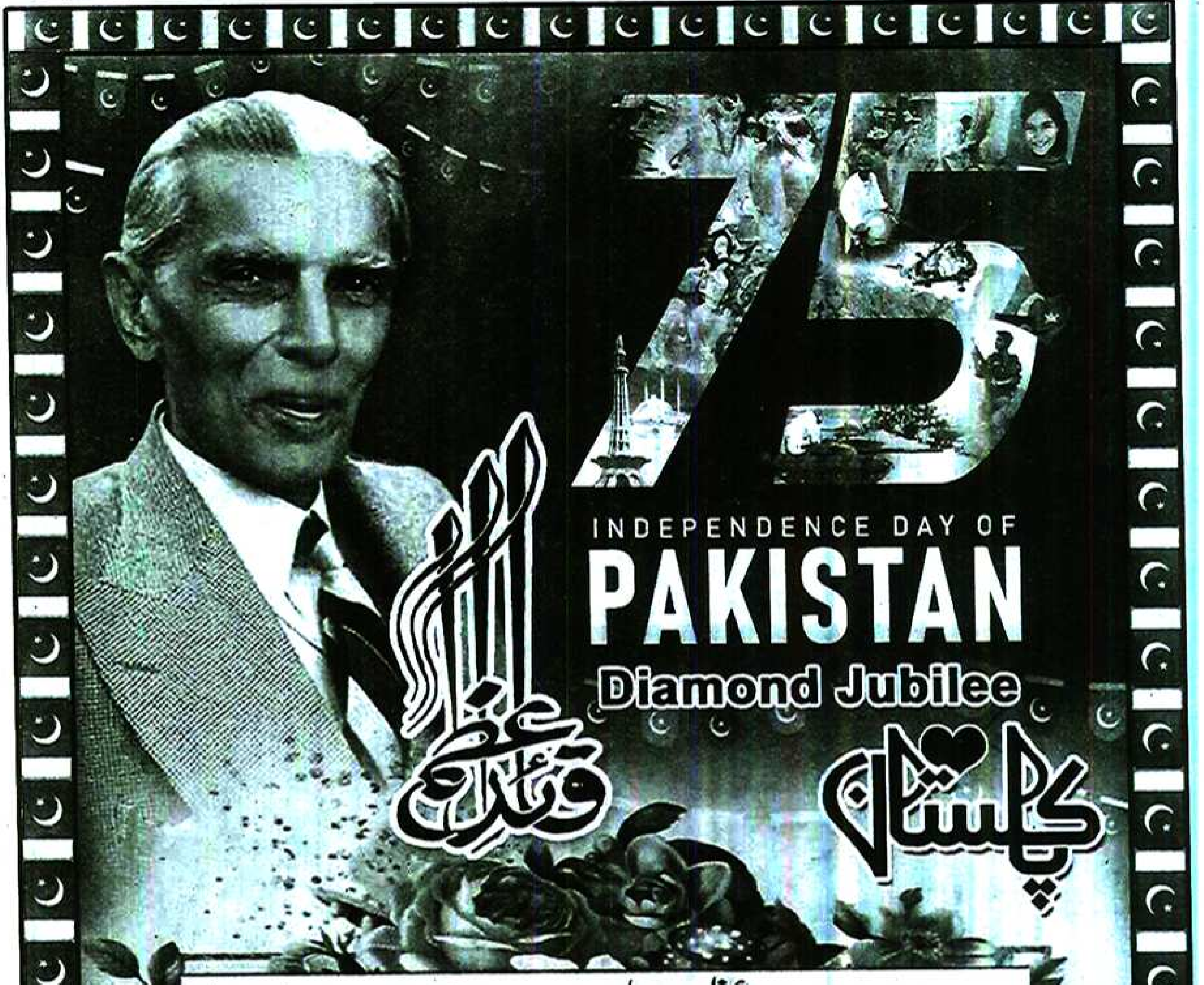

قائد اعظم محمد علی جناح نے فرمایا

.......میں تو سمجھتا تھا کہ بانٹوا کے میمن حضرات صرف تاجرانہ سوچ رکھتے ہیں۔ مگر ان حضرات کی پرجوش سیاسی، سماجی اور فلاحی پرخلوص سرگرمیوں نے میری آنکھیں کھول دی ہیں۔

اب مجھے یقین ہوگیا ہے کہ پاکستان بن کے رہے گا اور اس کے قیام کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے باصلاحیت تاجر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں گے اور اسی طرح پاکستان میں صنعتیں قائم کریں گے۔ جس طرح یہاں قائم کی ہیں۔ ہمارے لئے ملک کی صنعتی بنیادیں انشاء اللہ تعالیٰ مضبوط ہوں گی۔

24 جنوری 1940ء دورہ خطاب پریس فنڈ بانٹوا

بشکریہ: ماخوذ کتاب "عکس بانٹوا" مصنف حاجی موٹی ولی محمد لوائی (مرحوم)

14th AUGUST

حمدِ باری تعالیٰ

مسرور کیفی مرحوم

جسم کو کیا روح کو بھی قبلہ رو کرتے رہو
ہر قدم، ہر سانس، رب کی جستجو کرتے رہو

ہاتھ اٹھاکر مانگ لو یا سر جھکا کر مانگ لو
جس طرح تم چاہو خود کو سرخرو کرتے رہو

گفتگو کے اور بھی عنوان لاکھوں ہیں مگر
جب کرو اپنے اللہ کی گفتگو کرتے رہو

ذات باری کی ثنا کے پھول کھلتے ہوں جہاں
تم وہاں دل کے نگر کو مشکبو کرتے رہو

سل ہی جائیں گے اللہ کے لطف سے وہ ایک دن
آنسوؤں سے اپنے زخموں کو رفو کرتے رہو

نعمتوں کا شکر تم سے کیا ادا ہوگا مگر
شکر بے حد لازمی ہے، کو بہ کو کرتے رہو

گیت جو مسرور گاؤ تو اللہ کے گاؤ تم
ذکر بھی اس کا کرو تو چار سو کرتے رہو

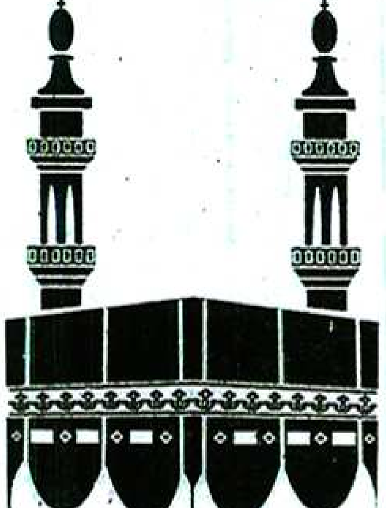

نعت ﷺ

مسرور کیفی مرحوم

مت پوچھیئے کہ کیا ہے سرکار ﷺ کی گلی میں
اک جشن سا بپا ہے سرکار ﷺ کی گلی میں

لطف و عطا کی اس پر برسات ہوگئی ہے
جو شخص آگیا ہے سرکار ﷺ کی گلی میں

آنے کو آگئے ہیں، گھر پر ضرور لیکن
دل اپنا رہ گیا ہے سرکار ﷺ کی گلی میں

ہر غم کا ہے مداوا آب و ہوا ہے اس کی
ہر درد کی دوا ہے سرکار ﷺ کی گلی میں

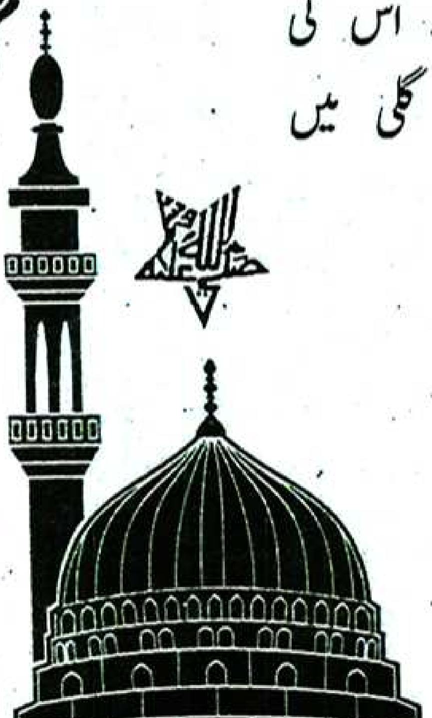

جلوؤں کو ڈھونڈنے گھر سے چلے تھے اپنے
اب خود کو ڈھونڈتے ہیں سرکار ﷺ کی گلی میں

کس کس کو میں بتاؤں خود کوئی جا کے دیکھے
جنت کا در کھلا ہے سرکار ﷺ کی گلی میں

جس کی تجلیوں سے سارا جہاں ہے روشن
مسرور وہ ضیاء ہے سرکار ﷺ کی گلی میں

ان کی باتوں میں گلوں کی خوشبو

☆ میری امت کے بوڑھے کی عزت کرنا میری عزت کرنا ہے۔
(رسول اکرم ﷺ)

☆ مشکل اپنا حل اور مہمان اپنا رزق ساتھ لے کر آتا ہے۔
(حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆ مومن وہ ہے جو نیکی کر کے خوش ہو اور برائی سے افسردہ ہو۔
(حضرت عمر فاروقؓ)

☆ سب سے بڑا خطاکار وہ ہے جو لوگوں کی برائیاں بیان کرتا پھرے۔(حضرت عثمان غنیؓ)

☆ تنگ دستی میں سخاوت کرنا، غصے میں سچ بولنا اور طاقت ہوتے ہوئے معاف کرنا بہترین نیکی ہے۔(حضرت علیؓ)

☆ آخرت کا کام آج کر اور دنیا کا کام کل پر چھوڑ دے۔
(حضرت مجدد الف ثانیؒ)

☆ جس کام میں خودغرضی آجائے اس سے برکت اٹھ جاتی ہے۔
(حضرت داتا گنج بخشؒ)

☆ زندگی میں آنے والے حادثوں کو برا کہنا اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہے۔
(حضرت امام غزالیؒ)

☆ مصیبت ہلاکت کے لیے نہیں بلکہ آزمائش کے لیے ہوتی ہے۔
(حضرت امام جعفر صادقؒ)

☆ خاموشیوں کو سمجھنا سیکھو کیونکہ ان میں سچ ہوتا ہے جھوٹ نہیں۔
(خلیل جبران)

☆ دردمند بنیں، عقل مند تو بہت مل جاتے ہیں۔(بقراط)

☆ زندگی کا وقفہ نہایت قلیل ہے لیکن اگر مصیبت ہو تو یہ کافی طویل ہے۔(سقراط)

☆ غصے میں زبان کی اور دسترخوان پر پیٹ کی حفاظت کرو۔
(حکیم لقمان)

☆ بہت سے نقصانات انسان کو اس وجہ سے پہنچتے ہیں کہ وہ کسی سے مشورہ نہیں لیتا۔(افلاطون)

☆ دوستی اور دشمنی کبھی پوشیدہ نہیں رہتی۔(سلطان محمد غوری)

☆ اگر پاکستان کے مختلف حصوں کو باہم متحد ہو کر ترقی کی شاہراہ پر گامزن کرنا ہے تو اس کی سرکاری زبان ایک ہی ہو سکتی ہے اور وہ میری رائے میں اردو اور صرف اردو ہی ہے۔(قائداعظم محمد علی جناح)

☆ نصیحت سچی خیرخواہی ہے، جسے ہم نہیں سنتے لیکن خوشامد بدترین دھوکا ہے جس پر ہم توجہ دیتے ہیں۔(شیکسپیئر)

☆ رشتوں کے بازار میں آج کل وہ لوگ ہمیشہ ہی اکیلے پائے جاتے ہیں جو دل اور زبان کے سچے ہوتے ہیں۔(ٹینی سن)

☆ میں تو خوش رہتا ہوں کیونکہ کسی سے کچھ نہیں مانگتا۔(آئن سٹائن)

☆ بدترین جھوٹ وہ ہے جس میں کچھ سچ بھی شامل ہو۔
(ڈاکٹر سموئیل جانسن)

☆ آزمائش میں صبر کی ضرورت ہے۔(ابراہام لنکن)

☆ ہر عمدہ اور اچھا کام ابتدا میں ناممکن ہی نظر آتا ہے۔(کارلائل)

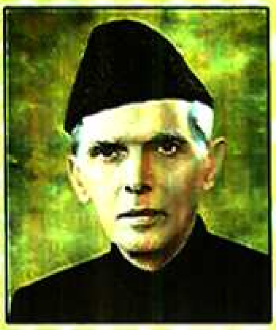

Diamond Jubilee

میمن برادری اور بانٹوا میمن برادری کی جانب سے
پاکستان کی 75 سالہ تعمیر و ترقی۔ استحکام اور خوشحالی کا سفر

ڈائمنڈ جوبلی کی خوشیاں
اہل وطن کو مبارک ہوں

قائداعظم محمد علی جناح کی نظر میں "میمن برادری"

۔۔۔۔میں آزادی کی جدو جہد کے لئے تحریک چلا رہا ہوں لیکن آج میمن برادری جیسی حساب داں بزنس کی دل دادہ، مخلص اور سمجھدار برادری جس خلوص کے ساتھ ہم سب کا ساتھ دے رہی ہے۔ آج وفد کی صورت میں البرٹ ہال (کلکتہ) آئی ہوئی ہے۔ اس سے مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے اور میرا یقین پختہ ہو گیا ہے۔ میں صحیح راستے پر ہوں اور میری تحریک بھی صحیح ہے۔

میرے دل میں ریاست کچھ کاٹھیاواڑ کے لئے بڑا عزت واحترام ہے یہ زمین میرے لئے باعث فخر ہے کیونکہ میرے آباؤ اجداد کا آبائی گاؤں کاٹھیاواڑ میں ہی ہے۔ درحقیقت میمن برادریوں کو بے لوث اور دیانت دار رہنماؤں کی قیادت نصیب ہوئی ہے۔ ہمیں اپنی کامیابیوں کا اللہ تعالیٰ پر پورا پورا یقین ہے۔ پاکستان بن کر رہے گا۔

قائداعظم کی تقریر سے اقتباس۔ البرٹ ہال۔ کلکتہ 1936ء

بشکریہ : ماخوذ گجراتی کتاب "القائد" مصنف : یوسف عبدالغنی مانڈویا (مرحوم)

قائداعظم محمد علی جناح کی نظر میں "بانٹوا میمن برادری"

۔۔۔۔میں تو سمجھتا تھا کہ بانٹوا کے میمن حضرات صرف تاجرانہ سوچ رکھتے ہیں مگر ان حضرات کی پرجوش سیاسی، سماجی اور فلاحی پر خلوص سرگرمیوں نے میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ پاکستان بن کے رہے گا اور اس کے قیام کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے باصلاحیت تاجر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں گے اور اسی طرح پاکستان میں صنعتیں قائم کریں گے۔ جس طرح یہاں قائم کی ہیں۔ ہمارے لئے ملک کی صنعتی بنیادیں انشاء اللہ تعالیٰ مضبوط ہوں گی۔

24 جنوری 1940ء خطاب دورہ پریس فنڈ بانٹوا

بشکریہ : ماخوذ کتاب "عکس بانٹوا" مصنف حاجی موسیٰ ولی محمد لوائی (مرحوم)

رب العزت کے دربار میں عاجزانہ درخواست

شاعر مشرق علامہ اقبال کے فارسی کلام کے اشعار

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عذر ہائے مَن پذیر
گر تو می بینی حسابم ناگزیر
از نگاہِ مصطفےٰ ﷺ پنہاں بگیر

اے مولائے کریم! تو دونوں عالموں سے بے پرواہ اور غنی ہے اور میں ایک لاچار عاجز انسان اور فقیر بے نوا ہوں

میری عاجزانہ درخوات ہے کہ روز قیامت میری تقصیروں کا عذر سننا انہیں پذیرائی بخشنا اور اپنے عفوو کرم اور رحم سے نوازنا

رب العزت! اگر تو فیصلہ کرے کہ روز قیامت میرا حساب و کتاب لینا ناگزیر اور ضروری ہے اور

ٹل نہیں سکتا تو اے مالک میری صرف ایک عاجزانہ درخواست قبول فرما

کہ میرا حساب و کتاب جناب سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سامنے نہ لینا کہ

ان کی پاک نگاہوں سے اوجھل میرا محاسبہ کرنا میں پر تقصیر اور شرمندہ امتی آنحضرت ﷺ سامنا نہ کرسکوں گا

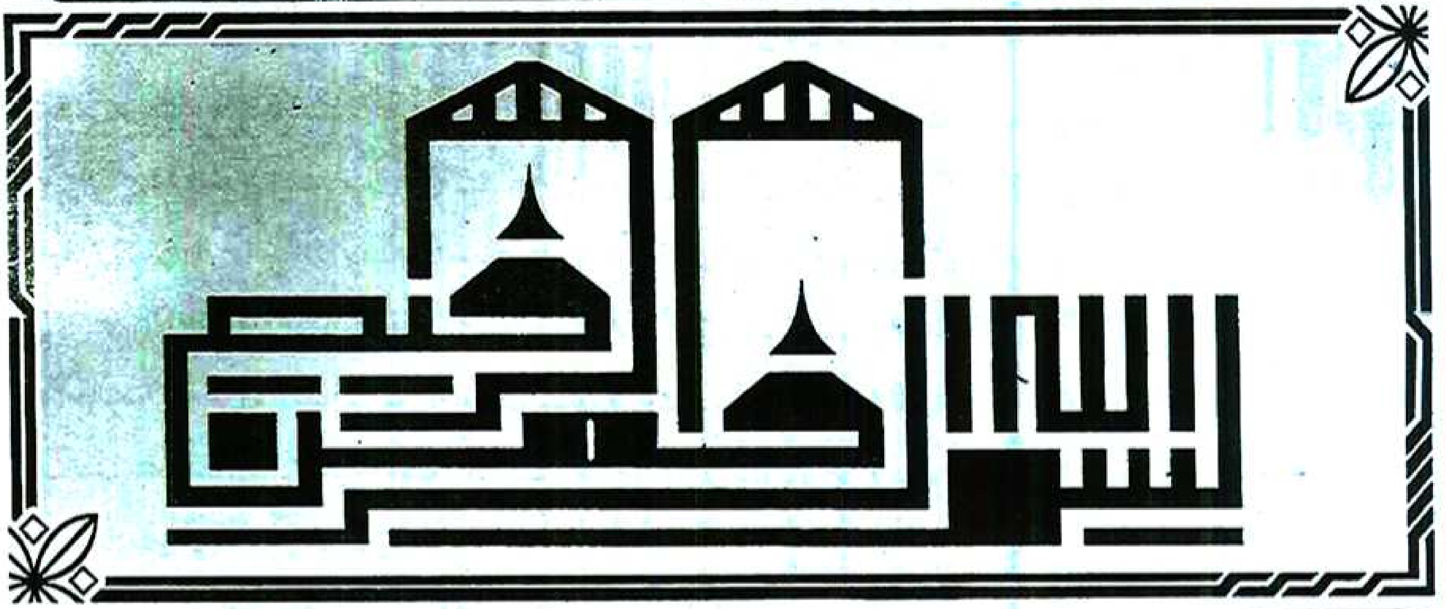

مشعل راہ

بسم اللہ: ہر نیک عمل اور عبادت کا نقطہ آغاز

تحریر: الحاج احمد عبداللہ غریب مرحوم (بمبئی)، مذہبی ریسرچ اسکالر

Late Alhaj Ahmed Gareeb

بسم اللہ کی تشریح کی غرض سے ہم اس آیت مبارکہ کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ بسم اللہ، الرحمٰن، الرحیم۔ بسم اللہ کے لفظی معنی ہیں شروع اللہ کے نام سے ذرا غور کیجئے کہ جس کام کی ابتدا اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے ہو تو اس کے فضائل اور برکات کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ سب سے پہلے ہم اس ذات واحد کی طرف رجوع کرتے ہیں جو یکتا ہے مکمل ہے بلکہ تمام جہانوں کا خالق و مالک اور رب العالمین ہے۔ اس طرح ہمارے ہر کام میں پاکیزگی، سوچ میں مثبت رویہ اور خوف الٰہی شامل ہو جاتا ہے۔ یعنی ہم اس ذات باری تعالیٰ سے عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے ہر عمل میں انصاف کے ساتھ کام لیں گے اس میں بے ایمانی اور شیطانی عنصر کو شامل نہ کریں گے اور اس کی خوشنودی کا پورا پورا خیال رکھیں گے۔ اس طرح ہمارا ذہن دنیاوی لالچ سے پاک ہوگا اور صرف دینوی فائدے کا پہلو حاوی نہ ہوگا بلکہ آخرت کا اجر بھی ذہن اور کام میں شامل ہو جائے گا۔

آج اگر اپنے روزمرہ کے معمول کا تجزیہ کریں تو ہم دیکھیں گے کہ ہمارے درمیان دہرے معیار جنم لے چکے ہیں۔ ایک طرف تو ہم ہر کام میں اپنی ذات کے لیے انصاف اور منافع کے خواہش مند ہوتے ہیں تو دوسری طرف دوسروں کی خواہشات اور فوائد سے مبرا ہو جاتے

ہیں۔ جب معاشرے میں اس طرح کی سوچ ایک وبا کی صورت اختیار کر لے تو پھر سماجی اور معاشرتی مسائل جنم لیتے ہیں اور اس طرح وہ معاشرہ خیر و برکت سے محروم رہ جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم اللہ جل شانہ کے خوف سے عاری ہو چکے ہیں اور جس معاشرے سے خوف الٰہی اٹھ جائے تو وہ ظلم اور تکبر کا شکار ہو جاتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے: ''الغرض کاٹ دی گئی جڑ اس قوم کی جس نے ظلم کیا'' (سورۃ الانعام) دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس فرمان ''واتقو اللہ'' اور ڈرتے رہو اللہ سے، کو اپنی روزمرہ زندگی میں لازم کرنے کی توفیق عطا کرے۔

الرحمٰن یہ اللہ جل شانہ کا صفاتی نام ہے جس کے لغوی معنی ہیں سب سے زیادہ مہربان۔ یقیناً کوئی بھی عمل اس کی مہربانی کے بغیر کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ اس صفاتی نام کے ذریعے ہم اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ اے مالک ہمارے اس عمل کو اپنی عنایتوں، رحمتوں، برکتوں اور خوشنودی سے نواز۔ جب ہم اپنے پورے اعتقاد کے ساتھ اپنی کشتی اس کے توکل پر چھوڑتے ہیں تو یقیناً اس کے کرم سے سرشار ہوتے ہیں، اس طرح دو اور بنیادی پہلو واضح ہوتے ہیں۔

☆ کہ ہم اب اسی سے امید لگا لیتے ہیں اور کامیابی پر شکر گزار ہوتے ہیں اور اگر مشیت الٰہی سے یہ کام پورا نہ ہو تو اسے اس کی مصلحت سمجھ لیتے ہیں۔

☆ کام کے اپنے معیار پر نہ ہونے کی صورت میں ہم کسی ناجائز اور غیر قانونی راستے کو نہیں چنتے کیونکہ سوچ میں خوف خدا ہے اور توکل صرف اس کی ذات پر ہے تو منافقت خود دم توڑ دیتی ہے اور ایمان اس بات کی گواہی دیتا ہے۔ بے شک اللہ ہے تم پر بے حد مہربان (سورۃ النساء)

الرحیم یہ اللہ جل شانہ کا صفاتی نام ہے اور اس کے معنی ہیں سب سے زیادہ رحم کرنے والا۔ پہلے حصے میں ہم نے دیکھا کہ ہم نے اللہ جل شانہ کو حاضر و ناظر جان کر کام کا آغاز کیا اور پھر اس کی مہربانیوں کی التجا کی اور اب تیسرے حصے میں ہم اس کے رحم کے طلب گار ہوتے ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ انسان خطا کار ہے اور وہ ہر وقت اپنے نفس کا تابع ہے یا اس سے جنگ کرتا رہتا ہے۔ روز اول سے جب سے انسان وجود میں آیا تو حق و باطل کا سلسلہ جاری ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کا دنیا میں آنا، حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ میں جانا، اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے مگر وہ یقیناً رحیم ہے کیونکہ ہر موقع پر اس نے ہماری ان کوتاہیوں کو اپنے رحم سے بخشا ہے۔ ہم کسی بھی صورت میں اس کے رحم و کرم کا شکر ادا نہیں کر سکتے مگر اس کے اس پہلو کو ضرور سمجھ سکتے ہیں۔ ذرا غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ کا اختتام اس جلیل القدر نام سے کیوں کیا؟ مقصد یہ ہے کہ ہم تمام کوششوں کے بعد کسی نہ کسی کوتاہی کے ضرور شکار ہیں اور وہ ہمارا خالق و مالک ہمارے اوصاف سے بہ خوبی آگاہ ہے۔ اس لیے اس نے ہم سے رحم کے دروازے بھی کھولنے کی دعا کروائی کہ اگر ہم سے نادانستگی میں کوئی کوتاہی ہو جائے تو وہ اس کو اپنے رحم سے معاف کر دے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ یقیناً پاک ہے اس کی ذات اور تمام حمد و ثنا کا لائق وہی ہے۔ آیئے رب العزت کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں اس آیت مبارکہ سے نوازا جس میں اس کی خوشنودی بھی ہے، رحمتیں بھی ہیں اور مغفرت بھی۔ (بشکریہ: ماہنامہ محراب بمبئی)

قائداعظم کا میمن برادری کو حکم

کم بیک ہوم (گھر لوٹ آؤ)

Come Back Home

22 دسمبر 1946ء کو کراچی کے میمنوں نے قائداعظم کو ایک اور استقبالیہ دیا تھا۔ خطبہ استقبالیہ کے جواب میں قائداعظم نے کہا تھا: ’’میمن قوم جیسی تاجر قوم کی جانب سے دیئے گئے استقبالیہ پر مجھے بے حد خوشی و مسرت ہوئی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ میمن قوم ایک نڈر اور تاجر برادری ہے۔ ایسی ایک باشعور قوم ہے جس نے پاکستان کی منصوبہ بندی کے لیے پرخلوص اور بامعنی لفظوں سے تعاون کرتے ہوئے ہماری ہمت افزائی کی۔

میرے اردگرد پوسٹروں کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ شاید آپ حضرات نے بڑی تیزی سے ترقی کی ہے اور لاہور میں قرارداد پاکستان کی منظوری سے قبل ہی آپ نے اس پر کام شروع کر دیا تھا۔‘‘ اس کے بعد قائداعظم نے مستقبل میں پاکستان کے علاقے میں شامل ہوجانے والے سندھ میں میمن برادری کو آنے اور آباد ہونے کی اپیل کی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ: ’’میں آپ کی برادری کو دو لفظ کہنا چاہتا ہوں۔ آپ اصل سندھ کے باشندے ہیں اور آپ حضرات ہندوستان بھر میں اور ہندوستان کے باہر پھیل چکے ہیں اور بہت عزت واحترام حاصل کیا ہے۔ آپ کی صلاحیت اور ذہانت کسی تعریف کی محتاج نہیں ہے۔ مگر آپ اپنے گھروں کو بھول چکے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ اس گھر کی جانب سے آپ کی لاپروائی اس کی بنیادوں کو خشک نہ کر دے۔ آپ کے لئے کراچی شہر اور اندرون سندھ وسیع تجارتی اور صنعتی شعبوں کے دروازے کھلے پڑے ہیں۔ تجارت سے منسلک ہنر اور صنعت آپ سے فکر فردا مانگ رہی ہے، آپ کے مستقبل کو، آپ کے مستقبل کی نسلوں کو خوشحال بنانے کے لئے اور انھیں اقتصادی طور پر آزاد بنانے کے لئے یہاں ایک وسیع میدان والے آپ کا انتظار کر رہا ہے، مختصر یہ کہ آپ کو میرا صرف یہی مشورہ ہے کہ ’’صدیوں سے گھر چھوڑ کر دور جانے والے صاحبان اپنے گھر واپس لوٹ آئیں! کم بیک ہوم! امید ہے کہ ہر دولت مند میمن میرے ان الفاظ پر عمل پیرا ہوگا۔‘‘

نیک پڑوسی بھی ایک نعمت ہے

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک نصیحت آموز واقعہ

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے پڑوس میں ایک شخص رہا کرتا تھا جو چمڑے کے موزے بنانے کا کام کرتا تھا۔ دن بھر بازار میں اپنا کام کیا کرتا تھا اور جب رات ہوتی تو گوشت، مچھلی اور شراب سے لدا پھندا گھر واپس آتا تھا۔ اس کے بعد گوشت پکانے بھوننے میں لگ جاتا تھا۔ پھر خوب کھاتا پیتا تھا اور شراب کے جام چڑھانے لگ جاتا تھا۔ جب نشے میں بدمست ہوجاتا تو مختلف قسم کے اشعار زور زور سے گانے لگتا اور جب گاتے گاتے تھک جاتا تو سوجاتا۔ امام ابوحنیفہؒ رات عبادت و ریاضت میں بسر کرتے۔ وہ رات بھر اس شخص کی چیخ وپکار سنتے تھے اور خاموش رہتے تھے۔ ایک روز ان کے کانوں میں اس شخص کی آواز نہیں آئی۔ صبح کو انہوں نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے۔ آج ہمارے پڑوسی کے یہاں سناٹا رہا۔ امام صاحب کو بتایا گیا کہ وہ رات کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ اب وہ قید ہے۔ یہ سن کر آپ نے نماز فجر ختم کی۔ پھر خچر پر سوار ہوئے اور حاکم کے دروازے پر پہنچے۔ حاکم کو جب اطلاع ہوئی کہ امام صاحب تشریف لائے ہیں تو اس نے حکم دیا کہ امام صاحب کو اندر تک سواری پر آنے دو۔ جب وہ فرش کے قریب پہنچے تو حاکم نے اٹھ کر ان کا استقبال کیا اور مسند پر اپنی جگہ انہیں بٹھایا اور پھر بڑے ادب سے پوچھا: ”میرے لائق کوئی خدمت؟“

امام صاحب نے فرمایا ”میرا ایک پڑوسی ہے جسے تمہارے سپاہیوں نے گرفتار کرلیا ہے۔ میں چاہتا ہوں اسے رہا کردو۔ حاکم نے کہا ”سروچشم اور صرف وہی نہیں بلکہ آپ کی تشریف آوری کے اعزاز سے میں کل رات جتنے لوگ گرفتار کیے گئے ان سب کو رہا کردیتا ہوں۔“

چنانچہ حاکم کے حکم کے مطابق تمام لوگ جو رات کو گرفتار ہوئے تھے وہ رہا کردیئے گئے۔ یہ لوگ اپنے اپنے گھر خوش خوش چلے گئے۔ امام صاحب واپس تشریف لائے۔ پیچھے پیچھے آپ کا پڑوسی بھی تھا۔ جب وہ اپنے دروازے پر پہنچا تو امام صاحب نے اس سے فرمایا: ”تمہیں کھو کر ہم نے بڑی تکلیف اٹھائی۔“

وہ کہنے لگا: ”آپ نے میری حفاظت کی میری رکھوالی کی، اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ کے پڑوس سے مجھے کتنا فائدہ ہوا۔ اللہ کی قسم آج سے شراب کا ایک قطرہ بھی نہیں پیوں گا۔“ وہ پڑوسی اپنی توبہ پر آخر وقت تک قائم رہا اور پھر کبھی نہ اس نے شراب پی اور نہ شور وغل مچا کر پڑوسیوں کو تکلیف پہنچائی۔

سر آدم جی کا قائداعظم کو کورا چیک

سر آدم جی حاجی داؤد شروع ہی سے مسلم لیگ اور قائداعظم کے سب سے بڑے دست راست رہے تھے۔ درحقیقت انہوں نے مسلم لیگ کے لئے کافی مالی اعانت فرمائی تھی مگر اس کے متعلق ہمیشہ وہ خاموشی اختیار کئے رہے اور زبان پر کچھ نہ لائے۔ اس کے باوجود ان کا دیا ہوا مالی عطیہ کتنا زبردست ہوگا اس کا اندازہ ان کے اس وقت کے قریبی معاون اور پاکستان کے سابق وفاقی وزیر جناب غلام فاروق کی ایک تقریر کے اقتباس سے کیا جاسکتا ہے۔

جناب غلام فاروق نے 17 فروری 1967ء کو میمن انٹرنیشنل کلب کی تقریب میں اپنی تقریر میں کہا تھا: "میں اور مرزا احمد اصفہانی کلکتہ میں کئی بار آدم جی کے ساتھ مسلم کمرشل بینک، اورینٹ ایئرویز، مسلم لیگ وغیرہ کے متعلق گفتگو کرچکے تھے۔ کیا ان سب کے پیچھے آدم جی کی شخصیت نہیں تھی؟ قائداعظم کو مکمل یقین اور اعتماد تھا کہ آدم جی کی شخصیت پاکستان کے لئے جب بھی ضرورت پڑے گی اسی لمحہ کورا چیک پیش کردیں گے اور قائداعظم، آدم جی سے جتنی رقم حاصل کرنا چاہیں گے حاصل کرلیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حقیقت میں آدم جی نے کئی بار کورے چیک دیئے تھے۔"

جناب غلام فاروق نے اسی تقریر میں مزید یہ بھی بتایا: "جب بھی کسی قسم کے پریشان کن حالات پیش آئے، اس وقت سر آدم جی مدد اور ہمت کے ساتھ ہمیشہ صف اول میں نظر آئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ زیادہ عرصے زندہ رہتے تو پاکستان کی قسمت کچھ اور ہی ہوتی اور اقتصادی ترقی مزید تیز رفتاری سے ہوتی۔"

عظیم ہیں وہ مائیں

جو بچوں میں جذبہ حب الوطنی پیدا کرتی ہیں

ایک بچہ جب دنیا میں آنکھ کھولتا ہے، تو ماں کی آغوش میں پروان چڑھتا ہے، اس لیے تو کہتے ہیں بچے کی پہلی استاد اس کی ماں ہوتی ہے اور اولاد کی کردار سازی میں ماں کی حیثیت بالکل ایسے ہی ہے جیسے جسم میں قلب کی۔ ایک ماں اپنے بچے کی زندگی میں اجالا کر دیتی ہے یا تاریکی۔ آج معاشرے میں ہم نئی نسل، خصوصاً نوجوانوں کو بے راہ روی کا شکار دیکھتے ہیں اس میں نوجوانوں کا کوئی قصور نہیں ہوتا بلکہ تمام تر ذمہ داری والدین اور خاص کر ماں کی ہوتی ہے۔ پرورش کے دوران ماں جس سانچے میں اولاد کو ڈھالتی ہے، وہی اولاد اختیار کرتی ہے۔ کوئی بھی بچہ ماں کے پیٹ سے اچھائی اور برائی لے کر نہیں پیدا ہوتا، وہ جب معصوم اور کم سن ہوتا ہے، اُس وقت عموماً مائیں بچوں کی برائی اور کمزوری یہ کہہ کر درگزر کر دیتی ہیں کہ بچہ ہے، مگر وقت کے ساتھ ساتھ وہی کمزوری پختہ ہوتی جاتی ہے، جو بڑے ہو کر ناسور بن کر اذیت دیتی ہے، اس لیے تو نپولین نے کہا تھا کہ ''تم مجھے اچھی مائیں، دو میں تمہیں اچھی قوم دوں گا'' اس ضمن میں ماؤں کو آغاز ہی سے بچوں میں احساس ذمے داری پیدا کرنا چاہیے، یہی چیز آگے چل کر بچوں کی زندگی میں نکھار پیدا کرتی ہے۔

عموماً یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اکثر مائیں بچوں کے بارے میں کہتی ہیں کہ بڑا ہو کر خود ہی سنبھل جائے گا، بچہ تو ایک نرم و نازک پودے کی طرح ہوتا ہے، اگر خونِ جگر دے کر آبیاری نہ کی جائے تو بجائے یہ کہ تناور درخت بنے، بلکہ وہ ٹنڈ منڈ درخت بن جاتا ہے، جو بے فیض اور بے ثمر ہوتا اور ندامت کا باعث بنتا ہے۔ اکثر یہ بات بھی مشاہدے میں آئی ہے کہ ماں کہتی ہے، اس ملک میں کیا رکھا ہے، میرا بچہ تو بڑا ہو کر باہر جا کر دولت کمائے گا، یہ کتنی نادانی کی بات ہے۔ ماؤں کا تو فرض اولین ہے کہ وہ بچپن ہی سے اولاد کے اندر جذبہ حب الوطنی پیدا کریں اور بچوں کو یہ احساس دلائیں کہ یہ وطن سب کچھ ہے، ہمیں اس کے لیے ہر اچھا کام کرنا ہوگا، ہمارے لیے یہ ملک ہی سب کچھ ہے۔ ہمارا جینا ہمارا مرنا سب کچھ اس وطن سے منسوب ہے۔ ہمارا ہر عمل اس کی عزت اور وقار کے لیے ہونا چاہئے۔ آج کی ماں بھی محمد بن قاسم، عزیز بھٹی اور راشد منہاس پیدا کر سکتی ہے، بس شرط یہ ہے کہ ان کی پرورش بہت پھونک پھونک کر کی جائے، اگر بچے کی تربیت کو کانچ کی طرح سمجھا جائے تو ذرا سی لغزش سے ہی بچے کی شخصیت میں بال آ سکتا ہے۔ آج ہم جب اپنی سرحدوں پر نوجوانوں کو ملک کا دفاع کرتے دیکھتے ہیں تو ان کی ماؤں کو سلام کرنے کو جی چاہتا ہے، جنہوں نے اپنے بچوں میں حب الوطنی کا جذبہ اس حد تک پیدا کیا کہ وہ وطن کی حفاظت، وطن کے تقدس کی خاطر تڑپتے ہیں کہ جام شہادت نوش کر لیں انہیں معلوم ہوتا ہے۔ ''شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے۔''

آج بھی زمانہ ان عظیم ماؤں کو سلام کرتا ہے، جن کے بچے اپنے قول اور اپنے فعل سے یہ ثابت کرتے ہیں، ان کا وجود ان کے اپنے لیے ان کے والدین اور ان کے وطن قوم کے لیے باعث رحمت ہے، باعث زحمت نہیں، باعث احترام ہیں، وہ مائیں، جن کی گود میں پروان چڑھنے والے بچے، چاہے وہ لڑکی ہو یا لڑکا، کوئی بھی ہو، معاشرے کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون ہو، جنہیں دیکھ کر لوگ بے ساختہ کہہ اٹھیں کہ ان کو جنم دینے اور پروان چڑھانے والی مائیں کتنی عظیم ہیں۔

تقسیم ہند سے قبل پاکستان کے ڈاک ٹکٹ

تاریخ بانٹوا کے مصنف حاجی عبدالعزیز کایا (مرحوم) کے قلم سے

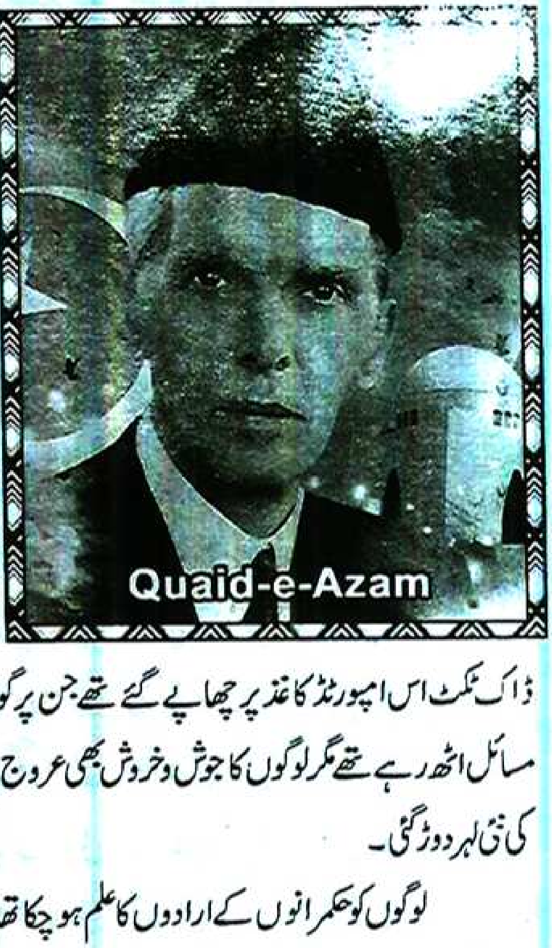

Quaid-e-Azam

تحریک پاکستان پورے ہندوستان میں زوروشور سے چل رہی تھی۔اس تحریک کے اثرات بانٹوا تک بھی پہنچ چکے تھے۔بانٹوا کی تاریخ پر بحث کرتے ہوئے جناب محمد یوسف مانڈویا (مرحوم) نے اپنی تصنیف ''جیل بیتی'' میں لکھا ہے: ڈاک کے لفافے پر ٹکٹ والے حصے کے برابر میں لفافے کے بالکل پیچھے اس کے ڈھکنے یا کور پر سیل کی طرح چپکانا چاہئے۔میں نے ایک ڈاک ٹکٹ چھاپا۔یہ 1940ء کی بات ہے۔اس ڈاک ٹکٹ میں بائیں جانب قائداعظم کی تصویر چھاپی اور دائیں جانب مملکت پاکستان کا نقشہ دکھایا گیا تھا۔اس نقشے میں پورے پنجاب، بنگال، حیدرآباد دکن، بھوپال اور جوناگڑھ کی ریاستوں کو پاکستان کا حصہ دکھایا گیا تھا۔

ٹکٹ پر نیچے کی جانب ایک پٹی پر ''پاکستان زندہ باد'' کے حروف بھی لکھے گئے تھے۔اوپر اردو میں لکھا گیا تھا اور نیچے انگریزی میں۔ان کا ڈیزائن اور رنگ ایک تھا۔یہ ڈاک ٹکٹ اس امپورٹڈ کاغذ پر چھاپے گئے تھے جن پر گوند لگا ہوا ہوتا تھا۔یہ ٹکٹ مختلف رنگوں میں تھے۔تحریک پاکستان اپنے شباب پر تھی۔نئے نئے مسائل اٹھ رہے تھے مگر لوگوں کا جوش وخروش بھی عروج پر تھا۔قائداعظم نے کاٹھیاواڑ کا دورہ کیا تو کاٹھیاواڑ کے سبھی مسلمانوں میں جذبے اور جوش کی نئی لہر دوڑ گئی۔

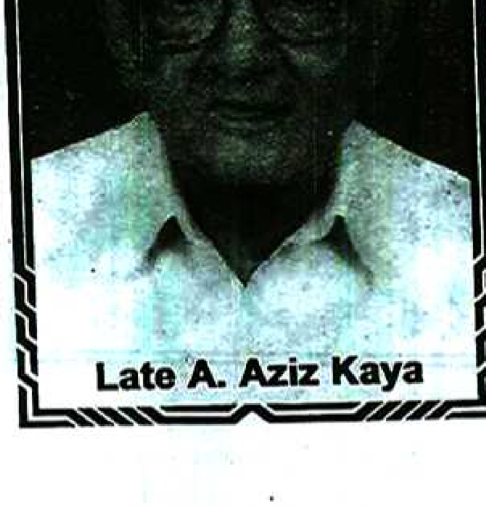

Late A. Aziz Kaya

لوگوں کو حکمرانوں کے ارادوں کا علم ہو چکا تھا۔وہ کانگریس کی دھوکا دینے والی پالیسی کو سمجھ چکے تھے۔لہٰذا مسلم لیگ نے برصغیر میں ایک الگ مملکت پاکستان کے قیام کا مطالبہ کردیا۔پھر کیا تھا دشمن مسلمانوں کے خلاف متحرک ہوگئے اور ایسے میں پاکستان کے حوالے سے چھاپے جانے والے ڈاک ٹکٹ نے لوگوں کو اور بھی پر جوش کردیا۔ہر طرف سے ان ڈاک ٹکٹوں کی مانگ آنے لگی۔پورے ملک کے علاوہ برما، سیلون (سری لنکا) اور افریقہ جیسے دور دراز ملکوں سے بھی لوگوں کے آرڈر آنے لگے کہ ہمیں یہ ڈاک ٹکٹ چاہئیں۔دن رات پریس چلنے لگے۔اس کے باوجود ان کی طلب میں کمی نہ آئی۔

یہ ڈاک ٹکٹ کیا تھا کاغذ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا تھا مگر اس نے ساری دنیا میں ایک ہلچل

مچادی تھی۔ مسلمان اس ڈاک ٹکٹ کے حصول کے لئے دیوانے ہوئے جارہے تھے۔ برما اور سیلون کی حکومتوں نے اس ٹکٹ پر پابندی لگا کر گویا تحریک پاکستان کو دبانے کی کوشش کی۔ پھر بمبئی کے محکمہ ڈاک کے پوسٹ ماسٹر جنرل نے بھی اس ڈاک ٹکٹ کے استعمال پر پابندی لگادی۔ انھوں نے اس کی خرید وفروخت کو بھی ممنوع قرار دے دیا۔ حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ اگر کسی نے اس ڈاک ٹکٹ کو استعمال کیا، لفافے پر چپکایا یا اس کی خرید وفروخت کی تو اسے قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔ مرد مجاہد، بے باک صحافی اور پرنٹر جناب محمد یوسف عبدالغنی مانڈویا (مرحوم) کی اس طرح اس چھوٹے سے ''ڈاک ٹکٹ'' نے ایک طرف تو لوگوں کو ''تحریک پاکستان'' کے حوالے سے سرگرم کیا تو دوسری طرف حکومت کو بھی ہلا کر رکھ دیا۔ (مطبوعہ ماہنامہ میمن سماج شمارہ نومبر۔ دسمبر 1995ء)

ضروری ہدایات

قرآن کریم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی ﷺ آپ کی دینی معلومات میں اضافے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہوں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

Bantva Memon Jamat (Regd) Karachi
Pakistan Stock Exchange Trading Training
Skill Improvement Seminar
arranged by Bantva Youth Wing
26th June 2022
Timing 2:00 PM to 5:00 PM

BMJ
BMJ

قیام پاکستان کی جدوجہد میں میمنوں کا اہم کردار

تحریر : جناب انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا
جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی
سابق مدیر اعزازی ماہنامہ میمن سماج کراچی

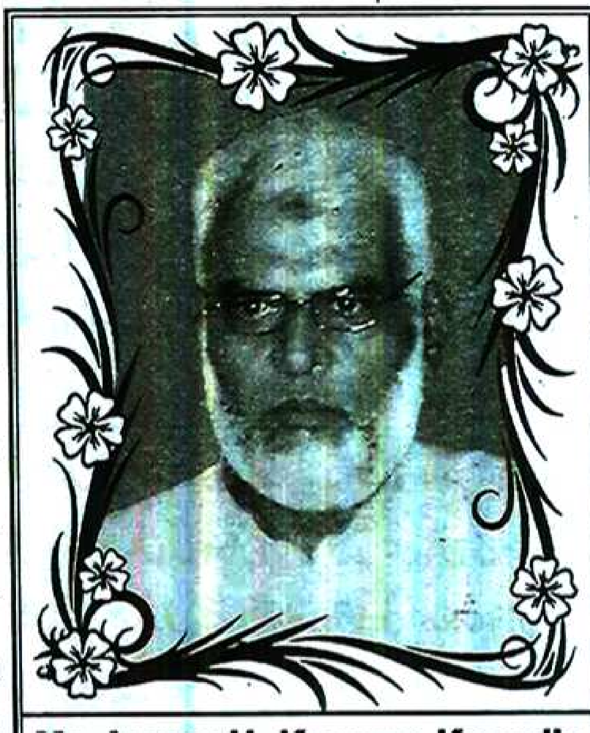
Mr. Anwar H. Kassam Kapadia

مضمون نگار کا مختصر تعارف : جناب انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا کی شخصیت سماجی فلاح و بہبود کے حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ جن لوگوں کے دل میں خدمت خلق کا جذبہ موجزن ہوتا ہے وہ بے حد مقبول ہوتے ہیں۔ آپ عوام الناس کی خدمت کرتے کرتے آج ایک معروف سماجی شخصیت بن چکے ہیں۔ آپ کا نام میمن اور بانٹوا میمن برادری میں بڑی عزت اور احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ اس وقت آپ بانٹوا میمن جماعت کے اعزازی جنرل سیکریٹری کے عہدے پر فائز ہیں اور اپنے فرائض کو ذمہ داری اور خوش اسلوبی سے انجام دہی کر رہے ہیں علاوہ برادری کے ترجمان رسالہ ماہنامہ میمن سماج کے مدیر اعزازی کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں۔ آپ کی رسالے سے خصوصی توجہ کے سبب منفرد اور معلومات افزا رسالہ بن چکا ہے۔

جناب انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا کی پیدائش 10 ستمبر 1952ء کو ہوئی یعنی قیام پاکستان 1947ء کے پانچ سال بعد ہوئی۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام حاجیانی امینہ بائی بنت حاجی رحمت اللہ میسیا تھا۔ جناب انور کاپڑیا کی تعلیم کا آغاز مدرسہ اسلامیہ سے ہوا مگر وہ اس مدرسے میں صرف آٹھویں جماعت تک ہی پڑھ سکے اور پھر انہوں نے دوسرے اسکول میں داخلہ لے لیا اور اس طرح اپنی تعلیم کے حصول کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ نے پاکستان نیشنل اسکول سے کامرس گروپ میں میٹرک کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کرلیا اور پھر مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے مقامی کالج میں داخلہ لیا۔ 1974ء کا سال ان کی زندگی کا وہ اہم سال تھا جب انہوں نے ایس ایم کامرس کالج سے بی کام (فائنل) کا امتحان پاس کرلیا اور عملی زندگی میں آ گئے۔

جناب انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا کی شادی 9 اپریل 1977ء کو حاجی عبدالستار عبداللہ جانگڑا دختر نیک اختر محترمہ رخسانہ حاجیانی کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ شادی کے بعد اللہ پاک نے اس گھرانے کو اولاد کی نعمت سے بھی نوازدیا۔ آپ کی بڑی بیٹی کا نام

محترمہ صائمہ ہے جو جناب ایم ریاض عبدالرزاق موسیٰ موسانی کے عقد میں آئیں اور دوسری بیٹی محترمہ سمیرا کو جناب عمیر ادریس کوڈاوی کی شریک حیات ہیں۔ آپ کے بیٹے کا نام جناب راحیل انور ہے اور آپ کی شریک حیات کا نام محترمہ فاطمہ طارق عبدالستار آکھائی ہے۔ بھائیوں میں جناب امان اللہ، جناب یوسف اور جناب اشرف ہیں۔ ایک بہن محترمہ انیسہ ہیں جو جناب عبدالرزاق لدھا کی شریک حیات ہیں۔

1970ء میں جوڑیا بازار میں اس فیملی نے خشک دودھ کی درآمد سے اپنا کاروبار شروع کیا جو 1977ء میں بدل کر پاورلومز کا کاروبار شروع کیا جواب تک اس سے وابستہ ہیں۔ خدمت خلق کے کاموں سے وابستگی نوجوانی سے ہے۔ سماجی کاموں کا آغاز قربانی کی کھالیں جمع کرنے سے کیا۔ بانٹوا میمن جماعت کی مختلف کمیٹیوں کے کنوینز رہے ہیں۔ جماعت کی فنڈ ریزنگ میں بھی ہمیشہ نمایاں خدمت گزاری رہی ہے۔ اس وقت جماعت کے اعزازی جنرل سیکریٹری اور ماہنامہ میمن سماج کے مدیر اعزازی کے فرائض خوش اسلوبی سے انجام دے چکے ہیں۔ آپ کی سماجی، فلاحی اور کاروباری مصروفیات بے انتہا ہیں۔ آپ میمن قوم کو تجارت، صنعت اور فلاح و بہبود کے کاموں میں ترقی یافتہ قوم دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ کی یہ خوبی ہے، ہر ایک سے خلوص و محبت اور خندہ پیشانی اور انکساری سے پیش آتے ہیں۔

برصغیر کے مسلمانوں نے تحریک آزادی اور تحریک پاکستان کے ہر موڑ پر جان و مال کی وہ قربانیاں پیش کیں جن کی مثال نہیں ملتی۔ اس خطے کے مسلمانوں نے اقتصادی، تجارتی اور کاروباری زندگی کی سطح پر ہر چیلنج نہایت شجاعت اور پامردی سے قبول کیا اور تحریک پاکستان میں اپنا اہم اور تاریخی کردار ادا کیا۔ جدوجہد آزادی میں گجراتی اور میمن برادری نے بھی نمایاں حصہ لیا جسے فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ جس وقت تحریک پاکستان شروع ہوئی اس وقت میمن برادری کے جوش وخروش کا جو حال تھا وہ لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ جب حصول پاکستان کی راہ میں رکاوٹیں حائل ہوئیں تو برادری نے بڑی پامردی سے انہیں عبور کیا۔ بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح نے مسلم پریس فنڈ کے قیام کے لئے جنوری 1940ء میں گجراتی برادری سے مالی سپورٹ مانگی تو برادری نے اپنے عظیم قائد کا نہ صرف پرجوش استقبال کیا بلکہ ان کے راستے میں اپنی پلکیں تک بچھادیں۔

جذبہ قربانی، جذبہ خداترسی، انسانیت سے محبت کا جذبہ، وطن سے محبت کا جذبہ، اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنے کا جذبہ، مذہب سے والہانہ محبت یہ سب جذبے اور خصوصیتیں میمن برادری میں موجود ہیں اور آج سے نہیں بلکہ صدیوں سے وہ ان خصوصیات اور روایات کی امین

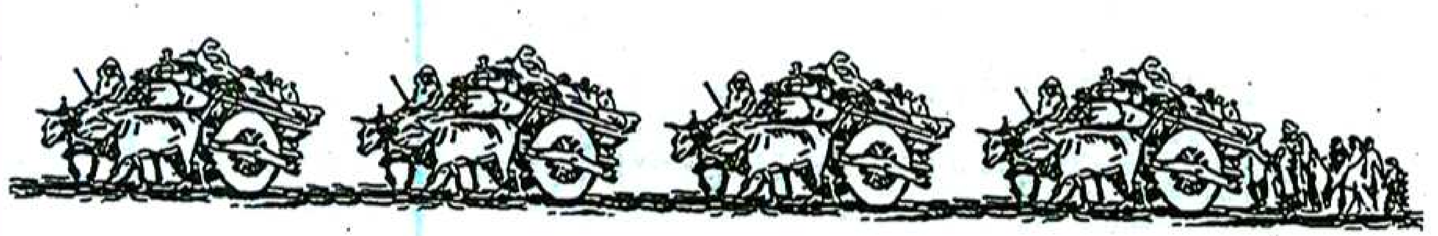

ہے۔انہی جذبوں نے میمن برادری کو تحریک پاکستان میں سرگرمی سے حصہ لینے پر اکسایا اور حصول پاکستان کے بعد اس برادری نے اس اسلامی مملکت کے استحکام میں بھرپور کردار ادا کیا۔قائداعظمؒ کی خدمت میں سونے اور چاندی کی گولیاں پیش کیں۔بانٹوا میمن برادری کے مخیّر حضرات اور سیٹھوں نے ہر طرح کا مالی تعاون کیا تھا اور بانٹوا آمد 24 جنوری 1940ء کو پریس فنڈ کے دورہ کو کامیاب بنایا۔دنیا کے ہر ملک میں آباد میمنوں اور مخیّر حضرات نے بھی تحریک پاکستان، قیام پاکستان اور استحکام پاکستان میں لازوال کردار ادا کیا۔عملی اور مالی تعاون کیا۔

اپنے رہنماؤں کا پیغام ہر طرف پہنچایا۔درحقیقت پاکستان ایک قوم، کسی ایک شخص، کسی ایک فرد کی دین نہیں بلکہ یہ مشترکہ اور اجتماعی کوششوں کا ثمر ہے۔اللہ تعالیٰ اسے سدا سلامت رکھے۔قوموں کی تاریخ میں آزادی کا دن بہت اہمیت رکھتا ہے۔پاکستان میں ہر سال 14 اگست کا دن ایک قومی تہوار کی حیثیت سے بڑے جوش وخروش کے ساتھ منایا جاتا ہے مگر اس دن کو دھوم دھام سے منانے کے بعد ہماری ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اس کی سلامتی اور استحکام کے لئے کوشش کرنے کی ذمہ داری بھی ہم پر عائد ہوتی ہے جس کے لئے ہمیں شب وروز انتھک جدوجہد کرنی ہوگی۔

جناح صاحب کا تعلق بھی گجراتی برادری سے تھا۔انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کو متحد کرنے کا بیڑہ اٹھایا اور انہیں آزادی کا پیغام سنا کر خواب غفلت سے بیدار کیا۔چونکہ حضرت قائداعظم بھی گجراتی تھے اس لیے انہیں دیکھ کر پوری گجراتی برادری ان کے زیر سایہ آ گئی اور اس برادری نے قیام پاکستان کے لیے کمر کس لی۔پھر تو ان حضرات نے جان ومال کی قربانیاں پیش کیں۔

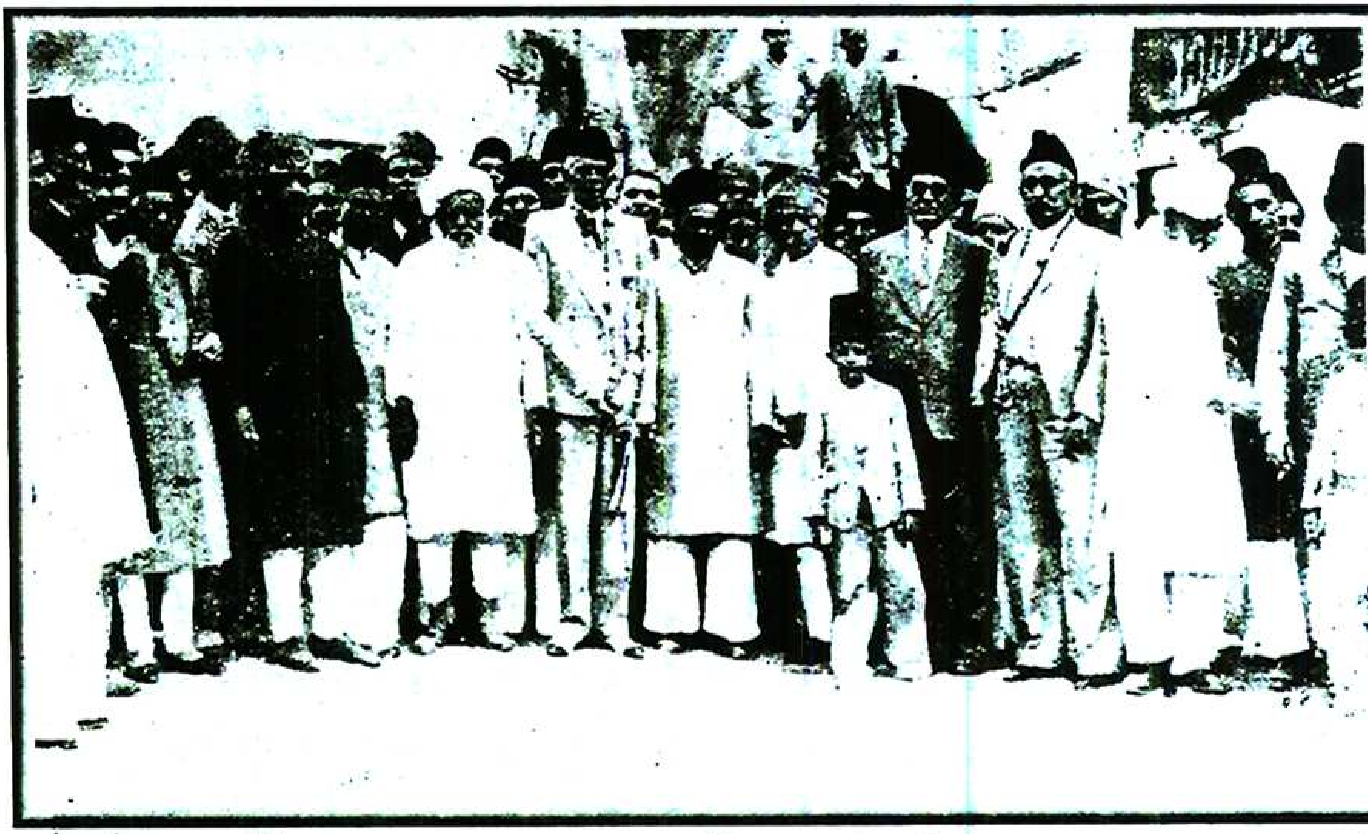

اسٹیشن روڈ بانٹوا میں سیٹھ حاجی حبیب حاجی پیر محمد کلکتہ والا کی طرف سے تعمیر کردہ عالیشان شاندار اسپتال کا افتتاح قائداعظم محمد علی جناح کے دست مبارک سے کیا گیا تھا۔اس موقع پر لی گئی یادگار تصویر بانٹوا کی سرکردہ شخصیتوں کے ساتھ۔

تحریک پاکستان کو مضبوط، متحرک اور فعال بنانے کے لیے عطیات اور ڈونیشن دیے اس کے بعد جب پاکستان بن گیا تو اس کو معاشی اور اقتصادی لحاظ سے مضبوط کرنے کا بیڑہ بھی اٹھایا اور اس قدر دل و جان سے محنت کی کہ وہ ملک جس کے بارے میں انڈیا کے متعصب ہندوؤں کا خیال تھا کہ یہ چند روز کا مہمان ہوگا، وہ نہ صرف قائم رہا بلکہ اب تک قائم ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جا رہا ہے یہاں تک کہ اس نے ایٹمی دھماکہ کر کے انڈیا جیسے ملک کو یہ بھی بتادیا کہ ''ہم کسی سے کم نہیں۔ ہماری طرف میلی نظر سے نہ دیکھنا اور نہ ہمیں کمزور سمجھنے کی غلطی کرنا۔''

جب ہم پاکستان کی روشن اور زرین تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ میمنوں نے اس ملک کے قیام کے لیے بڑی جدوجہد کی تھی جس کے حوالے اور حوالہ جاتی حقائق آج بھی تاریخ کی کتابوں میں درج ہیں۔ میمن اور گجراتی برادری نے تحریک پاکستان کے وقت اس تحریک کے لیے دل کھول کر فنڈز پیش کیے تھے۔ فنڈز کسی بھی تحریک کی کامیابی کے لیے ضروری ہوتے ہیں جس کا قائداعظم کو احساس تھا اسی لیے انہوں نے ضرورت پڑنے پر سب سے پہلے میمن اور گجراتی برادری سے رجوع کیا تھا اور ان برادریوں نے قائداعظم کو بالکل مایوس نہیں کیا تھا بلکہ اپنے دل اور اپنی تجوریوں کے دروازے ان کے سامنے کھول دیئے تھے جن میں بانٹوا کے تمام شاہ سوداگران اور مخیر حضرات بھی شامل تھے۔

میمن برادری ہمیشہ سے ایک محب وطن، محب قوم اور محب علم و فن کی حیثیت سے جانی پہچانی جاتی ہے۔ اس کی اولین تاریخ پر اگر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ اس نے ہر دور میں، ہر وقت، ہر لحہ اپنی قوم اور برادری کی فلاح و بہبود کے لئے اقدامات کئے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے پوری میمن برادری کے ہر فرد کو اس نمایاں وصف سے سرفراز کیا ہے کہ یہ صرف اپنے بارے میں نہیں سوچتا، اس کی سوچ اجتماعی ہے۔ ان کی منصوبہ بندی انفرادی نہیں ہوتی بلکہ قوم کی بھلائی اس میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ جیسے ہی تحریک پاکستان کی داغ بیل ڈالی گئی میمن برادری نے سب سے پہلے اس پر لبیک کہا۔ حالانکہ جغرافیائی طور پر میمن ایسے علاقوں میں آباد تھے جو کبھی بھی پاکستان میں شامل نہیں ہو سکتے تھے۔ انہیں بہر صورت ہندوستان میں ہی رہنا تھا۔ میمن حضرات اس سے بخوبی واقف تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ تحریک پاکستان میں حصہ لینے سے اگر انہیں ہندوؤں کے ظلم و قہر کا نشانہ بننا پڑے گا تو وہ اپنی دولت جائیداد، زمین، خوشحالی، عیش و عشرت سب سے محروم ہو جائیں گے۔ میمنوں کی سوچ اجتماعی ہے وہ برادری اور قوم کے لئے سوچتے ہیں۔ مذہب کی فکر کرتے ہیں چنانچہ میمنوں نے سرگرمی سے تحریک پاکستان میں حصہ لیا۔ اپنی دولت اپنا کاروبار اپنا عیش و آرام سب کچھ داؤ پر لگا دیا۔ ہندوؤں کا غصہ مول لیا مگر حصول پاکستان کے موقف سے ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹے بالآخر پاکستان قائم ہو گیا۔ قیام پاکستان میں میمن برادری کے کردار کا اگر سرسری سا جائزہ بھی لیا جائے تو شاید ایک ضخیم کتاب بن جائے مگر ان اکابرین کا ذکر ضرور کروں گا جنہوں نے تحریک پاکستان، قیام پاکستان اور پر استحکام پاکستان میں وہ کارنامے انجام دیئے کہ جن کی جتنی زیادہ ستائش کی جائے کم ہے۔ سر عبداللہ ہارون اور ان کے دونوں بیٹے جناب یوسف اے ہارون اور جناب محمود اے ہارون، جناب آئی آئی چندریگر، جناب عثمان عیسیٰ بھائی میمن (وکیل)، سیٹھ حسین قاسم دادا، سیٹھ حاجی آدم حاجی پیر محمد، سیٹھ حاجی حبیب حاجی پیر محمد، سر آدم جی حاجی داؤد، سیٹھ حاجی سلیمان بھورا، جناب قاسم دادا اور عمر ماچس والا، حاجی یوسف پٹیل وغیرہ کون کون سے نام لکھے جائیں۔

ایسے بے شمار لوگ بھی ان میں شامل ہیں جنہوں نے پس پردہ رہ کر پاکستان کے قیام کے لئے قابل صد ستائش کوششیں کیں۔ مگر آج ان میں سے کتنے حضرات کو ہم جانتے ہیں۔ تحریک پاکستان کے ان نامور ہیروز میں سے کتنوں سے نئی نسل واقف ہے۔ یہ وہ حضرات تھے جنہوں نے

جانوں کے نذرانے پیش کیئے۔ مال و دولت کو داؤ پر لگایا اور پھر اس نوزائیدہ مملکت کے استحکام کے لئے صدیوں سے آباد باپ دادا کی زمین کو خیرباد کہہ دیا۔ نئی مملکت میں آکر انہوں نے کتنی دشواریاں اٹھائیں اور کیا تکالیف برداشت کیں یہ بالکل ایک الگ موضوع ہے مگر ان حضرات کا کردار تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔ مگر اب ہم دیکھتے یہ ہیں کہ نہ صرف ان ہیروز کو ہم بھول چکے ہیں بلکہ ان کے کارنامے بھی لوگوں کو پتا نہیں پرانی نسل تیزی سے ختم ہو رہی ہے اور نئی نسل ان حضرات سے واقف نہیں۔ سرکاری میڈیا بھی میمن برادری کے ان کارناموں کو اجاگر نہیں کرتے نتیجہ یہ ہوگا کہ آہستہ آہستہ لوگ انہیں فراموش کردیں گے اور پاکستان کی وہ برادری جس نے قیام پاکستان میں اہم کردار ادا کیا تھا لوگوں کو یہ بتانے سے قاصر رہے گی کہ اس ملک کے قیام میں ہمارا بھی حصہ ہے۔

سر آدم جی حاجی داؤد نے تو پاکستان کے قیام کے بعد اس ملک کی معاشی اور اقتصادی ضروریات پوری کرنے کے لیے قائداعظم کی خدمت میں بلینک چیک پیش کردیا تھا جس پر صرف اپنے دستخط کیے تھے اور قائداعظم کو اختیار دیا تھا کہ وہ اس میں جتنی رقم چاہیں، خود لکھ دیں دیگر میمنوں کی طرح بانٹوا کے شاہ سوداگران سیٹھ حاجی حبیب حاجی پیر محمد کلکتہ والا مرحوم، سیٹھ حاجی آدم پیر محمد اسحاق جانگڑا اور سیٹھ حسین قاسم دادا مرحوم وغیرہ نے تحریک پاکستان میں عملی اور مالی تعاون کیا۔ دنیا کے ہر ملک میں آباد میمنوں اور مخیر حضرات نے بھی تحریک پاکستان، قیام پاکستان اور استحکام پاکستان میں لازوال کردار ادا کیا۔ عملی اور مالی تعاون کیا۔ اپنے رہنماؤں کے پیغام کو دوسروں تک پہنچایا۔

درحقیقت پاکستان ایک قوم، کسی ایک شخص، کسی ایک فرد کی دین نہیں بلکہ یہ مشترکہ اور اجتماعی کوششوں کا ثمر ہے۔ لہٰذا اس کی حفاظت ہم سب کا فرض ہے۔ ہم سب کی دعا ہے اللہ تعالیٰ پاک وطن کو قائم و دائم رکھے اور اس کی حفاظت فرمائے۔ آمین

(مدیر اعزازی: جناب انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا۔ اداریہ ماہنامہ میمن سماج کراچی۔ شمارہ اگست 2020ء)

قومی لباس

☆ حب الوطنی کی علامت ہے۔ ☆ سادگی کی علامت ہے۔

☆ خوداعتمادی کی علامت ہے۔ ☆ قوم کے رخ کا اندازہ اس کے لباس سے کیا جاتا ہے۔

☆ غیر قومی لباس جسمانی اور ذہنی غلامی کا آئینہ دار ہے۔

☆ غیر قومی لباس احساس کمتری کا آئینہ دار ہے۔

☆ پاکستانی لباس اسلامی طرز کا لباس ہے اسلامی طرز کے لباس کی خصوصیت یہ ہے کہ سر ننگا نہ ہو۔ کرتہ شلوار، ٹوپی، دوپٹہ ستر پوشی اور نظم و ضبط کی نشاندہی کرتے ہیں جبکہ ٹائی صلیبی دنیا کا امتیازی نشان ہے۔ شیروانی ہو تو مناسب ہے۔ اگر نہ ہو تو روایات کے منافی نہیں کیونکہ کم آمدنی والے لوگ نہیں بنوا سکتے اور سخت گرمی میں استعمال کرنا مشکل ہے۔

اے میرے وطن

گجراتی کلام: دلکش گونڈل وی (مرحوم)

جو مساوات کا ہم نے دیکھا تھا خواب
ان کی تعبیر دیکھی تو مثل حباب
یہ حقیقت میں آیا ہے کیا انقلاب
گندے ذرے سے شرما گیا آفتاب
یہ اخوت نے کیسا سنوارا ہمیں
موت سے پہلے بھائی نے مارا ہمیں

مجھ کو آزاد ہونا تھا میں ہوگیا
کل میں بیدار تھا آج پھر سوگیا
میں نے پایا وطن اور میں کھو گیا
میں کدھر کو چلا تھا کدھر کو آگیا
حکمراں مجھ کو کیسے نرالے ملے
میں جو گوروں سے چھوٹا تھا کالے ملے

جب ہو دن میں اندھیرا تو پھر رات کیا؟
اب برے سے برے ہوں گے حالات کیا؟
یہ مسلمان کیا،یہ مساوات کیا؟
ملک پایا تو آیا مرے ہاتھ کیا؟
دم ہی گھٹتا رہا،خون جلتا رہا
میں اشاروں پہ لاٹھی کے چلتا رہا

تم تو بیٹھے تھے گھر میں تمہیں کیا خبر
اس وطن کے لئے کس نے کٹوائے سر
ابھری کس کے لہو سے نوید سحر
اب تو دیکھو ذرا تم اٹھا کے نظر
رنگ لایا افق پر ہے کس کالہو
آج جس کی بدولت ہو تم سرخرو

میں نے اچھا بنا کردیا تجھ کو گھر
اور مجھ کو ہی کرتا ہے تو دربدر
اس نازیبا حرکت پہ تو شرم کر
پانی چلو میں لے اور کہیں ڈوب مر
تو ذرا سوچ غیروں کے ادنیٰ غلام
تجھ کو کس نے دلایا ہے اعلیٰ مقام

کتنی اعلیٰ ہماری سیاست بھی ہے
ایک ان پڑھ کو مل گئی وزارت بھی ہے
جو امانت میں کرتا خیانت بھی ہے
پھر بھی ایمان ان کا سلامت بھی ہے
بے حیائی تو ان کی شرافت میں ہے
کام چوری تو ان کی تجارت میں ہے

چاہے ادنیٰ و اعلیٰ تو ہستی کو دیکھ
ان کے دل کو تو صوبہ پرستی کو دیکھ
تو مسلماں کو دیکھ ان کی پستی کو دیکھ
اس نے جس کو اجاڑا وہ بستی کو دیکھ
مارے غیرت کے دلکش تو مرجائے گا
نام اخوت کا لیتے بھی شرمائے گا

(اردو ترجمہ: کھتری عصمت علی پٹیل)

اپنی بانٹوا میمن برادری کی سماجی اور فلاحی خدمات

حاجی عبدالغنی سلیمان بھنگڑا مرحوم کی ایک یادگار تحریر

سابق اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت
سابق سیکریٹری جنرل آل پاکستان میمن فیڈریشن

Late Abdul Ghani Bhangda

بانٹوا میمن برادری وہ برادری ہے جسے اللہ تعالیٰ نے جذبہ خدمت سے سرفراز کیا ہے۔ قیام پاکستان سے قبل اور بعد سے یہ برادری انہی جذبات سے معمور ہے۔ اس کے اکابرین نے ہر دور میں دکھی انسانیت کی بے لوث و بے غرض خدمت کی اور جب بھی قوم و ملت پر کوئی کڑا وقت پڑا، اپنی بانٹوا میمن برادری نے آگے آکر پوری دیانت داری سے اپنا فرض ادا کیا۔ اس موقع پر نہ دن کو دن سمجھا اور نہ رات کو رات۔ نہ موسم کی پروا کی اور نہ حالات کی۔

ہنگامی حالت ہو، قدرتی آفت ہو، زلزلہ ہو، سیلاب ہو، ہنگامے ہوں یا انسان کے پیدا کردہ دوسرے مصائب... اپنی برادری نے ہر دور میں ہر موقع پر متاثرین کی مالی اور طبی مدد کی ہے، اشیائے خوردونوش سے مدد کی ہے۔ اپنی برادری نے تعلیمی ادارے، اسپتال اور ڈسپنسریاں قائم کررکھی ہیں جن کے اغراض و مقاصد یہی ہیں کہ ہر پریشان، مفلس، غریب اور ضرورت مند کی سپورٹ ن جاسکے۔

اپنی بانٹوا برادری نے تعلیمی وظائف جاری کیے ہیں، کبھی تعلیمی سپورٹ دیتی ہے۔ کبھی بیواؤں میں سلائی مشینیں تقسیم کرتی ہے کبھی بے گھروں کو گھر جیسی نعمت دلواتی ہے، کم وسائل ہونے کی وجہ سے پیچھے رہ جانے والے نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم دلا کر آگے بڑھا کر اور ان کی اسکالرشپ کے ذریعے سپورٹ کر کے برادری نے اپنا کردار خوب نبھایا ہے۔ جب انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی محبت پیدا ہو جائے تو پھر انسان کو کچھ اور نظر نہیں آتا۔ وہ اس کی مخلوق کے لئے تڑپتا ہے۔ اس کے لئے کوششیں کرتا ہے، اس کی سربلندی اور ترقی کے لئے کوشاں رہتا ہے۔

قیام پاکستان کے بعد کی مدت پر نظر ڈالیں اور اپنے کردار کا جائزہ لیں تو یہ واضح ہو جائے گا کہ ہمارے بزرگوں نے میمن ورثے کو جس طرح قائم و دائم رکھا تھا۔ اس کی حفاظت میں ہم سے کوتاہی ہوئی ہے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے۔ ہماری ثقافت اور ساکھ کا تمام دارومدار ہماری ہلکی پھلکی ''میمنی زبان'' پر تھا۔ اگر کسی کو یہ گمان ہو کہ اس نے اپنی دیرینہ روایات کو نظر انداز کر کے یا جدید طریقے اپنا کر کوئی قابل ذکر کام کیا ہے تو یہ نادانی ہی ہوگی۔

یہی نہیں بلکہ وہ شخص اپنی سلامتی کی اہمیت سے بھی بے خبر ہے۔ اسے معلوم ہی نہیں کہ اس نے اپنی شناخت کو کھو دیا ہے۔ مثال کے طور پر ہم اپنے ناموں پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ہمارے بزرگوں نے ہمیشہ اپنے بچوں کے نام پیغمبروں اور بزرگان دین کے ناموں پر رکھے تھے۔

لیکن اب ایسے نام رکھے جانے لگے ہیں جن کا اسلام سے، دین سے اور صوفیائے کرام سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم بڑے فخر سے فلم اسٹارز، ٹی وی کے اداکاروں اور کھلاڑیوں کے ناموں پر اپنے بچوں کے نام رکھنے لگے ہیں۔ میمنی زبان کو چھوڑ کر اپنے مخصوص انداز کو ترک کر کے ہم نے اپنے میمن پن یعنی اپنی شناخت کو کھو دیا ہے۔ اس کے اثرات آپ کو ابھی معلوم نہیں ہوں گے۔ مستقبل میں حالات وہ شکل اختیار کریں گے کہ اپنی ثقافت کو اس طرح چھوڑنے کا خمیازہ پوری قوم کو بھگتنا ہوگا۔ ہمیں چاہیے کہ اپنی مخصوص پہچان، شناخت اور تشخص کو ایک بار پھر قائم کریں، اسے اپنے سینے سے لگالیں کیونکہ اس کا صحیح مقام اور مرتبہ یہی ہے۔

الحمدللہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کی مجموعی کارکردگی آپ کے بہترین تعاون اور عہدیداران، مجلس عاملہ کے اراکین اور سب کمیٹیوں کے کنوینر صاحبان کی انتھک کوششوں کے باعث بہت بہتر ہے۔ اگر ہم اپنی جماعت کی کارکردگی کا مختصر سا جائزہ لیں تو ہمیں یہ جان کر خوشی ہوگی کہ گذشتہ کئی سالوں میں جماعت نے آپ کے تعاون کی وجہ سے خصوصاً مالی سپورٹ میں کافی اضافہ کیا ہے۔ ہم ہر سال آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ زکوٰۃ اور دیگر مالی معاونت کی رقوم بانٹوا میمن جماعت کو بھجوائیں۔ ہمارے کچھ کام یہ ہیں:

☆ برادری میں پیدا شدہ گھریلو تنازعات کے باہمی طور پر یا کمیٹی کی سطح پر تسلی بخش فیصلے کیے جاتے ہیں اور آپس کی رنجشیں دور کرائی جاتی ہیں۔

☆ چھوٹے پیمانے پر تجارت کے لئے اور دیگر چھوٹے کاروبار کے لیے بلاسود قرضے فراہم کیے جاتے ہیں۔

☆ غریب اور ضرورت مند افراد کو ہر ماہ نقد رقوم دے کر ان کی مالی سپورٹ کی جاتی ہے۔

☆ میٹرک اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی کے لئے ہر سال ان کو انعامات اور اسناد دی جاتی ہیں۔ حافظ، حافظہ، عالم اور عالمہ کو بھی انعامات، اسناد اور قرعہ اندازی کے ذریعے عمرہ کے ٹکٹ دیئے جاتے ہیں۔

☆ شادی کے موقع پر بڑی رقم کا بلاسود قرض دیا جاتا ہے۔

☆ مکان اور فلیٹ (رہائشی ضرورت) کے سلسلے میں سپورٹ (دادرسی) کی جاتی ہے۔

☆ کئی سالوں سے بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان ''ماہنامہ میمن سماج'' اردو اور گجراتی دونوں زبانوں میں شائع ہو رہا ہے۔

مجموعی طور پر تمام امدادی کاموں میں خطیر رقم ہر ماہ خرچ کی جاتی ہے۔ سپورٹ کو جاری و ساری رکھنے کے لئے بڑھ چڑھ کر امداد دیں۔ ہمیں ہر بار کی طرح آپ کے عملی اور بھرپور مالی تعاون اور آپ کی سپورٹ کی ہمیشہ ضرورت رہے گی۔

بانٹوا راحت کمیٹی اور بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے رابطے کے لئے ٹیلی فون نمبر

بانٹوا راحت کمیٹی فون نمبر 32312939

بانٹوا انجمن حمایت اسلام فون نمبر 32201482 - 32202973

موبائل نمبر 0336-2268136

بانٹوا کی تاریخ کا ایک روشن باب

جب قائد اعظم محمد علی جناح 24 جنوری 1940ء میں ''لیگ پریس فنڈ''
جمع کرنے کے لئے ہمارے گھر تشریف لائے تھے

سیٹھ محمد حاجی غنی مرحوم نے قائد محترم کو خطیر رقم کی تھیلی پیش کی

ممتاز سماجی رہنما
جناب محمد نجیب عزیز بالاگام والا کی ایک اہم تحریر

سینئر نائب صدر اول بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

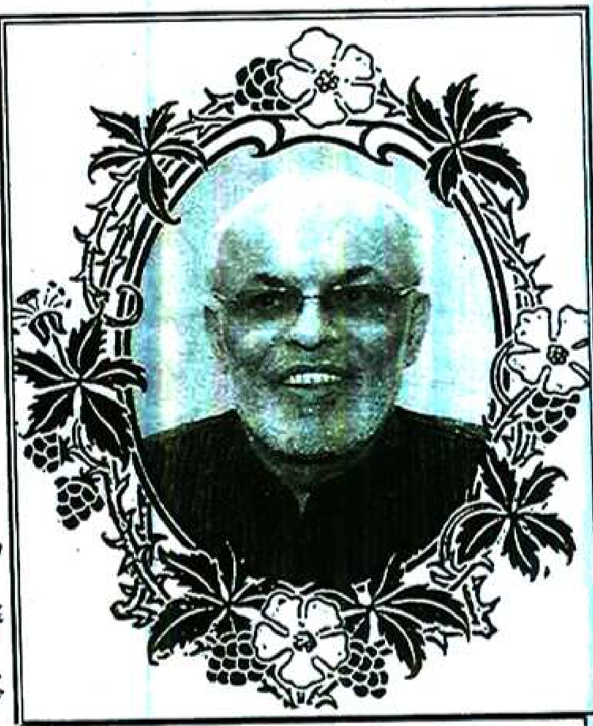

Mr. M. Najeeb Balagamwala

مضمون نگار کا تعارف: جناب نجیب عزیز بالاگام والا کا تعلق بانٹوا میمن برادری سے ہے اور ان کی سماجی خدمات کا دائرہ ایک وسیع عرصے پر محیط ہے۔ آپ اس ملک اور برادری کے ایک معروف اور نمایاں صنعت کار بھی ہیں۔ آپ ایک ایسی ہمہ جہت شخصیت ہیں جس نے زندگی کے مختلف شعبوں میں کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں اور برادری اور ملک کے لیے بڑا نام کمایا ہے۔ جناب نجیب عزیز بالاگام والا کے والد محترم کا نام حاجی عبدالعزیز بالاگام والا ہے۔ جناب محمد نجیب عزیز بالاگام والا کے دادا سیٹھ محمد حاجی غنی بھی بانٹوا میں ہی پیدا ہوئے تھے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جناب محمد نجیب عزیز کے خاندان کا بانٹوا سے کس قدر مستحکم اور اٹوٹ رشتہ ہے۔ 1898ء میں ان کے پردادا بحری جہازوں اور اسٹیمرز سے سامان اتروانے کا کام کیا کرتے تھے۔ ان کا یہ کام خاصا مضبوط اور مستحکم تھا۔

بالکل اسی طرح پورے 80 سال بعد جناب محمد نجیب بالاگام والا نے بھی بالکل یہی کاروبار کیا۔ آپ کا بھی بحری جہازوں سے سامان ان لوڈ کرانے یعنی جہازوں سے اتروانے کا کاروبار ہے۔ آپ کے پردادا نے 1900ء اور 1905ء میں کینولا کی باربرداری کا کام کیا تھا اور جناب محمد نجیب بالاگام والا نے یہی کام 1995ء میں کیا اور کینیڈا اور یورپ سے کینولا کی پاکستان باربرداری کی تجارت

کی۔

جناب نجیب عزیز بالاگام والا کی شادی جناب عبدالستار مچھیارا (مرحوم) کی صاحبزادی اور جناب حاجی قاسم مچھیارا کی بہن محترمہ شاہینہ اے ستار مچھیارا کے ساتھ انجام پائی۔ مچھیارا فیملی کی یہ خاتون ان کی زندگی میں خوشیوں بھرا پیغام لائیں۔ اللہ نے انھیں تین بیٹیوں اور ایک بیٹے کی دولت سے نوازا ہے۔ ان کے بچوں کے نام اس طرح ہیں: جناب عمر نجیب بالاگام والا جن کی شادی دیوان فیملی میں ہوئی ہے۔ محترمہ نجوہ نجیب بالاگام والا جن کی شادی جناب حسیب دادا سے ہوئی ہے۔ وہ حاجی ہارون دادا کے بیٹے ہیں۔ محترمہ میمونہ نجیب بالاگام والا اور آنسہ حرا۔

یہ گروپ 1973ء میں کراچی (پاکستان) میں قائم ہوا تھا۔ اس وقت سے یہ گروپ مسلسل ترقی کررہا ہے آگے بڑھ رہا ہے۔ اب یہ پاکستان میں اور بیرون ملک ایک نمایاں شپنگ ایجنسی کی صورت اختیار کرچکا ہے۔ گروپ نے اپنے اس سفر کے دوران اعلیٰ کوالٹی کی خدمات کی فراہمی کے معیار کو برقرار رکھا ہے اور اپنے اصولوں کے مطابق اپنے کسٹمرز اور کلائنٹس کی تسلی کو اولیت دی ہے۔ بحرہند میں اس گروپ نے اپنی تجارتی اور خدمتی سرگرمیوں سے ملک کی بڑی متحرک نمائندگی کی ہے۔ پاکستان میں سی ٹریڈ گروپ کا کوئی مدمقابل نہیں ہے۔ پاکستان میں گندم کی شپنگ کے کاروبار اور پاکستان اسٹیل ملز کے لیے خام لوہے اور کوئلے کی امپورٹ میں اس گروپ کا کردار بہت اہم ہے۔ صرف مذکورہ بالا کاروبار سے ہی سالانہ 5 ملین ٹن کی کارگو کی خدمات کا اعزاز آپ کے گروپ کو حاصل ہے۔

پیدائش اور تعلیم : سیٹھ محمد حاجی غنی ولد جناب علی بالاگام والا ایڈوانی 1871ء میں بانٹوا میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے پرائمری کی کلاسیں ایک پرائیویٹ اسکول سے پڑھیں۔ اور گجراتی میں ساتویں کلاس بانٹوا کے تعلقہ مڈل اسکول سے پڑھی تھی۔

ملازمت : آپ کی پہلی ملازمت ایک اسکول ٹیچر کی تھی جو آپ نے سانوراگاؤں میں نوتعمیر شدہ اسکول میں کی تھی۔ یہ اسکول بانٹوا سے کوئی دس میل دور واقع تھا۔ اس وقت بانٹوا کے سیٹھ حسین قاسم دادا اسکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ 1898ء میں وہ بانٹوا واپس آئے اور وہاں سے بمبئی چلے گئے۔ جہاں انہوں نے سیٹھ حسین قاسم دادا کے ہاں ملازمت کرلی۔ جنھوں نے جناب حاجی محمد غنی کو بحری جہازوں سے سامان اتروانے اور ان پر سامان لوڈ کرانے کی ذمے داری دے دی تھی۔ جب سیٹھ قاسم دادا نمک کی تجارت کرتے تھے تو وہ بمبئی سے مالابار نمک برآمد کرتے تھے، وہ بھی بہت بڑی مقدار میں حاجی محمد غنی کا لگ بھگ سارا وقت بمبئی کی ان بندرگاہوں اور جیٹیوں پر ہی گزرتا تھا۔

جب بانٹوا آئے: 1900ء میں وہ دو تین ماہ کی چھٹیاں گزارنے بانٹوا آئے تو ان کے دوست حاجی اکولی احمد (محترمہ خدیجہ حاجیانی کے والد) نے انہوں بتایا کہ سیٹھ محمد ابراہیم محمد جعفر کو ایک تجربہ کار اور قابل اعتماد آدمی کی ضرورت ہے جس سے وہ کلکتے میں اپنی تجارت کے لئے کام لیں گے۔ اگر تمہیں ایسی کوئی خواہش ہے تو میں ان سے بات کرتا ہوں اور انہیں مشورہ دوں گا کہ وہ تمہیں اپنے ساتھ رکھ لیں بلکہ تمہارے ساتھ شراکت (پارٹنرشپ) کرلیں۔ سیٹھ محمد ایسی پرکشش پیشکش کو کیسے رد کرسکتے تھے؟ لہٰذا وہ سیٹھ محمد ابراہیم محمد جعفر کی فرم کے ساتھ شامل ہوگئے۔ اس پارٹنرشپ میں انہوں نے سرمایہ بھی لگایا اور اپنی محنت بھی۔ سیٹھ محمد ابراہیم محمد جعفر بمبئی (Oran) کے ایک بہت بڑے سوداگر تھے۔ انہوں نے اپنی فرم کی کئی شاخیں بمبئی کے علاوہ ملک کے دوسرے چھوٹے بڑے شہروں میں بھی قائم کررکھی تھیں۔ غرض ان کا بہت بڑا کاروبار تھا۔

بینائی سے محرومی: 1909ء میں سیٹھ محمد حاجی غنی ایک بیماری کے باعث اپنی بینائی کھو بیٹھے لہٰذا انہوں نے اپنی اس ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔ اس واقعے کے بعد سیٹھ محمد ابراہیم بانٹوا آئے اور اپنے ساتھ محمد حاجی غنی کو بھی لے کر گھومے پھرے جس کے بعد انہوں نے کلکتہ میں پارٹنرشپ میں فری ٹریڈ کا آغاز کردیا۔ یہ شراکت (پارٹنرشپ) آٹھ سال تک جاری رہی مگر بعد میں چند اختلافات کی بناء پر ختم ہوگئی۔

کلکتہ میں نیا بزنس: اپریل 1927ء میں انہوں نے کلکتہ میں ایک نیا بزنس شروع کیا۔ یہ بھی ایک پارٹنرشپ تھی مگر اس میں درج ذیل حضرات بطور پارٹنر شامل تھے:

- ☆ان کے چھوٹے بھائی شکور حاجی غنی
- ☆ان کے سالے حاجی آدم دوچکی
- ☆حاجی طیب داؤد جانگڑا
- ☆داماد اے رحمٰن حاجی بیکیا
- اور دوسرے رشتے دار۔

اس نئی فرم کا نام تھا ''سیٹھ محمد حاجی غنی'' اور یہ کلکتہ کے ایک بھرپور آبادی والے علاقے ''امرتا'' میں قائم کی گئی تھی۔

بانٹوا میں نیا گھر: اس وقت تک سیٹھ محمد بانٹوا کی انیلی اسٹریٹ میں رہتے تھے۔ 1932ء میں ان کا نیا مکان بن کر تیار ہوگیا جو بانٹوا کے نیو پول ایریا میں واقع تھا۔ چنانچہ وہ اپنے نئے گھر میں شفٹ ہوگئے انہوں نے اپنا آفس اپنے اس گھر میں ہی قائم کرلیا جہاں بیٹھ کر وہ انڈیا کے مختلف حصوں میں اور انڈیا سے باہر قائم اپنی کاروباری فرم کی تمام شاخوں کی نگرانی کرتے تھے اور اسی جگہ سے انہوں نے اپنے وسیع وعریض کاروبار کے انتظامی فرائض انجام دینے شروع کردیے۔ یہ بزنس وقت کے ساتھ ساتھ خوب وسعت پاتا جارہا تھا۔ پھر ان کی فرم میں دوسرے پارٹنرز بھی شامل کرلیے گئے جن میں ان کے بھائی شکور حاجی غنی اور اے رحمٰن حاجی کریم بیکیا (داماد) کے علاوہ ان کے بڑے انکل جناب محمد میسیا بھی شامل تھے۔ یہ پارٹنرشپ 1938ء میں ختم ہوگئی۔ جناب اے رحمٰن حاجی کریم بیکیا 1938ء میں انتقال کرگئے تھے۔

قائداعظم کی بانٹوا آمد: 1940ء میں سیٹھ محمد حاجی غنی کی عمر 69 برس تھی۔ یہ وہ وقت تھا جب قائداعظم نے بانٹوا کو اپنے وجود سے رونق دی۔ وہ مسلم لیگ پریس فنڈ جمع کرنے کی غرض سے اس شہر میں تشریف لائے تھے۔ بانٹوا نے قائداعظم کا پرجوش اور فقیدالمثال استقبال کیا اور ان کی زبردست آؤ بھگت کی مگر اس موقع پر سیٹھ محمد حاجی غنی کو تیز بخار تھا جس کے باعث وہ اس اہم موقع پر بھی اپنے گھر سے باہر نہیں جاسکے۔

قائداعظم جب خود چل کر ان کے پاس آئے: یہ سہ پہر کے تین یا چار بجے کا وقت تھا کہ سیٹھ محمد حاجی غنی سر پر سبز مخملی ٹوپی اوڑھے اپنے جسم کے گرد ایک شال لپیٹے اپنے گھر کے آفس میں روئی کے گدے پر ایسے بیٹھے تھے کہ انہوں نے تکیے کا سہارا لے رکھا تھا۔ اس موقع پر ان کے آفس میں ایک شخص روزمرہ کے رجسٹر اور حساب کتاب کے لیجر کے ساتھ موجود تھا۔ ایک اور ملازم کے علاوہ ان کا نواسا عزیز بیکیا

بھی دفتر میں بیٹھا تھا۔ ایسے میں ایک ملازم دوڑتا ہوا آیا اور اس نے سیٹھ صاحب کو بتایا کہ مہمان آرہے ہیں۔ وہ سب تین چار کاروں میں سوار ہیں اور یہ کہ ان میں جناح صاحب بھی شامل ہیں۔ چنانچہ یہ خبر سنتے ہی سیٹھ محمد نے خود کو سنبھالا اور معزز مہمان کے استقبال کے لئے تیار ہوگئے۔

اس دوران سیٹھ آدم ان کے دروازے پر نمودار ہوئے اور سیدھے ان کی طرف آئے۔ قائداعظم محمد علی جناح بھی ان کے ساتھ تھے۔ جناب کھتری اسمٰعیل ابراہیم چندریگر، جناب محمد عثمان عیسٰی بھائی میمن وکیل اور دوسرے ساتھی ان کے پیچھے پیچھے آرہے تھے۔ اس موقع پر سیٹھ محمد حاجی غنی بہت زیادہ جذباتی ہوگئے۔ انہوں نے جناح صاحب سے عاجزی سے درخواست کی کہ ان کے پاس اس گدے پر ہی بیٹھ جائیں جس پر وہ خود بیٹھے تھے۔ قائداعظم فوراً گدے کے سرے پر بیٹھ گئے اور پھر نہایت ملائم اور شیریں لہجے میں ان سے کہا ”میں یہاں بالکل ٹھیک ہوں اور مجھے خوشی ہے کہ میں آپ سے گفتگو کررہا ہوں۔“

قائداعظم کا شفیق رویہ : بلاشبہ یہ ایک نہایت نادر اور تاریخی موقع تھا۔ یہ اس دھرتی کے ایک بیٹے کی حوصلہ افزائی تھی۔ بانٹوا کو یہ شرف اور اعزاز حاصل ہوا تھا کہ اس نے بانی پاکستان کو عزت و تکریم سے نوازا تھا اور یہ عظیم شخصیت اس دھرتی کے ایک بیٹے کی درخواست پر اس کے قریب گدے پر بیٹھی اس سے گفتگو کررہی تھی۔ اس موقع پر ایک اور ٹاپ کے مسلم لیگی لیڈر اور تحریک آزادی پاک و ہند کے چیمپئن جناب کھتری اسمٰعیل ابراہیم چندریگر بھی ان کے پاس ہی بیٹھے تھے۔ وہ درحقیقت احمد آباد کے رہنے والے تھے جو قیام پاکستان کے بعد ہجرت کرکے پاکستان چلے آئے تھے۔ بعد میں وہ پاکستان کے وزیراعظم بھی بنے تھے۔ آدم سیٹھ اور دیگر مہمانان گرامی بھی اپنی اپنی پسند اور آسانی کے مطابق وہاں آکر بیٹھ گئے تھے۔ معزز مہمانوں کے پرجوش استقبال کے بعد اور ان کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرنے کے بعد مہمان ایک دم اصل موضوع پر آگئے۔

قائداعظم محمد علی جناح نے سیٹھ محمد حاجی غنی کے سامنے مسلم لیگ پریس فنڈ کی بات کی اور انہیں بتایا کہ وہ اس کے لئے فنڈ جمع کرنے کی مہم پر نکلے ہوئے ہیں۔ حالانکہ اس وقت سیٹھ محمد دوسرے سیٹھوں کے مقابلے میں کم دولت مند تھے پھر بھی انہوں نے ان تمام سیٹھوں کے مجموعی انفرادی عطیات کے مقابلے میں نصف کے قریب عطیہ دینے کا اعلان کیا۔ اس موقع پر قائداعظم محمد علی جناح صاحب نے کہا:

”فراخ دل اور فیاض وہ نہیں ہے جس کے پاس ڈھیروں دولت ہے بلکہ فیاض اور فراخ دل تو وہ ہے جو کشادہ دل اور کشادہ ذہن کا مالک ہے۔ وہ کشادہ ذہنی سے سوچتا اور غور و فکر کرتا ہے۔ میں کبھی بن بلائے کسی راجہ یا مہاراجہ کے پاس نہیں جاتا اور نہ بغیر بلائے گورنر یا وائسرائے کے پاس جاتا ہوں۔ اپنی زندگی میں پہلی بار میں آپ کی دہلیز پر آیا ہوں لہٰذا جو رقم دوسرے سیٹھوں نے عطیے میں دی ہے، میں چاہتا ہوں کہ اتنی ہی رقم آپ بھی ہمیں دیں، اس سے زیادہ نہیں۔“

قائد کے تاریخی الفاظ : اس موقع پر آدم سیٹھ نے بھی قائداعظم کے خیال کی تائید کی۔ سیٹھ محمد مسلمان قوم کے اس عظیم اور محبوب لیڈر کی خواہش اور فرمائش کو رد نہ کرسکے اور انہوں نے قائداعظم کے حکم کے مطابق عطیہ دینے پر آمادگی ظاہر کردی اور اس طرح یہ معاملہ نمٹ گیا۔ ان کے گھر سے باہر آتے ہوئے۔

قائداعظم محمد علی جناح نے کھتری اسمٰعیل ابراہیم چندریگر صاحب سے مخاطب ہوکر کہا:

"حالانکہ ان کی بینائی ضائع ہوچکی ہے جو بلاشبہ ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اس کے باوجود یہ جس طرح اپنے وسیع و عریض کاروبار کی دیکھ بھال، نگرانی اور اس کی انتظام کاری کررہے ہیں، بلاشبہ یہ کام کسی بھی طرح ہرکولیس کے کام سے کم نہیں ہے۔

آج میں بے حد خوش ہوں کہ میری ملاقات صحیح معنوں میں ایک جینئس سے ہوئی ہے۔"

ایک آئل کنگ : 1947ء تک سیٹھ محمد حاجی غنی کی فرم کی بمبئی، کلکتہ، مدراس، کولمبو، سنگاپور اور پنانگ میں لگ بھگ 20 برانچیں قائم ہوچکی تھیں۔ وہ تیل کی تجارت کرتے تھے اور بڑے پیمانے پر تیل کی نقل وحمل بھی کرتے تھے۔ چنانچہ وہ ''آئل کنگ'' کہلائے۔ حالانکہ وہ نابینا تھے، اس کے باوجود تمام تجارتی شاخوں سے ان کا تعلق اور رابطہ شاندار تھا۔ ان کے بھائی نے کتنا اسٹاک روانہ کیا یا بیچا اور خریداری کے لئے کتنے آرڈرز حاصل کیے، اس سب کی سیٹھ محمد کو پوری خبر رہتی تھی۔ وہ اپنے بھائی کی تمام کاروباری ڈیلنگ اور لین دین سے اچھی طرح واقف تھے۔ تمام سودوں کا ریکارڈ ان کے بانٹوا کے مرکزی آفس میں رکھا جاتا تھا۔ ان کا سارا بزنس اور کاروبار ٹیلی گرامز کے ذریعے چلتا تھا۔ پورے بانٹوا میں ان کی فرم وہ واحد فرم تھی جو ہر قسم کے کاروباری رابطے اور تعلق کے لئے ٹیلی گرام استعمال کرتی تھی۔

پاکستان ہجرت : 1947ء کے اختتام پر جب سیٹھ محمد غنی کی عمر کوئی 76 سال کے لگ بھگ تھی تو وہ بھی ہجرت کرکے پاکستان چلے آئے اور کراچی میں آباد ہوگئے۔ اس شہر کے ایک علاقے میٹھادر میں انہوں نے مستقل رہائش اختیار کی۔

وفات : پاکستان آمد کے صرف ایک سال بعد یعنی 1948ء میں ہی وہ وفات پاگئے۔ ان کی اولادوں میں سے عمر سیٹھ بھی انہی کی طرح میٹھادر کراچی میں قیام پذیر ہوئے۔ وہ ادب (لٹریچر) کے گرویدہ تھے اس لیے ادب کا مطالعہ کرتے رہے۔ بعد میں انہوں نے ایک بڑی لائبریری قائم کی جس میں ہزاروں کتابیں تھیں۔ ان میں گجراتی، اردو، عربی اور انگریزی زبان کی کتابیں شامل تھیں۔ ان کا اسٹڈی روم ہر وقت آنے والے مہمانوں سے بھرا رہتا تھا۔ ان دونوں معروف مذہبی اسکالر مولانا احتشام الحق تھانوی، ریڈیو پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل جناب زیڈ اے بخاری اور دیگر راہ نما، مصنفین (رائٹرز)، شعراء اور دانشور بھی ان سے ملنے کے لئے پابندی سے آتے تھے۔ جناب ستار سیٹھ ہماری تجارت اور ٹریڈ کی نگرانی اور دیکھ بھال کرتے تھے۔ اقبال سلک ملز پاکستان کی بڑی اور مشہور ملز میں شمار کی جاتی ہے۔ اس کے چھ ارکان میں جناب سلیمان، محترمہ حاجیانی زلیخا بائی، محترمہ حاجیانی حوابائی اور محترمہ حاجیانی عائشہ بائی شامل ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

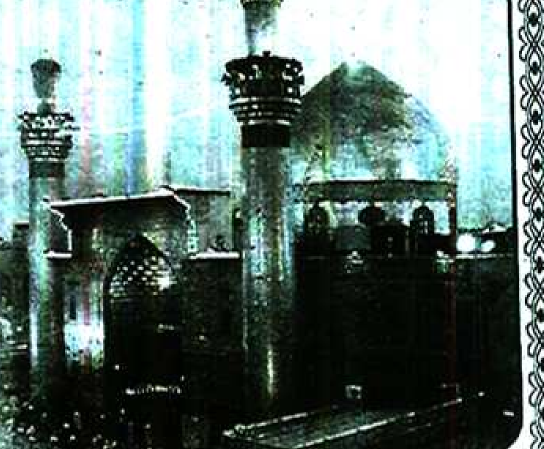

کوئی تم سے بھلائی کی امید رکھے تو اسے مایوس مت کرو
کیونکہ لوگوں کی ضرورتوں کا تم سے وابستہ ہونا
تم پر اللہ کی عنایت ہے۔

شاعر مشرق علامہ اقبال کی دیانت داری

شاعر مشرق علامہ اقبال سے ملنے والوں میں صاحبزادہ سید محمود الحسن بھی شامل ہیں۔علامہ سے ان کے تعلقات بہت اچھے رہے۔صاحبزادہ صاحب نے علامہ اقبال کے متعلق یہ واقعہ بیان کیا ہے۔پٹنہ میں علامہ اقبال کے ایک دوست بیرسٹر سی آر داس کے پاس کسی نواب صاحب کا ایک مقدمہ آیا۔اس مقدمے میں نواب صاحب کی جن دستاویزات (اہم کاغذات) کو عدالت میں پیش کرنا تھا وہ فارسی میں تھیں۔

عدالت میں پیش کرنے کے لئے ان کا ترجمہ انگریزی میں ہونا ضروری تھا۔بیرسٹر سی آر داس نے ان دستاویزات کے فارسی سے انگریزی میں ترجمہ کے لئے علامہ اقبال کا انتخاب کیا اور ایک ہزار روپے روزانہ فیس طے کر کے علامہ کو پٹنہ بلایا۔علامہ نے رات کو وہ فارسی دستاویزات دیکھیں اور رات ہی کو ان کا انگریزی میں ترجمہ مکمل کر دیا اور صبح کو سی آر داس کو دے دیا۔

بیرسٹر سی آر داس نے تمام دستاویزات کا انگریزی ترجمہ دیکھا تو علامہ اقبال سے کہا کہ آپ نے یہ کیا کیا؟ اس کو تو کئی دن میں مکمل کرنا چاہیے تھا کیونکہ آپ کو ایک ہزار روپے روزانہ فیس کی پیشکش کی گئی تھی۔علامہ نے فرمایا : ”میرے پیارے رسول ﷺ نے مجھ پر ایسی اجرت حرام کر دی ہے جو کسی مختصر کام کو طول دے کر لی جائے۔

بھرپور نیند کے چند اصول

نیند اچھی صحت کا لازمی حصہ ہے۔ دن بھر کی بے آرامی اور تھکن کو نیند جتنا دور کر سکتی ہے، دوسری کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ اس حقیقت کے باوجود جسے تمام لوگ بخوبی جانتے ہیں، 100 ملین امریکی کسی نہ کسی صورت میں بے خوابی کا شکار ہوتے ہیں۔ ہر چھ (6) افراد کو بے خوابی سے دن میں نہ صرف غنودگی کے دورے پڑتے ہیں بلکہ تھکن بھی محسوس ہوتی ہے۔ جن لوگوں کا کام ایسا ہے کہ وہ رات اور دن میں کام کی شفٹیں بدلتے ہیں، ان کے مسائل زیادہ سنگین ہیں، انہیں مرضِ قلب، بدہضمی وغیرہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

گھری نیند کے راز: خوش قسمتی سے خواب اور بے خوابی پر اچھی خاصی تحقیق ہو چکی ہے۔ تحقیق کاروں نے مندرجہ ذیل نکات تجویز کیے ہیں۔

بے فکری سے رہیں: تناؤ اور فکر و تشویش میں نہ رہیں۔ اعصاب پر فکر و تشویش کو سوار نہ کریں۔ بات بات پر سنجیدہ نہ ہو جائیں۔ چیزوں کو برداشت کریں۔ اگر آپ ان باتوں پر قابو پالیں گے تو آپ کو سوتے وقت کروٹیں نہیں بدلنی پڑیں گی۔ آپ جلد سو جائیں گے۔

نظام الاوقات کی پابندی کریں: کبھی دیر سے سونا، کبھی جلدی سونا، کبھی پہلے کھانا کھانا، کبھی دیر سے، اس قسم کی بدنظمی اور بے ضابطگی جو لگے بندھے نظام کو توڑ دیتی ہے، نیند کے حق میں بہت بری ثابت ہوتی ہے۔ ہمیشہ مقررہ وقت پر سوئیں اور مقررہ وقت پر اٹھیں، خواہ چھٹی کا دن ہی کیوں نہ ہو۔ اگر آرام کرنا ہے تو پہلے غسل، ناشتہ وغیرہ اپنے مقررہ وقت پر کر لیں، پھر آرام کریں۔

قیلولے کو مختصر رکھیں: اگر آپ قیلولہ کرنے کے عادی ہیں تو اس کو مختصر رکھیں۔ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ورنہ رات کو نیند نہیں آئے گی۔ قیلولہ بستر پر مناسب ہوتا ہے۔

ورزش کریں: جب گاڑیاں اور موٹر کاریں نہیں تھیں تو لوگ لمبے لمبے فاصلے پیدل طے کرتے تھے اور گھر کا کام خود کرتے تھے، اس لئے دن بھر میں ان کی اتنی ورزش ہو جاتی تھی کہ ادھر بستر پر لیٹے ادھر خراٹے بھرنے لگے۔ اب غریب آدمی بھی پیدل نہیں چلتے۔ ایک سے دوسرے اسٹاپ

تک بس سے سفر کرتے ہیں۔ گھر کا کوئی کام اپنے ہاتھوں سے نہیں کرتے۔ اس آرام پسندی نے امیر و غریب سب کو کاہل بنا دیا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ آپ روزانہ ورزش کریں یا پیدل چلیں کم از کم 20 منٹ روزانہ۔ پسینہ آئے گا، اعضا کھلیں گے تو رات کو نیند بھی اچھی آئے گی۔

مشروبات کے معاملے میں احتیاط کریں : مشروبات، کافی، چائے، کولا سونے سے دو گھنٹے پہلے لینا بند کر دیں۔ یہ چیزیں نیند کو خراب کرتی ہیں۔ کافی کے اثرات گھنٹوں جسم پر رہتے ہیں۔ نیز ان کے استعمال نہ کرنے سے آپ کو رات کو پیشاب بھی نہیں آئے گا۔

نیند کی گولیوں کا استعمال چھوڑدیں : اگر کوئی شخص نیند کی گولیاں کھاتا ہے تو اپنے ڈاکٹر یا حکیم کے مشورے سے آہستہ آہستہ کم کرے پھر ناغہ کرے اور پھر بالکل چھوڑ دے۔ یہ سب سے خراب چیز ہے۔ سونے اور جاگنے کے فطری نظام کے مطابق عمل کریں۔

سونے کے کمرے کو پرسکون بنائیں: اس میں شور نہیں ہونا چاہیے۔ نہ یہ زیادہ گرم ہو اور نہ زیادہ ٹھنڈا۔ اسے کمپیوٹر اور دوسرے آلات سے پاک رکھیں۔ بستر پر بیٹھ کر دفتر کا کام نہ کریں۔ اس کمرے کو صرف سونے کے لیے استعمال کریں۔

سونے سے پہلے چوری ڈاکے کی خبریں نہ سنیں : سونے سے پہلے اس دن کے بکھیڑے کو ختم کرلیں۔ اگلے دن کا پروگرام بنالیں، اور جرائم کی خبریں نہ تو سنیں اور نہ پڑھیں۔

نیند نہ آئے تو بستر پر نہ لیٹیں : گھنٹہ دو گھنٹہ بستر پر جاگتے رہنا ٹھیک نہیں ورنہ یہ روز کا معمول بن جائے گا۔ کسی کام میں لگ جائیں، آنکھیں بند ہونے لگیں تو بستر پر جا کر لیٹیں اور پرسکون نیند کے مزے لیں۔

آئی آئی چندریگر کی فکر انگیز باتیں

☆ اگرچہ کوئی قدر شناس نہ ملے مگر آپ اپنی نیکی بند نہ کریں۔

☆ بزرگی عقل سے ہے، سال سے نہیں۔ بزرگوں کا احترام کریں۔

☆ تونگری دل سے ہے، مال سے نہیں۔ ضرورت مندوں کی دادرسی کریں۔

☆ نفرت اور غیبت سے بچیں یہ عادتیں سکون برباد کرتی ہیں اور طبیعت میں بے چینی پیدا کرتی ہیں۔

☆ بچوں سے محبت اور بڑوں کا ادب خوشحالی کا ضامن۔

☆ خوش رہا کریں اور خوشیاں بانٹیں۔ ہر ایک سے خوش دلی سے پیش آئیں۔

ماضی کی ایک غمناک داستان

بانٹوا کے حوالے سے لکھی گئی ایک دلچسپ اور اہم تاریخی و یادگاری تحریر

مصنف کی گجراتی کتاب مطبوعہ جنوری 1986ء "میری یادداشتیں" (میری یادیں) سے ماخوذ

بانٹوا میں بھارتی فوج سے آمنا سامنا

گجراتی تحریر : جان محمد دائود کوڈوا والا ایڈووکیٹ (مرحوم)

اردو ترجمہ : کھتری عصمت علی پٹیل

مضمون نگار کا مختصر تعارف : جناب جان محمد داؤد جون 1917ء میں بانٹوا (بھارت) میں پیدا ہوئے تھے۔ واضح رہے کہ بانٹوا بھارتی صوبے سوراشٹر کا دھن نگری شہر تھا جس کی آبادی اس زمانے میں پندرہ بیس ہزار افراد پر مشتمل تھی اور اس آبادی کا 80 فیصد حصہ میمنوں پر مشتمل تھا۔ اس چھوٹے تجارتی شہر میں جناب جان محمد داؤد کوڈواوالا پیدا ہوئے تھے۔ اور اس شہر میں آنکھ کھولنے والے شخص نے آنے والے وقت میں خود کو بے مثال اور تاریخ ساز شخصیت ثابت کر دکھایا۔

ممتاز قانون داں، سماجی خدمت گزار، آل پاکستان میمن فیڈریشن کے سابق سیکریٹری جنرل، بانٹوا میمن برادری کی سرکردہ شخصیت جناب جان محمد داؤد کوڈواوالا ایڈووکیٹ 3 اکتوبر 2006ء کو رمضان المبارک کی نو تاریخ تھی۔ گویا یہ نواں روزہ تھا جس روز میمن برادری کو آپ کی رحلت کا دکھ برداشت کرنا پڑا۔ ہم سب کے جان محمد داؤد ایڈووکیٹ اس فانی دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے منھ موڑ گئے۔ 89 سال کی عمر میں وہ ہم سے جدا ہو گئے اور بے شمار لوگوں کو سوگوار چھوڑ گئے۔ ان کی کس کس بات کو یاد کیا جائے۔ ان کی شخصیت کے کس کس پہلو کا ذکر کیا جائے۔ وہ ایک منفرد اور پرکشش کردار کے حامل انسان تھے جس کی جدائی نے نہ جانے کتنے لوگوں کو غمزدہ کر دیا ہے۔ ان کی

وفات سے پیدا ہونے والے خلاء کس طرح پر ہوگا۔

Late Jan M. Dawood

جناب جان محمد داؤد نے قیام پاکستان کی تحریک میں کراچی میں متعدد عوامی جلسوں میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا اور قرارداد لاہور کو عوام الناس تک پہنچانے میں ہر ممکن کردار ادا کیا۔ جناب جان محمد داؤد کو دکھی انسانیت کا خدمت کا بے حد شوق تھا۔ آپ شروع سے ہی سماجی اور فلاحی خدمات میں سرگرم تھے۔ آپ بانٹوا میمن جماعت کے ایک عہدیدار اور سرگرم ورکر تھے۔ بانٹوا میمن جماعت نے بانٹوا میمنوں کی آبادکاری کے لیے بہت کام کیا تھا اور وہ بانٹوا میمن راحت کمیٹی کے صدر بھی منتخب کیے گئے تھے۔ اس کمیٹی نے بانٹوا کے میمنوں کی آبادکاری کے لیے اس حد تک کام کیا تھا کہ انھیں بلا معاوضہ مکانات بھی فراہم کیے تھے اور ان کی ہر طرح کی مدد اور معاونت بھی کی تھی۔ آپ حسین ابراہیم جمال گجراتی ادبی اکیڈمی کے چیئرمین تھے جس کے تحت ہر سال گجراتی شاعری اور نثری ادب پر نقد انعامات پیش کیے جاتے تھے۔ جناب جان محمد داؤد متعدد کتابوں کے مصنف تھے انھوں نے گجراتی اور انگریزی زبانوں میں کتابیں تحریر کیں۔ حسب ذیل تحریر کا جنوری 1986ء میں گجراتی زبان میں مطبوعہ کتاب ''میری یادیں'' سے اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔

میں احمد آباد سے روانہ ہوا اور ایک روز بعد بانٹوا آ گیا۔ بانٹوا کے ریلوے اسٹیشن سے باہر نکل کر گھر کی طرف جا رہا تھا کہ راستے میں بھارتی فوج کی ایک چھوٹی سی ٹولی دیکھی۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ بھارت کی حکومت نے اسی روز بانٹوا پر قبضہ کر لیا تھا۔ اب مجھے نئے مسائل کا سامنا تھا۔ حکومت برطانیہ کے مقامی ریاست کے ساتھ تعلقات، کیبنٹ مشن پلان میں مقامی ریاست کی آزادی، بھارت یا پاکستان کے ساتھ ان کا الحاق وغیرہ کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتا کیونکہ اس سے یہ قصہ خاصا طویل ہو جائے گا۔ مختصر یہ کہ بھارت کے یوم آزادی پر یعنی پندرہ اگست کے روز ہی جوناگڑھ ریاست نے پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کیا۔

جوناگڑھ ریاست کے ویراول بندرگاہ کے دریائی (سمندری) راستے سے پاکستان کی سرحد زیادہ دور نہیں ہے۔ لیکن زمینی راستہ پاکستان کی سرحد سے الگ ہو جاتا ہے۔ پھر جوناگڑھ کا علاقہ الگ الگ حصوں میں بٹا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ ایک ٹکڑا ریاست بڑودا میں تھا اور جوناگڑھ ریاست میں ہندو آبادی اکثریت میں تھی۔

جوناگڑھ ریاست کے اس فیصلہ سے بھارتی حکومت اور کاٹھیاواڑ کی ہندو ریاستوں میں ہلچل مچ گئی۔ شامڑداس گاندھی کی قیادت میں جوناگڑھ کی ایک عارضی حکومت تشکیل دی گئی تھی جسے بھارتی حکومت کا خفیہ تعاون حاصل تھا۔ بھارت کی حکومت نے جوناگڑھ کے اردگرد کی ہندو

ریاستوں کی حفاظت کے بہانے مانگرول، بابریاواڑ اور بانٹوا میں اپنی فوج بھیج دی اور یوں میں دہلی سے اپنی جان بچا کر بانٹوا پہنچا تو وہاں بھارتی فوج سے آمنا سامنا ہوا۔

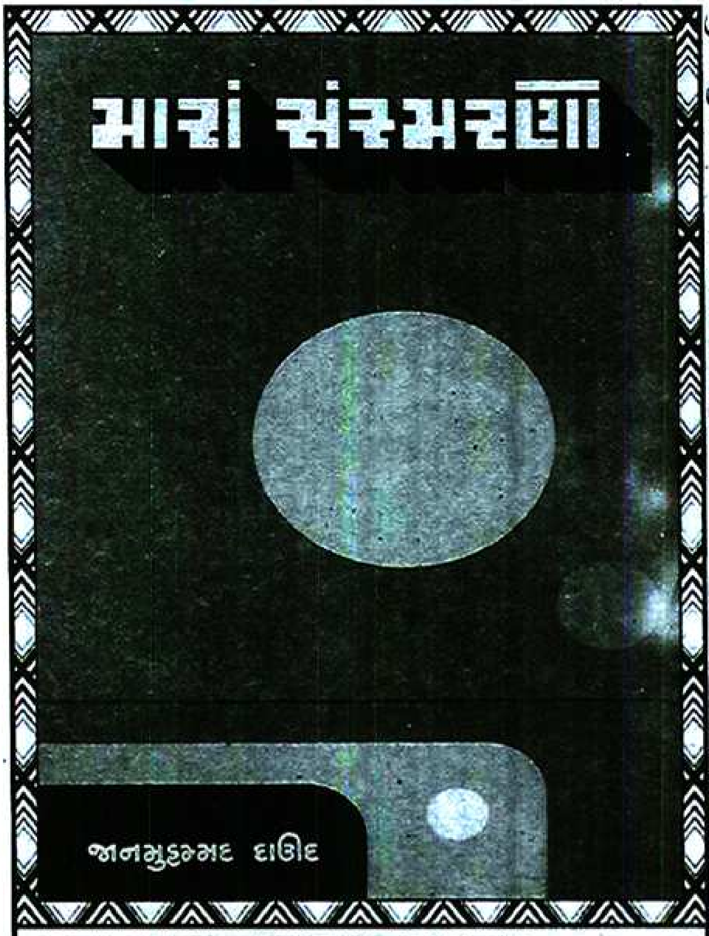

MY REMINISCENCES
By Janmohammed Dawood
Print by Book
January 1986

مسلم لیگ اور پاکستان کی تحریک میں بانٹوا کی مسلم آبادی نے جو اہم اور یادگاری کردار ادا کیا، اسے ہندو آبادی نے فراموش نہیں کیا۔مزید برآں پندرہ اگست کو جب ہندوستان کا پرچم لہرایا گیا، اس وقت بانٹوا کے بڑے بڑے سیٹھوں نے پرچم کو سلامی دینے سے انکار کیا۔ان کا کہنا تھا کہ مذہب اسلام میں پرچم کے آگے جھکنا منع ہے۔ 9 نومبر کے بعد کسی بھی قسم کی اشتعال انگیزی یا قانون شکنی کا کوئی بھی واقعہ مسلمانوں کی جانب سے نہیں ہوا پھر بھی بانٹوا شہر میں صبح سے شام تک کرفیو لگا رہا۔عام طور پر بانٹوا شہر کی رونق رات کے وقت زیادہ ہوتی تھی۔بڑے دروازوں کے اردگرد گیس کی بتیوں کی روشنی سے بانٹوا شہر کا یہ حصہ جگمگاتا تھا اور کام سے فارغ ہو کر آنے والے افراد بڑے دروازے کے اردگرد گپ شپ کرتے، ہوٹلوں میں چائے پانی پیتے اور بالائی منزل پر نصف شب تک تاش کھیلتے تھے۔

مگر کرفیو کی وجہ سے یہ حالات بالکل تبدیل ہو گئے تھے۔نماز مغرب کے بعد سب اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے۔اس وقت ٹیلی وژن ایجاد نہیں ہوا تھا۔کچھ صاحب حیثیت لوگوں کے گھروں میں ریڈیو تھے۔ان حالات میں طویل عرصے تک گھروں میں بند رہنا قید خانے کی سزا کے مانند تھا۔مزید برآں شام کے وقت روز نئی نئی افواہیں سننے کو ملتیں جس کی وجہ سے ذہنی پریشانی بھی بڑھ جاتی تھی۔لوگوں کی پریشانی اور گھبراہٹ کو دور کرنے کے لیے فوج سے تعاون بے حد ضروری تھا۔کیونکہ فوج میں کچھ سکھ فوجی بھی تھے جن میں مسلم دشمنی اور مذہبی جنون صاف نظر آتا تھا۔ہم میں سے تین چار نوجوانوں نے فوج سے رابطہ قائم کیا اور ان کی جیپ میں سوار ہو کر شہر کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا تاکہ لوگوں کا کچھ اعتماد بحال ہو۔

لیکن ہندو مذہبی جنونیوں نے ہماری کوششوں کو ناکام بنا دیا۔16 نومبر کی رات کو کرفیو کے دوران بانٹوا کے جنوبی حصہ پر مہر قوم کے لوگوں نے حملہ کر دیا۔مہر قوم ایک جنگجو قوم تھی اور زور آور تھی۔تمام لوگ اپنے اپنے گھروں میں بند تھے۔

بھارتی فوج کا پڑاؤ شمال میں تھا جبکہ پولیس خاموش تھی۔مہر قوم کے لوگ ایک ایک گھر سے قیمتی اشیاء، زیورات، نقدی اور دوسری چیزیں جو ہاتھ لگیں، اٹھا کر لے گئے۔پورے شہر میں عورتوں اور بچوں کے چلانے کی آوازیں آنے لگیں اور ہر طرف خوف کا سماں تھا۔کرفیو کی وجہ سے کوئی بھی کسی کی مدد (سپورٹ) کے لیے نہیں جا سکتا تھا۔یہ لوٹ مار فجر کی اذان تک ہوتی رہتی۔ہم شہر کے مغربی علاقے میں رہتے تھے اس لیے ہم تک پہنچنے میں صبح ہو چکی تھی۔ہماری عمارت میں جتنے بھی مرد تھے، وہ ایک کمرے میں اور عورتیں دوسرے کمرے میں جمع ہو گئی تھیں۔

ہمارے پاس جو بھی طلائی زیورات اور قیمتی اشیاء تھیں وہ سب زمین میں دفن کردی گئیں۔ہم میں سے جو بہادر تھے، وہ اپنی لکڑیوں اور لوہے کے ڈنڈوں سے مہرلوگوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار تھے۔صبح کے وقت ہم شہر کے اندرونی علاقہ میں گئے۔کچھ لوگ اپنے گھروں سے باہر آ گئے تھے۔کچھ دور جانے کے بعد بانٹوا کے تین بڑے سیٹھوں میں سے ایک سیٹھ نظر آئے جن کے یہاں میں نے اس سے قبل ملازمت کی تھی۔وہ بہت خوف زدہ تھے۔

میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر انہوں نے مجھے دوسرے سیٹھ کے گھر لے جانے کے لیے کہا۔ہم وہاں پہنچے۔وہاں بڑے سیٹھ اوران کے بیٹے موجود تھے۔ہم نے فوراً بانٹوا کے منیجر، راجکوٹ کے پولیٹیکل ایجنٹ، بھارتی حکومت اور حکومت پاکستان کو بانٹوا کی کیفیت کا تفصیلی حال تار کے ذریعہ بھیجا۔دودن کے بعد بھارتی حکومت نے مزید فوج ہماری حفاظت کے لیے بھیج دی۔

بانٹوا سے ہجرت: لیکن اب ایک طرف بانٹوا میمن برادری کی ہمت ٹوٹ چکی تھی تو دوسری طرف بھارتی حکومت کی غیر جانبداری پر یقین نہ تھا۔اس لیے بانٹوا سے ایک تاریخی ہجرت کی ابتداء ہوئی۔وہاں سے جو ٹرینیں اور مال گاڑیاں گزرتیں، ان میں لوگ سوار ہوکر بمبئی اور اوکھا بندر کی طرف روانہ ہوجاتے۔راستے محفوظ نہ تھے اور جگہ کی بھی کمی تھی۔اس لیے لوگ اپنے پہنے ہوئے کپڑے اور سونے کے لئے بستر لے کر اپنے آبائی گاؤں اوران سے وابستہ یادوں کو چھوڑ کر کراچی کی طرف چل دیئے۔اس طرح تسلسل کے ساتھ نقل مکانی کا سلسلہ جاری اور ساری ہوگیا۔

جوں جوں دن گزرتے گئے۔یہ شہر ویران ہوتا چلا گیا۔ہمارے لیے اب بانٹوا شہر میں ٹھہرنا مناسب نہ تھا۔میں اپنے خاندان اور رشتہ داروں کے ساتھ 30 نومبر 1947ء کو بانٹوا کو خیر باد کہہ کر دوسرے روز اوکھا بندر آ پہنچا۔میرے ایک چھوٹے بھائی جو اعتدال پسند تھے، انھوں نے بانٹوا میں رہنا پسند کیا۔30 نومبر 1948ء کو جب دہلی میں گاندھی کا قتل ہوا، اس کے دوسرے روز انھوں نے گاندھی جی کا سوگ منایا۔کچھ عرصہ کے بعد جب بانٹوا میں رہنا ناممکن ہوا تو وہ کراچی آ گئے۔

ہم سے پہلے بہت سے لوگ اوکھا بندر آ گئے تھے۔وہاں رہنے کے لیے جگہ کی پہلے ہی کمی تھی۔اوکھا بندر پر ہمیں ایک ہال ملا تھا جس کا سائز تقریباً 20x40 کا تھا۔ہم تقریباً چھ خاندان اس جگہ میں رہنے لگے۔کپڑے کی پیٹیوں کی دیوار بنا کر درمیان میں بستر لگا دیا اور یوں ہمارے رہنے اور ایک قطار میں سونے کے لیے جگہ تیار ہوئی۔وہیں چولہا جلا کر کھانا پکا لیتے۔اسی حالت میں ہم نے نو دن گزارے کیونکہ کراچی جانے کے لیے ہمیں کوئی اسٹیمر (بحری جہاز) نہیں مل رہا تھا۔کافی پریشانیوں کے بعد 10 دسمبر کی شام کو ہمیں سندھیا نیویگیشن کمپنی کے ایک بحری جہاز میں جانوروں کی طرح ٹھونس کر روانہ کیا گیا اور 11 دسمبر کو صبح کراچی بہ خیریت پہنچ گئے۔اس طرح میری زندگی کا سابقہ حصہ مکمل ہوا اور ایک نئی زندگی کی شروعات ہوئی۔

(مصنف کی گجراتی کتاب ''میری یادیں'' سے شکریہ کے ساتھ لئے گئے ایک باب کا اردو ترجمہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ
اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ
(سورۃ الحجرات، پارہ ۲۶، آیت ۱۳)

اور تمھیں شاخیں اور قبیلے بنایا کہ آپس میں پہچان رکھو۔
بے شک اللہ کے نزدیک تم میں عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

انجینئرنگ کے مختلف شعبوں میں کامیاب کیریئر

تحریر : جناب سراج اقبال محمد میمن

دورِ حاضر میں انجینئرنگ ک شعبہ کو معاشی و اقتصادی ترقی کی کنجی قرار دیا جاتا ہے۔ یہ سائنس کی ایک ایسی شاخ ہے،، جس کے سینکڑوں ذیلی شعبے موجود ہیں ۔ ایک پینسل کی تیاری ہو یا خلائی شٹل کی پرواز تک کا سفر۔ ہزاروں افعال و اعمال میں شعبہ انجینئرنگ کا کمال پوشیدہ ہوتا ہے۔ ہمارے یہاں بھی طلبہ کی بڑی تعداد کامیاب کیریئر کے لیے ''شعبہ انجینئرنگ'' کا انتخاب کرتی ہے، خاص طور پر گریجویشن کی ڈگری کے لیے۔ اگر چہ اس شعبے کی درجنوں شاخیں ایسی ہیں ، جن میں کیریئر بنانے کے لیے بیچلر آف انجینئرنگ کی اہلیت درکار ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہر شعبے کی قدر و منزلت میں فرق آجاتا ہے۔ لیکن ہم آج آپ سے کچھ ایسے شعبے جات سے متعلق معلومات شیئر کرنے جا رہے ہیں، جو آپ کے کیریئر کے لیے ایورگرین ثابت ہوں گے ۔ ابتدائی مرحلے میں یہ عین ممکن ہے کہ تربیتی ادارے یا مختلف کمپنیاں آپ کو اچھا پیکج آفر کرنے کے بجائے 6 ماہ کے لیے مینجمنٹ ٹرینی کے طور پر قبول کرلیں لیکن آپ کی صلاحیتیں اور تعلیم اس بات کو یقینی بنا سکتی ہے کہ مستقبل میں نہ صرف اچھی تنخواہ بلکہ ایک کامیاب کیریئر بھی آپ کا منتظر ہوگا۔

الیکٹرونکس انجینئرنگ : الیکٹرونکس انجینئرنگ، انجینئرنگ کی ایک ایسی شاخ ہے جو نئے آنے والے طلبہ و طالبات کو دوسری شاخوں کی نسبت روزگار کے زیادہ مواقع فراہم کرتی ہے ۔ پاکستان کے مختلف اداروں میں انڈسٹریل الیکٹرونکس، انٹیگریٹڈ سرکٹ راو ڈار، لیزر ٹیکنالوجی، ٹیلی کمیونی کیشن اور میڈیکل الیکٹرونکس کے شعبوں میں ماہرین کی ضرورت ہر وقت موجود رہتی ہے۔ اس کے علاوہ ڈیجیٹل الیکٹرونکس کے شعبے میں بھی الیکٹرونک انجینئرز کے لیے بیش بہا مواقع موجود ہیں۔ اوسط درجے کے الیکٹرونکس انجینئر کی ابتدائی تنخواہ کم از کم ماہانہ 15 ہزار

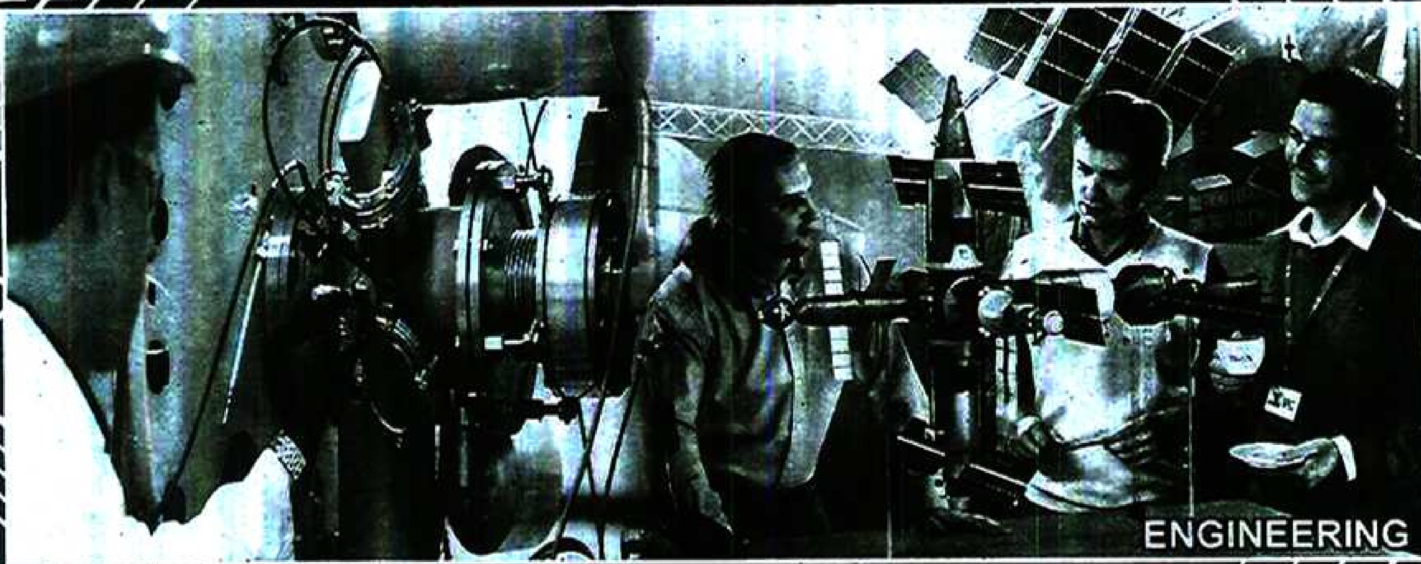

روپے ہوتی ہے لیکن اگر آپ ایک اچھا تعلیمی ریکارڈ رکھتے ہیں تو امید کی جاسکتی ہے کہ آپ چند ہزار زیادہ حاصل کرلیں۔ پاکستان ایک ترقی پذیر ممالک ہے جہاں الیکٹرونکس کی صنعت تیزی سے ترقی کی جانب گامزن ہے۔ کیونکہ اس شاخ کے بغیر انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کے کسی شعبے میں جدیدیت کا تصور نہیں کیا جاسکتا اسی لیے کہا جاسکتا ہے کہ یہ شعبہ حال ہی نہیں مستقبل کا بھی اہم شعبہ ثابت ہوگا۔ اگر آپ بیچلر آف الیکٹرونکس انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کرنے والے ہیں اور کامیاب الیکٹرونکس اور کمیونکیشن انجینئرنگ بننا چاہتے ہیں تو تخلیقی سرکٹس اور ڈیزائننگ میں سخت محنت درکار ہوگی۔

سول انجینئرنگ : سول انجینئرنگ کا شعبہ انجینئرنگ کے اہم ترین شعبوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ دورحاضر میں اس شعبہ کی اہمیت میں مزید اضافہ ہوا ہے جس کے پیش نظر یہ انسانی معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے اپنا موثر کردار ادا کرنے میں دنیا کے ہر ملک میں مصروف عمل ہے۔ اس شعبہ کا مقصد طلبہ کو فن تعمیر کے جدید سائنسی اصولوں کے مطابق تعلیم سے آراستہ کرنا ہے تاکہ وہ تعمیرات کی مقامی، ملکی اور بین الاقوامی منڈیوں میں خاطر خواہ اضافہ ثابت ہوسکیں۔ اگر آپ نے بیچلر کیا ہوا ہے اور آپ ان تمام خصوصیات سے مالا مال ہیں، جو بطور سول انجینئرنگ ایک شخص میں موجود ہونی چاہئیں تو آپ اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر کسی بھی تعمیراتی منصوبے کو مکمل کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بطور تعمیراتی مشیر اپنے کاروبار کے آغاز کے دروازے بھی آپ کے لیے ہمیشہ کھلے ہیں۔ یہ ایک ایسی فیلڈ ہے، جس کی اہمیت میں ہر گزرتا وقت مزید اضافہ کررہا ہے۔

نیو کلیئر انجینئرنگ : نیوکلیئر انجینئرنگ بھی انجینئرنگ کی ایک ذیلی شاخ ہے، جس میں اس شعبے میں تعلیم حاصل کرنے والا ایک انجینئر نیوکلیئر ری ایکٹر اور پاور پلانٹ کی ڈیزائننگ، مانیٹرنگ اور مینٹیننس کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔ اس شعبہ میں کیریئر بنانے کے لیے بیچلر آف نیوکلیئر انجینئرنگ کی ڈگری کے علاوہ نیوکلیئر فزکس میں بھی گہری دلچسپی ہونا ضروری ہے۔ اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ موجودہ دور میں نیوکلیئر انجینئرنگ کے شعبے کی صورت حال کچھ اچھی نہیں لیکن معیشت اور صنعتوں کی ترقی کے ساتھ جیسے جیسے نیوکلیئر پلانٹ کی تعداد میں اضافہ ہوگا، ویسے ویسے نیوکلیئر انجینئرنگ کی ڈیمانڈ بھی بڑھتی چلی جائے گی۔

زرعی انجینئرنگ : موجودہ دور میں زرعی انجینئرنگ طلبہ میں کچھ خاص مقبول نہیں لیکن تجزیاتی ماہرین کے مطابق مستقبل میں انجینئرنگ

کی یہ شاخ خاصی اہمیت کی حامل ہوگی۔ایک زرعی انجینئر اس بات کو یقینی بناتا ہے ہے کہ کم سے کم اخراجات میں زرعی پیداوار اور مشینری کو کس طرح بڑھایا جاسکتا ہے۔

سوفٹ ویئر انجینئرنگ : سوفٹ ویئر انجینئرنگ کمپیوٹر سائنس کی ایک شاخ ہے، جس میں کمپیوٹر سسٹم کے ساتھ ساتھ سوفٹ ویئر اور ایپلی کیشنز کی تیاری کی جاتی ہے۔سوفٹ ویئر انجینئرنگ کے طالب علم کمپیوٹر سائنس اور کمپیوٹر انجینئرنگ کی مشقوں کا استعمال کرتے ہوئے سوفٹ [illegible] سے متعلق علم، سسٹم کا کام اور اس کی دیکھ بھال سے متعلق معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

اہم واقعہ

بڑی جہازراں کمپنی برٹش انڈیا اسٹیم نیوی گیشن کمپنی
کے مینجنگ ڈائریکٹر

سرجارج کیمبل کی بانٹوا میں آمد

حاجی موٹلی ولی محمد لوائی مرحوم کی ایک تحریر سے اقتباس

7 جنوری 1938ء کی بات ہے۔اس ماہ کے آغاز میں پورے ہندوستان و دیگر ممالک میں انتہائی عزت واحترام کی نظر سے دیکھے جانے والے سرجارج کیمبل اور ان کی بیگم لیڈی کیمبل بانٹوا تشریف لائے۔ بانٹوا والوں کے لئے یہ بڑے فخر اور اعزاز کی بات تھی۔لوگ بہت پرجوش تھے۔سرجارج کیمبل اس وقت کی سب سے مشہور اور بڑی جہازراں کمپنی برٹش انڈیا اسٹیم نیوی گیشن کمپنی کے مینجنگ ڈائریکٹر تھے۔

اس وقت پورے ہندوستان و دیگر ممالک کے لئے درآمد و برآمد کے شعبوں میں جو دس سب سے بڑے کاروباری ادارے تھے ان میں سے تین کاروباری اداروں کا تعلق بانٹوا سے تھا۔ان تینوں کاروباری اداروں کے سرکردہ افراد بانٹوا میں ہی رہتے تھے اور اسی شہر سے دنیا میں پھیلے ہوئے اپنے کاروبار کو کنٹرول کرتے تھے۔سرجارج کیمبل ان تینوں اداروں کے سرکردہ افراد سے خصوصی ملاقات کے لئے بانٹوا تشریف لائے تھے۔

معزز مہمان نے حاجی حبیب حاجی پیر محمد گیسٹ ہاؤس میں قیام کیا۔بانٹوا کے اس عظیم مہمان کے اعزاز میں حسین سیٹھ کے بنگلے کے سبزہ زار پر ایک بہت پُروقار اور شایانِ شان پارٹی کا اہتمام کیا گیا جس میں نہ صرف معزز مہمانوں کی عزت افزائی کی گئی بلکہ ان کی شاندار پذیرائی کرکے بانٹوا والوں نے روایتی مہمان نوازی کا عملی مظاہرہ بھی کیا۔(گجراتی سے ترجمہ : ک۔ع۔پ)

عظمت رفتہ

قائداعظم کے اعزاز میں منعقدہ

ایک یادگار تقریب کا احوال

گجراتی تحریر: جناب یوسف عبدالغنی مانڈویا (مرحوم)

مدیر ہفت روزہ ''انقلاب'' (گجراتی)۔ کاٹھیاواڑ (انڈیا)

Late Yousuf A .Ghani Mandvia

پاکستان بنانے میں میمن برادری کا بڑا حصہ رہا ہے۔ اس احوال کی اشاعت اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ تحریک پاکستان اور قیام پاکستان میں میمن برادری نے بھی بھرپور ساتھ دیا تھا۔ کلکتہ کی میمن برادری نے 31 دسمبر 1937ء کو قائداعظم محمد علی جناح کو سپاسنامہ پیش کرنے کے سلسلے میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا تھا جس کی صدارت خادم قوم سیٹھ آدم جی حاجی داؤد صاحب نے فرمائی تھی۔ یہ احوال جناب یوسف عبدالغنی مانڈویا (مرحوم) کی ادارت میں گجراتی زبان میں شائع ہونے والے کثیر الاشاعت ہفت روزہ ''انقلاب'' مورخہ 10 جنوری 1938ء کے شمارے سے ماخوذ ہے اور اس کا اردو ترجمہ جناب کھتری عصمت علی پٹیل نے اردو قارئین کی معلومات میں اضافہ کے لئے کیا ہے جس کو ہم شکریہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

محمد علی جناح صاحب (قائداعظم)

کلکتہ میمن برادری کی جانب سے
کا استقبال اور سر آدم جی کا خطبہ استقبالیہ

کلکتہ مورخہ 31 دسمبر 1937ء یہاں آباد میمن برادری کی جانب سے مسلم ہند کے ہردلعزیز رہنما جناب محمد علی جناح کو سپاسنامہ پیش کرنے کے لئے ایک شاندار جلسہ شام چار بجے البرٹ ہال میں منعقد کیا گیا۔ اس جلسے کی صدارت سیٹھ آدم جی حاجی داؤد نے فرمائی۔

پرجوش استقبال کیا۔قرآن پاک کی تلاوت سے جلسے کا آغاز کیا گیا۔ بعد میں بوائز اسکاوٹ کے ایک بچے نے علامہ اقبال کا جدید ملی ترانہ پیش کیا۔
اس کے بعد مسٹر جناح (قائداعظم) کی خدمت میں مندرجہ ذیل سپاسنامہ پیش کیا گیا۔

سپاسنامه

بخدمت جناب محمد علی جناح صاحب صدر آل انڈیا مسلم لیگ

محترم!

آپ کا یہاں استقبال کر کے ہمیں بے حد مسرت ہو رہی ہے۔ ہم سب انتہائی مسرت کے ساتھ ہندوستان کے ایک سعادت مند فرزند کو دیکھنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں کہ جس نے دوسروں کی نظر میں ہند کو باعزت بنانے کے لئے بہت کامیاب کوششیں کی ہیں۔ بمبئی ہائیکورٹ کے ایک ایڈووکیٹ کی حیثیت سے، وفاقی اسمبلی کے ایک بااثر طاقت رکھنے والے ایک شعلہ بیان مقرر کی حیثیت سے، مسلمانوں کے عظیم لیڈر کی حیثیت سے اسلام اور ہند کے لئے آپ نے بے حد خدمات انجام دی ہیں۔ آپ کی اخلاقی طاقت، بے باک اظہار رائے اور آپ کی سیاسی بصیرت اور دوراندیشی یہ سب خصوصیات ملک کے لئے بہترین سرمایہ ہیں۔ ملک وملت کے لئے آپ کی مسلسل بے لوث خدمات نے آپ کا نام ہند کے سب لوگوں میں ذات پات کے امتیاز کے بغیر مشہور کر دیا ہے۔ آپ نے خدمات کی راہ اختیار کی ہے۔ اس سے آپ کو کسی مالی یا مادی فائدے کا لالچ دے کر ہٹایا نہیں جا سکتا۔ آپ نے تو ایک مضبوط اور اٹل چٹان کی طرح ہند کی سیاسی زندگی کو بگاڑنے والی تمام طاقتوں کا کامیابی سے مقابلہ کیا ہے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے جھنڈے تلے ہند کے مسلمانوں کے لئے بہترین کوشش کرنے سے ایک اچھی رہنمائی حاصل ہوئی ہے اور آپ نے ہند کی اقلیتوں کے اہم مسائل کے حل کی راہ تلاش کی کیونکہ ان مسائل کا کوئی اچھا حل تلاش کیے بغیر ہند کی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں حائل رہتیں۔

صاحب!

مسلمان آج عجب الجھن میں گرفتار ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے سے علیحدہ رکھنے کے لئے ہر طرف لاتعداد طاقتیں کام کر رہی ہیں۔ ایسے کٹھن وقت میں ہمیں صرف اجتماعی طاقت اور اجتماعی کوشش ہی کنارے پر لا سکتی ہے۔ ہند کے ہر ایک مسلمان کے دل میں یقین محکم اور اعتماد پیدا کرنے والے ایک بہترین لیڈر کی رہنمائی حاصل کر کے ہم بے حد خوشی محسوس کر رہے ہیں۔ اس موقع پر ہم یہ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ موجودہ قومی زندگی میں ملک وملت کے لئے فائدہ مند کوششوں میں ہماری خدمات آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم پورے خلوص کے ساتھ آپ کو اپنے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ اپنے مذہب اور ملک کے لئے ہم سے جو کچھ ہو سکا، ہم نے کیا ہے اور آئندہ جو ہم سے ہو سکے گا کریں گے بلکہ ہم اب بھی کوشاں ہیں اور آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جس مقصد کو آپ نے اصول بنا لیا ہے اس کے لئے ہم سے جو ہو سکے گا وہ کرتے رہیں گے۔

ہمیں آپ پر بے حد فخر ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو دلی اور دماغی طاقت اور جسمانی تندرستی بخشے۔ (آمین)

سر آدم جی حاجی داؤد

کلکتہ کی میمن برادری کی جانب سے

صدر استقبالیہ کمیٹی

جناح صاحب کا جواب

سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے مسٹر محمد علی جناح (قائداعظم) نے کہا کہ آپ لوگوں نے جس محبت اور خلوص کے ساتھ اس سپاسنامے میں میرے لئے تعریف کے الفاظ استعمال کئے ہیں اور اس عظیم اور شاندار جلسے میں مجھے شرکت کرنے کا اعزاز بخشا ہے، اس کے لئے میں تہہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میمن برادری ایک صف اول کی تاجر اور جرات مند قوم کی طرح بیدار ہو کر سیاست میں دلچسپی لے رہی ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ دنیا میں کامیاب اور کامران ہونے کا ایک ہی راستہ ہے کہ ہم سب ایک پرچم تلے متحد ہو جائیں۔ میری دعا ہے کہ آپ اس مقصد میں کامیابی حاصل کریں۔

مسلم لیگ مسلمانوں کی بہتری اور بہبود کے لئے تحریک چلا رہی ہے۔ اس نے مسلم اتحاد کا علم بلند کیا ہے۔ اس پرچم تلے مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق ہو جائے یہی ان کی کامیابی ہے۔ اقلیتوں کے مسائل حل کرنے کا صرف ایک یہی راستہ ہے۔ جب تک اقلیتوں کے مسائل حل نہیں ہوتے اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا یقین نہیں دلایا جاتا، اس وقت تک ہمارے لیے اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرنا مشکل ہے۔

مسلم لیگ نے جو پروگرام بنایا ہے اس کا مقصد مسلمانوں کے حقوق کی مکمل حفاظت کرنا ہے۔ جب تک ان مسائل کا باعزت فیصلہ نہ ہو اس وقت تک اپنی ہستی کو اکثریت کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا خودکشی کے مترادف ہے۔ مسلم لیگ کا جھنڈا اس وقت اس لئے لہرایا گیا ہے تاکہ ہندوستان کے تمام مسلمان اس کے پرچم تلے ایک اور متحد ہو جائیں اور اجتماعی طاقت سے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے کوشش کریں۔

صرف بنگال کی مسلم آبادی 1/3 ہے۔ اگر آپ حضرات ایک ہو کر لیگ کے پرچم تلے آجائیں تو میں اپنی کوششوں پر فخر کر سکوں گا اور اگر آپ میرے پروگراموں کو صحیح سمجھتے ہیں تو میں یہ سمجھ سکوں گا کہ خلوص سے بھرا ہوا یہ سپاسنامہ آپ نے دلی محبت سے پیش کیا ہے لیکن محض جذبات اور خلوص کا اظہار کرنے کے بعد میرے پروگرام پر آپ حضرات عمل نہ کریں تو سمجھئے کہ یہ پرجوش سپاسنامہ، خوش نما پھولوں کے ہار اور یہ خوشنما گلدستہ سب بیکار ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ حضرات میری خدمات سے فائدہ اٹھائیں اور ہار میں جڑے ہوئے خوبصورت پھولوں کی طرح ایک ہی دھاگے میں بندھ جائیں پھر دیکھئے گا کہ ہر قوم آپ کو سینے سے لگانے کے لئے تیار ہوگی۔

قائداعظم محمد علی جناح کی نظر میں ”میمن برادری“

.....میں آزادی کی جدوجہد کے لئے تحریک چلا رہا ہوں لیکن آج میمن برادری جیسی حساب داں بزنس کی دلدادہ، مخلص اور سمجھدار برادری جس خلوص کے ساتھ ہم سب کا ساتھ دے رہی ہے۔ آج وفد کی صورت میں البرٹ ہال (کلکتہ) آئی ہوئی ہے۔ اس سے مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے اور میرا یقین پختہ ہو گیا ہے۔ میں صحیح راستے پر ہوں اور میری تحریک بھی صحیح ہے۔ میرے دل میں ریاست کچھ کاٹھیاواڑ کے لئے بڑا عزت و احترام ہے یہ زمین میرے لئے باعث فخر ہے کیونکہ میرے آباؤ اجداد کا آبائی گاؤں کاٹھیاواڑ میں ہی ہے۔ درحقیقت میمن برادریوں کو بے لوث اور

دیانت دار رہنماؤں کی قیادت نصیب ہوئی ہے۔ ہمیں اپنی کامیابیوں کا اللہ تعالیٰ پر پورا پورا یقین ہے۔ پاکستان بن کر رہے گا۔

قائداعظم کی تقریر سے اقتباس۔ البرٹ ہال۔ کلکتہ 1936ء

بشکریہ: ماخوذ گجراتی کتاب ''القائد'' مصنف: یوسف عبدالغنی مانڈویا (مرحوم)

ہندوستان کے مسلمانو! ایک ہو جاؤ، ایک ہی پلیٹ فارم پر آ جاؤ اور بکھرے ہوئے بٹے ہوئے مسلمانوں کو ایک ہی پرچم تلے جمع کردو۔ یہی میری کوشش اور خواہش ہے۔ اگر آپ میری حقیر خدمات قبول کرتے ہیں تو میں آپ سے بار بار گزارش کرتا ہوں کہ ایک ہو جاؤ۔ اگر آپ متحد ہوں گے تو برٹش حکومت یا کسی اور کی مجال نہیں کہ آپ کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ دنیا میں وہی قوم زندہ رہ سکتی ہے جس نے اتفاق سے کام لیا ہو۔ ہماری اور آپ کی ناکامی اور پسماندگی کا یہی سبب ہے کہ ہم میں اتحاد نہیں ہے۔ ہماری طاقتیں مختلف سمتوں میں بکھری پڑی ہیں۔

آدم جی سیٹھ کا اختتامی اظہار تشکر

مسٹر جناح (قائداعظمؒ) کی تقریر ختم ہونے کے بعد سیٹھ آدم جی حاجی داؤد نے مسٹر جناح کو یقین دہانی کرائی کہ میمن قوم مسلم لیگ کے ساتھ ہے اور بنگال کے مسلمانوں کا بھی ایک بڑا حصہ مسلم لیگ کے پرچم تلے آ گیا ہے۔ 1938ء کے آخر تک انشاءاللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ ہندوستان میں ایک بھی مسلمان ایسا نہیں ہوگا جو مسلم لیگ کے ساتھ نہ ہو۔

اس کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔ (اردو ترجمہ: کھتری عصمت علی پٹیل)

منگنی کے موقع پر لڑکی والوں پر ناجائز بوجھ نہ ڈالا جائے

بانٹوا میمن جماعت کی بچیوں کے نکاح کے موقع پر لڑکے والوں کی طرف سے نکاح کے موقع پر تین سے چار (چند) افراد کا یہ سلسلہ کئی سالوں تک جاری رہا۔ پھر رفتہ رفتہ اچانک دلالنوں کے کہنے اور حوصلہ افزائی پر نت نئے رواجوں کی ترغیب نے جنم لیا ہے۔ دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے جو بے حد تشویشناک بات ہے۔ موجودہ مشکل حالات میں بھی نکاح کے وقت لڑکے والوں کی طرف سے سو سے زائد افراد کھانے پر جاتے ہیں اور شادی ہالوں میں بھی چار سے پانچ سو افراد پر مشتمل افراد کھانے پر بلوائے جاتے ہیں، یہ روش مناسب نہیں۔

جماعت کے عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین کی جانب سے برادری کو سخت تاکید کی جاتی ہے۔ موجودہ پریشان کن حالات کے سبب مذکورہ غلط رسم ورواج کا خاتمہ بے حد ضروری ہے ہم آپ سے عمل درآمد کرنے کی امید کرتے ہیں۔ ورنہ جماعت کے قوانین پر سختی سے عمل کرایا جائے گا۔ نیک خواہشات کے ساتھ

کنوینر غلط رسم ورواج خاتمہ کمیٹی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے نصابی کتب کے ساتھ غیر نصابی کتب کا مطالعہ بے حد ضروری ہے

درس و تدریس میں مطالعہ کی اہمیت

تحریر: جناب مصطفی حنیف بالاگام والا، ایم بی اے، ایم فل فنانس، ایم اے اکنامکس

طالب علموں کے لئے امتحان ایک بہت سخت آزمائش ہوتی ہے اور اس میں اچھے نمبرز لے کر کامیابی حاصل کرنا ہر نوجوان کی خواہش بھی ہوتی ہے جس کے لئے مطالعہ بے حد ضروری ہے لیکن کیا کسی بھی طالب علم کی قابلیت کا معیار صرف نمبرز سے لگانا ہی درست ہے یا پھر اس اور بھی عوامل اثر انداز ہوتے ہیں؟ والدین کی اکثریت یہ خواہش رکھتی ہے کہ ان کی اولاد امتحان میں اچھی پوزیشن حاصل کرے، اگر نتیجہ ان کی توقع سے کم آیا، تو بس پھر بچے کی خیر نہیں۔ اسے تمام گھر والے، رشتہ دار اور دوست احباب طعنے دے دے کر اس کی حوصلہ شکنی کرنے لگتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نسل نو کے لئے قابلیت سے زیادہ ڈگری اور زیادہ نمبرز اہمیت رکھتے ہیں۔ دوران کلاس بھی ان کی توجہ سبق یا لیکچر پر نہیں بلکہ صرف حاضری سے مطلب ہوتا ہے۔ ایک وقت تھا، جب تعلیمی اداروں کا رخ علم حاصل کرنے، قابلیت بڑھانے، شخصیت نکھارنے کے لئے کیا جاتا تھا، لیکن اب صرف ڈگری لینے کے لئے کیا جاتا ہے۔ ٹیوشن سینٹرز کی بھاری فیسیں جمع کرنے، معروف تعلیمی اداروں میں علم حاصل کرنے کو تعلیم سمجھ لیا گیا ہے، کتابیں بند اور لائبریریوں کو مقفل کئے جانے کے نئے عصری عوامل سامنے آ گئے ہیں۔

متوسط اور غریب گھرانوں سے تعلق رکھنے والے والدین بے بسی، مفلسی کی مورت بنے کسمپرسی کا شکار نظر آتے ہیں۔ پچھلے دنوں بورڈ کے امتحان کا نتیجہ آیا، تو بہت سے طالب علم 80 - 70 فی صد نمبر حاصل کرنے کے باوجود بھی مایوسی کا شکار نظر آئے، کیوں کہ وہ والدین کی پسند کے عین مطابق نوے فی صد نمبر حاصل نہیں کر سکے تھے۔ ماضی میں اس طرح کی صورت حال نہ تھی اور نہ ہی کوچنگ سینٹرز میں مہنگی فیسیں لے کر امتحان

میں 90 فی صد نمبرز کی گارنٹی دی جاتی تھی۔ طالب علموں کو ریس کا گھوڑا نہیں، انسان سمجھا جاتا تھا، 60، 70 فی صد نمبر حاصل کرنے والوں کو کمتر یا کند ذہن نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اسی لیے نسل نو میں مایوسی، ذہنی تناؤ اور عدم برداشت جیسی ذہنی بیماریاں بھی نہیں پنپتی ہیں۔

آج کل ہر کوئی یہ شکوہ تو کرتا نظر آتا ہے کہ دور حاضر کے نوجوان مایوسی کا شکار ہیں، اپنے خول میں بند رہتے ہیں لیکن کوئی اس کے تدارک کی کوششیں نہیں کرتا، اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہ زیادہ نمبرز حاصل کرنے کی دوڑ میں اتنے مگن رہتے ہیں کہ متوقع نتیجہ نہ آنے پر ذہنی کوفت و پریشانی کا شکار ہو جاتے ہیں، اس موقعے پر اساتذہ اور گھر والوں کو چاہیے کہ انہیں سمجھائیں، سکھائیں کہ 90 فی صد سے کم نمبر آنے میں بھی کوئی برا نہیں ہے۔ دنیا ایسے عظیم لوگوں کے کارناموں سے بھری پڑی ہے، جن کی تعلیمی کارکردگی تو متاثر کن نہیں تھی، مگر آگے جا کر انہوں نے بہت نام کمایا، بڑے بڑے کام کیے، بلاشبہ اچھے گریڈز کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں، ہر طالب علم کو تعلیمی کارکردگی بہتر بنانے، زیادہ نمبر حاصل کرنے کے لیے کوشش کرتے رہنا چاہیے، لیکن اس کا نصب العین حصول علم ہونا چاہیے، ڈگری حاصل کرنے کے لیے نہیں قابل بننے کے لیے تعلیم حاصل کرنی چاہیے۔

رٹا سسٹم نے بھی بگاڑ پیدا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی لیکن امتحان میں رٹا لگا کر نمبرز حاصل کرنا قطعاً قابلیت کی نشانی نہیں ہے، مگر نصابی عمل اور نصابی سرگرمیوں کو زینت بنانے والا طالب علم ہی قابلیت کا محور ہے، جو سمجھ کر پڑھتا اور کامیابیاں اپنے نام کرتا ہے۔ یہ رٹا کلچر کا ہی نقصان ہے کہ بورڈ کے امتحان میں 90 فی صد حاصل کرنے والے اکثر طالب علم جامعات کے انٹری ٹیسٹ میں فیل ہو جاتے ہیں، انٹری ٹیسٹ میں طلباء کا فیل ہونا، نصاب و کتاب سے دوری کا شاخسانہ ہے، جب تک علم نمبروں میں مقید رہے گا، تب تک ہم کبھی ترقی نہیں کر سکیں گے۔ لہٰذا اساتذہ اور والدین کو سوچنے کی ضرورت ہے کہ زیادہ نمبرز ذہانت جانچنے کا پیمانہ نہیں ہیں۔ نصاب میں انہماک اپنی جگہ مگر نوٹس رٹنے سے علمی فوائد حاصل نہیں کیے جا سکتے۔ ایک تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ جہاں اسناد بکتی ہوں، تعلیمی اداروں کے مالکان کروڑوں کے بزنس سے معتبر ٹھہرتے ہوں، وہاں نوجوانوں کو تعلیم، کتاب کے بجائے ڈگریوں میں ہی نظر آتے ہیں۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

BANTVA MEMON JAMAT (Regd.) KARACHI

غلط رسم و رواج کے خاتمے کے لئے تین سماجی ضابطے

آل پاکستان میمن فیڈریشن کے ضابطوں پر مکمل عمل درآمد کی گزارش

☆ نکاح صرف مسجد میں کرنے کے ضابطے کی پابندی کریں۔

☆ شادی کارڈ صرف سفید اور سادہ میمن فیڈریشن کے منظور شدہ ضابطے کے مطابق چھپوانے کی پابندی کریں۔

☆ شادی کی دعوت زیادہ سے زیادہ ساڑھے دس بجے شب شروع کر دینی چاہیے۔

ہماری خدمات

اس سال 2021 میں (جولائی 2021 تا دسمبر 2021) 6 ماہ میں 350,000 سے زائد مریضوں کو طبی سہولیات فراہم کی جاچکی ہیں۔

- 2020-21 میں غریب اور مستحق مریضوں کے علاج پر تقریبا -/115,000,000 روپے سے زائد زکوۃ فنڈز سے خرچ کئے جاچکے ہیں۔
- 2020-21 میں دل کے امراض، کینسر کے امراض، ہیپاٹائٹس اور تھلیسیمیا کے امراض کے مریضوں کے علاج وغیرہ (جن کی سہولیات ہمارے ہسپتال میں موجود نہیں) کے لئے دوسرے ہسپتالوں میں -/5,000,000 روپے زکوۃ فنڈ سے خرچ کئے جاچکے ہیں۔
- 2020-21 میں مریضوں کے علاج پر -/43,300,000 روپے جنرل فنڈ سے خرچ کئے جاچکے ہیں۔
- 2020-21 میں بانٹوا میمن خدمت کمیٹی نے اپنے ماتحت چلنے والے اداروں میں جدید طبی آلات سے آرستہ کیا جن میں،

- بانٹوا ہسپتال میں کرونا وارڈ قائم کیا گیا جس میں تربیت یافتہ عملہ، وینٹی لیٹر اور دوسری ضروری سہولتیں موجود ہیں۔

- بانٹوا ہسپتال میں ایکسرے ڈپارٹمنٹ میں دو عدد ڈی۔ آر۔ مشین
- بانٹوا ہسپتال میں دو عدد الٹرا ساؤنڈ کلر ڈوپلر
- بانٹوا ہسپتال میں میموگرام (چھاتی کے سرطان کی تشخیص کی مشین)
- بانٹوا ہسپتال کی لیباٹری میں دو عدد بائیو کیمیسٹری اینالائزر
- بانٹوا ہسپتال میں پورٹ ایبل ایکسرے مشین
- بانٹوا ہسپتال میں ڈائیلاسز کے بارہ SYSTEM نصب کئے جائیں گے (کام جاری ہے)
- بانٹوا ہسپتال اور بانٹوا انیس ہسپتال نے کووڈ-19 کی 38658 ویکسینیشن لگا چکا ہے 10 جنوری 2022 تک
- بانٹوا ہسپتال میں ای ٹی ٹی کی مشین لگائے جائیگی ہے (کام جاری ہے)
- بانٹوا انیس ہسپتال میں ایکسرے مشین
- بانٹوا انیس ہسپتال کی لیباٹری میں ایک عدد بائیو کیمیسٹری اینالائزر
- بانٹوا انیس ہسپتال میں PORTABLE ایکسرے مشین
- بانٹوا انیس ہسپتال میں دو الٹرا ساؤنڈ کلر ڈوپلر
- بانٹوا جیلانی میڈیکل میں الٹرا ساؤنڈ مشین
- بانٹوا ہسپتال اور بانٹوا انیس ہسپتال میں تمام میمن برادری کے لئے فری PCR ٹیسٹنگ

مستقبل کے منصوبے

بانٹوا میمن خدمت کمیٹی اپنے زیر انتظام چلنے والے اداروں کو جدید طبی سہولیات سے آراستہ کرنیکی مسلسل ہر ممکن کوشش کرتی رہی ہے تاکہ مریضوں کو بہترین علاج فراہم کیا جاسکے۔ لہذا

- آئندہ سال 2021-22 میں غریب اور مستحق مریضوں کے علاج کے لئے پچیس کروڑ روپے (RS. 25,00,00,000) سے زائد زکوۃ فنڈ درکار ہے۔

- آئندہ سال 2021-22 میں سفید پوش مریضوں کے علاج کے لئے جنرل فنڈ میں سات کروڑ روپے (RS. 7,00,00,000) کی ضرورت ہے۔

ان مقاصد کے حصول کیلئے بانٹوا میمن خدمت کمیٹی تمام مخیر حضرات سے زیادہ سے زیادہ تعاون کی اپیل کرتی ہے

BANTVA MEMON KHIDMAT COMMITTEE

OUR SERVICES

In the 6 Months of the year 2021 (July 21 to December 21) Medical treatments were given to more than 350000 patients.

- Almost Rs.115 Million (One Hundred Fifteen Million Rupees) were spent from ZAKAT FUND on medical treatment of patients in the year of 2020-21.
- Rs. 5 Million (Five Million Rupees) were spent from ZAKAT FUND hospital for treatment of patients of Heart Diseases, Heart Surgery, Dialyses, Thalassemia, Cancer and Hepatitis Etc. in the year of 2020-21.
- Rs.43.3 (Forty Three Million Three Hundred Thousand Rupees) were spent from GENERAL FUND on medical treatment of patients in the year of 2020-21.
- In the year of 2020-21 Bantva Memon Khidmat Committee has Inducted Latest Machineries & Equipment in its Institutions which are as follows.
- Mammogram Machine in Bantva Hospital (A Machine to Diagnose Breast Cancer)
- 2 X-Ray Machine X-Ray Department of Bantva Hospital.
- 2 Biochemistry Analyzers in the Laboratory of Bantva Hospital.
- 2 Ultrasound Color Doppler in Bantva Hospital.
- 12 Dialysis System will be installed of Bantva Hospital (work in progress).
- ETT, will be installed of Bantva Hospital (work in progress).
- In the time of pandemic a Corona Ward was initiated in Bantva Hospital with all necessary equipment, trained staff and ventilators.
- 1 Portable X-ray Machine in Bantva Hospital.
- Total Vaccination 38658 (till 10-01-2022) Done in Bantva Hospital & Bantva Anis Hospital.
- 2 Ultrasound Color Doppler in Bantva Anis Hospital.
- .1 Biochemistry Analyzers in the Laboratory of Bantva Anis Hospital.
- 1 Ultrasound Machine in Bantva Gillani Medical.
- 1 X-Ray Machine X-Ray Department of Bantva Anis Hospital.
- Free PCR Testing in Bantva Hospital & Bantva Anis Hospital For All Memon Communities.

FUTURE PROGRAM

Bantva Memon Khidmat Committee has continuously been striving its best to equip the institutions running under its supervision with latest equipment & facilities to provide better medical treatment facilities to patients. Hence:

- For the year 2021-22 there is a need of more than Rs.250 Million (Two Hundred Fifty Million Rupees) in ZAKAT FUND for treatments of needy and poor patients.
- For the year 2021-22 there is need of more than Rs.70 Million (Seventy Million Rupees) for GENERAL FUND to help patients.

Bantva Memon Khidmat Committee is looking forward for your regular cooperation and appeals you to donate more and more , enabling us to achieve the said targets.

BANTVA MEMON KHIDMAT COMMITTEE

آل پاکستان میمن فیڈریشن

میمن فیڈریشن کی روشن و تابندہ تاریخ ساز۔ سماجی اور فلاحی خدمات کا طویل سفر

قیام جمعۃ المبارک 28 اگست 1953ء کو عمل میں آیا

☆تاریخ ☆خدمات ☆کارنامے

28 اگست کو 69 واں یوم تاسیس

سینئر قلمکار کھتری عصمت علی پٹیل کے قلم سے

جناب محمد حنیف موٹلانی کی صدارت، سیکریٹری جنرل جناب محمد فیصل کھانانی اور چیئرمین سپریم کونسل میمن فیڈریشن جناب حاجی محمد حنیف کھانانی مچھیارا اور دیگر تمام ساتھی عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین کی قیادت و رہنمائی میں علاوہ ملک کے مشکل معاشی اقتصادی حالات کے باوجود آل پاکستان میمن فیڈریشن نے میمن جماعتوں اور اداروں کی پرخلوص خدمات کا سفر جاری اور ساری رکھا ہوا ہے۔

ویسے تو میمن برادری اور تحریک پاکستان ایک دوسرے کے شانہ بشانہ رہی ہیں مگر تحریک پاکستان میں میمن برادری نے جس جوش اور جذبے کے ساتھ قائداعظمؒ کا ساتھ دیا، وہ اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ پاکستان قائم ہوگیا تو میمن برادری بھی اس نومولود مملکت کو مضبوط کرنے کے لیے پاکستان ہجرت کی اور اس کی اقتصادیات، معاشیات، ایجوکیشن اینڈ ہیلتھ اور فلاح و بہبود کے میدانوں میں سرگرم عمل ہوگئی۔

قرارداد پاکستان منظور ہوئی تو قائداعظم نے میمن برادری کو حکم دیا: "COME BACK HOME"

دراصل قائداعظم چاہتے تھے کہ میمن جو سندھ کے اصل باشندے ہیں اور کسی زمانے میں سندھ چھوڑ کر چلے گئے تھے، قیام پاکستان کے بعد دوبارہ سندھ واپس آجائیں۔ آپ نے کہا تھا کہ سندھ نئی اسلامی مملکت پاکستان میں شامل ہوگا اور یہ سرزمین آپ کی کامیابیوں اور ترقی کے لئے

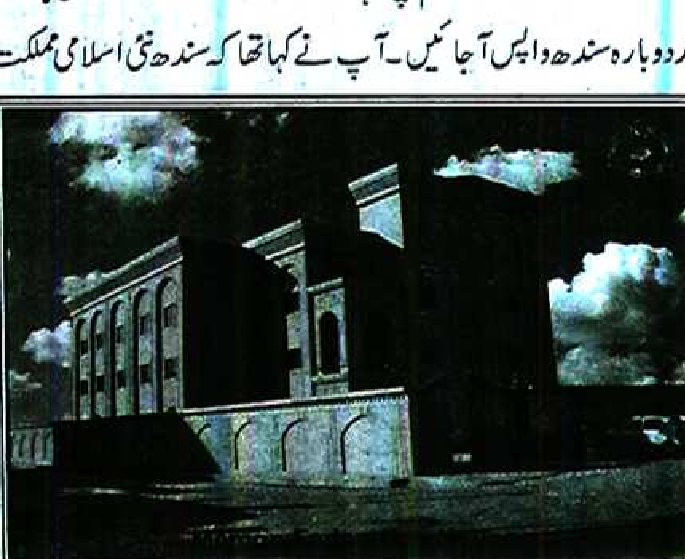

آل پاکستان میمن فیڈریشن

میمن فیڈریشن کی روشن وتابندہ تاریخ ساز۔۔سماجی اور فلاحی خدمات کا طویل سفر

قیام جمعۃ المبارک 28 اگست 1953ء کو عمل میں آیا

☆ تاریخ ☆ خدمات ☆ کارنامے

28 اگست کو 69 واں یوم تاسیس

سینئر قلمکار کھتری عصمت علی پٹیل کے قلم سے

جناب محمد حنیف موٹلانی کی صدارت، سیکریٹری جنرل جناب محمد فیصل کھانانی اور چیئرمین سپریم کونسل میمن فیڈریشن جناب حاجی محمد حنیف کھانانی مچھیارا اور دیگر تمام ساتھی عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین کی قیادت ورہنمائی میں علاوہ ملک کے مشکل معاشی اقتصادی حالات کے باوجود آل پاکستان میمن فیڈریشن نے میمن جماعتوں اور اداروں کی پرخلوص خدمات کا سفر جاری اور ساری رکھا ہوا ہے۔

ویسے تو میمن برادری اور تحریک پاکستان ایک دوسرے کے شانہ بشانہ رہی ہیں مگر تحریک پاکستان میں میمن برادری نے جس جوش اور جذبے کے ساتھ قائداعظمؒ کا ساتھ دیا، وہ اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ پاکستان قائم ہوگیا تو میمن برادری بھی اس نومولود مملکت کو مضبوط کرنے کے لیے پاکستان ہجرت کی اور اس کی اقتصادیات، معاشیات، ایجوکیشن اینڈ ہیلتھ اور فلاح وبہبود کے میدانوں میں سرگرم عمل ہوگئی۔

قرارداد پاکستان منظور ہوئی تو قائداعظم نے میمن برادری کو حکم دیا: "COME BACK HOME"

دراصل قائداعظم چاہتے تھے کہ میمن جو سندھ کے اصل باشندے ہیں اور کسی زمانے میں سندھ چھوڑ کر چلے گئے تھے، قیام پاکستان کے بعد دوبارہ سندھ واپس آجائیں۔ آپ نے کہا تھا کہ سندھ نئی اسلامی مملکت پاکستان میں شامل ہوگا اور یہ سرزمین آپ کی کامیابیوں اور ترقی کے لئے

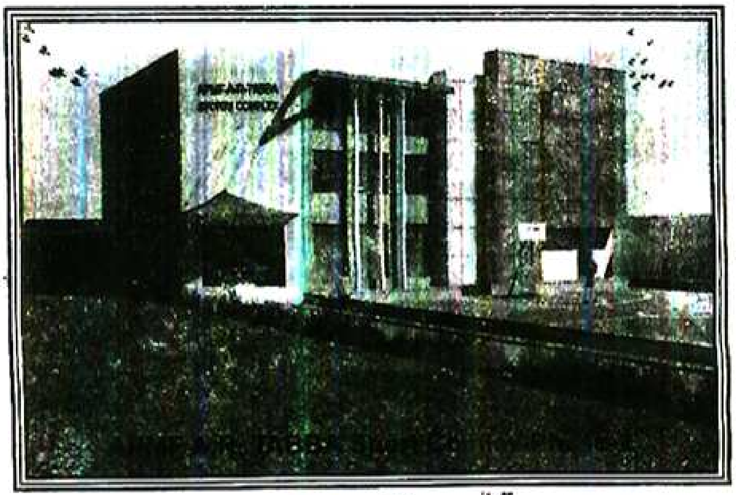

ایک نیا سنگ میل ثابت ہوگی۔ جب آپ اس زمین کو آباد کر کے اس پر محنت کریں گے اور اسے خوشحال بنائیں گے تو خود بھی خوش حال ہو جائیں گے۔ اس وقت اس سرزمین کو آپ کی محنت کی اشد ضرورت ہے لہٰذا فوراً چلے آئیں۔ میمن برادری نے قائد اعظمؒ کے حکم پر لبیک کہا اور سندھ کی طرف ہجرت کرنی شروع کر دی۔

میمنوں نے پاکستان آ کر صرف اپنے مفاد اور فائدے کے کام ہی نہیں کیے بلکہ اپنے آباؤ اجداد اور اسلاف کی روایات کا پاس کرتے ہوئے عوام الناس کی خدمت اور بہبود کے بھی کام شروع کیے۔ انہوں نے فلاحی اور رفاہی تنظیمیں قائم کر کے لٹے پٹے مہاجرین کو سہارا دیا۔ ملک میں نئی صنعتیں لگائیں اور کمزور معیشت کو استوار کرنے پر توجہ دی۔ خوراک اور رہائش کے مسائل حل کیے اور ملک سے بے روزگاری دور کرنے کے لئے نئی فیکٹریاں، ملیں اور کارخانے لگائے۔ عام اشیائے خورد ونوش کی کمی دور کی۔ تعلیم اور صحت کے شعبوں پر توجہ دی اور جب صورت حال کچھ بہتر ہوگئی تو 1953ء میں ''آل پاکستان میمن فیڈریشن'' کے قیام کی منصوبہ بندی کی مگر انہیں اگست کا انتظار تھا۔ اگست وہ مہینہ ہے جس میں قیام پاکستان کی سالگرہ بھی آتی ہے۔ جب سب نے 14 اگست 1953ء کو اس اسلامی مملکت پاکستان کے قیام کی چھٹی سالگرہ منالی تو ٹھیک 14 دن بعد یعنی 28 اگست 1953ء کو میمن برادری کے بزرگوں اور رہنماؤں نے ''آل پاکستان میمن فیڈریشن'' کی داغ بیل ڈال دی۔ اس فیڈریشن کے تحت مختلف میمن سماجی، فلاحی، رفاہی جماعتوں، انجمنوں، تنظیموں اور اداروں کو یکجا اور متحد کیا گیا تاکہ اجتماعی بہبود کے کام زیادہ ٹھوس بنیادوں پر کیے جاسکیں۔ اس کے بعد فیڈریشن کے تحت سماجی اور اجتماعی بہبود کے کاموں کا وہ سلسلہ شروع ہوا جو آج تک پورے جوش وخروش کے ساتھ جاری و ساری ہے۔ آل پاکستان میمن فیڈریشن کا قیام پاکستان کے قیام کے چھ سال بعد عمل میں آیا تھا۔ یہ اعزاز میمن برادری کے لئے کسی بھی طرح کم نہیں ہے کہ یہ فیڈریشن اسی مہینے میں قائم ہوئی تھی جس مہینے میں قائد اعظم اور ان کے رفقاء اور مسلمانوں کی بھرپور تحریک نے پاکستان کو استحصالی قوتوں کے شکنجے سے آزاد کرا کے اسے اسلامی فلاحی مملکت بنایا تھا اور آزادی دی تھی۔ یہ بات بھی بڑے فخر اور خوشی کی ہے کہ فیڈریشن نے اپنے قیام کی چند ہی دہائیوں میں اتنے کام کر لئے ہیں کہ میمن برادری اس پر جتنا فخر کرے کم ہے۔ آل پاکستان میمن فیڈریشن کے قیام کی گولڈن جوبلی 28 اگست 2003ء کو بڑی شان وشوکت سے منائی گئی تھی۔

میمن فیڈریشن کے قیام کی کہانی کچھ اس طرح ہے: یہ مارچ 1951ء کی بات ہے۔ برادری کی چند سرکردہ اور ہمہ جہت شخصیات نے جن میں جناب محمد علی رنگون والا، جناب حاجی سلیمان بھورا، جناب عمر فاضل فاروق، جناب حاجی عبدالشکور تمبی، جناب عبدالعزیز ساگر، جناب محمد صدیق کوکس واڈیا، جناب حاجی موسیٰ ولی محمد لوائی، جناب حاجی عبداللطیف ڈیڈھی، حاجی عبدالکریم ڈیڈھی اور دوسرے اکابرین شامل تھے، ایک جگہ جمع ہوئے اور انہوں نے برادری کی فلاح و بہبود، ترقی اور بھلائی کے لئے غور وفکر کیا اور ان امکانات پر غور کیا کہ برادری کو کس طرح ایک پرچم تلے متحد کیا جائے۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ تمام بکھری ہوئی میمن جماعتوں، انجمنوں، اداروں اور تنظیموں کو یکجا کر کے ان کے لئے ایک مرکزی اور وفاقی طرز کی پیرنٹ باڈی بنائی جائے تاکہ ان تمام جماعتوں کی قومی سطح پر بھی نمائندگی ہو سکے اور ان کی آواز حکومت کے ایوانوں تک بھی پہنچ سکے۔ اس

فیڈریشن کے اغراض ومقاصد کے روشنی میں اور انصاف کی فراہمی کی وسعت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر دیکھا جائے تو آل پاکستان میمن فیڈریشن، قومی سطح پر میمن برادری کا سب سے بڑا اور مرکزی ادارہ ہے جو پاکستان میں موجود تمام میمن جماعتوں اور اداروں کی پیرنٹ باڈی کا کام انجام دے رہا ہے۔اس کا کسی بھی سیاسی جماعت، مذہبی تنظیم، لسانی جماعت یا کسی ذات وفرقے سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ یہ مذکورہ کسی بھی جماعت یا فرقے کے اغراض ومقاصد کی تقلید کرتا ہے۔اس کا کام یہ ہے کہ یہ اپنی ممبر جماعتوں، اداروں، انجمنوں یا افراد کی مدد کے لئے دست تعاون دراز کرتا ہے اور مختلف سماجی اور معاشرتی مسائل کے حل میں بھی مدد فراہم کرتا ہے۔

آل پاکستان میمن فیڈریشن کا اسکوپ کافی وسیع ہے۔ یہ میمن برادری کی سب سے بڑی اور خود مختار باڈی کہی جاسکتی ہے۔فیڈریشن کے پیش نظر برادری کی مجموعی بہبود ہے بالخصوص یہ سماجی، تعلیمی، آبادکاری، معاشی اور ثقافتی شعبوں میں میمن برادری کی خدمت کررہی ہے۔آل پاکستان میمن فیڈریشن کا ہیڈ کوارٹر کراچی میں واقع ہے جبکہ اس کے دو زونل آفس سکھر اور حیدرآباد میں کام کررہے ہیں جبکہ چند سالوں سے ٹھٹھہ اور ٹنڈو آدم وغیرہ میں کام کررہے ہیں۔

میمن فیڈریشن اپنے قیام سے ہی بڑے بھرپور انداز سے کام کررہی ہے اور تمام خدمتی اداروں کی سرپرستی کررہی ہے۔اس ادارے کی قیادت ہمیشہ ہی بڑی مضبوط اور مستحکم ہوتی ہے۔ظاہر ہے اس بڑے ادارے کے لیے کام کرنے والے عہدے داران اور ذمے داران اپنے فرائض سے بخوبی آگاہ ہیں، وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ انہیں کس طرح اور کس انداز سے کام کرنا ہے۔میمن فیڈریشن کے تمام ذمے داروں پر فخر ہے اور ہمیشہ سے رہا ہے کیونکہ اس ذمے دار ادارے کے ذمے عہدے داروں نے ہمیشہ اخلاص، لگن، سچائی اور ایمان داری کے ساتھ کام کیا ہے۔اسی طرح APMF کی موجودہ قیادت بھی کام کررہی ہے گویا اس ادارے کی قیادت نے نہ تو کبھی اپنی قوم اور برادری کو کبھی مایوس کیا ہے اور نہ کبھی فرائض کی انجام دہی میں کوئی کوتاہی کی ہے اسی لیے مجموعی طور پر میمن برادری کے بھی سماجی، رفاہی اور فلاحی ادارے اپنی اس سرپرست آرگنائزیشن میمن فیڈریشن پر دل سے فخر کرتے ہیں اور اس کی عزت واحترام کرتے ہیں۔میمن فیڈریشن کے موجودہ صدر جناب حاجی محمد حنیف عبدالغفار موٹلانی اور سیکریٹری جنرل جناب فیصل ابوبکر کھاتانی اور دیگر تمام عہدیداران کی فعال قیادت کی وجہ سے تمام کے حوصلے بلند ہوئے ہیں۔

آل پاکستان میمن فیڈریشن ایک ایسا ہمدرد اور سرپرست ادارہ ہے جو میمن برادری کی سماجی، فلاحی اور رفاہی خدمات انجام دینے والی چھوٹی جماعتوں، آرگنائزیشنز، انجمنوں اور اداروں کی سرپرستی کررہا ہے۔اس بڑے ادارے نے چھوٹے اداروں کو اپنی سرپرستی میں لے کر ان کی مضبوطی واستحکام عطا کیا ہے جس سے ان چھوٹے اداروں یا آرگنائزیشنز کے حوصلے بلند ہوئے ہیں اور وہ اپنے اوپر میمن فیڈریشن کا ہاتھ پاکر زیادہ تندہی کے ساتھ خدمات انجام دینے لگے۔

آل پاکستان میمن فیڈریشن کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اسے شروع سے ہی مخلص، دیانت دار اور نیک لوگوں کی سرپرستی ملی جنھوں نے اس پلیٹ فارم کو رفتہ رفتہ مستحکم کیا جس کے بعد پورے ملک کے میمن اور میمن ادارے اس کی طرف مائل ہوئے اور اس کی سرپرستی میں آئے۔اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ میمن فیڈریشن کے پاس زیادہ مستند اور ٹھوس پروگرام ہیں۔اس کی پالیسی سازی قومی بلکہ بین الاقوامی سطح کی ہے۔اس کے وسائل اور ذرائع بھی زیادہ ہیں اور یہ زیادہ ٹھوس بنیادوں پر پوری میمن برادری کی خدمت کرنا چاہتا ہے۔میمن برادری کا فرض ہے کہ اس مرکزی ادارے کی افادیت کو سمجھے اور اس کے ہاتھ مضبوط کرے تاکہ آنے والے وقتوں میں یہ پوری میمن برادری کے لئے زیادہ مضبوط بنیادوں پر خدمت کرسکے۔

میمن فیڈریشن اپنے سماجی اور فلاحی کاموں کو بڑی پامردی کے ساتھ جاری وساری رکھے ہوئے ہے۔موجودہ قیادت بھرپور انداز میں اپنے فلاحی اور رفاہی کاموں میں ہمہ تن مصروف عمل ہے۔میمن فیڈریشن کے کاموں کو بہ غور دیکھا جائے تو پتا چلتا ہے کہ یہ ٹھوس بنیادوں پر کام کر رہا ہے اور تمام ممبر جماعتوں،اداروں،تنظیموں اور انجمنوں کو مکمل سرپرستی اور تحفظ فراہم کر رہا ہے۔اسے دیکھ کر توقع کی جانی چاہیے کہ اس ادارے کا مستقبل وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ روشن سے روشن تر ہوتا چلا جائے گا۔میمن برادری کو چاہیے کہ میمن فیڈریشن کے ہاتھ مضبوط کریں۔اس ادارے کے بنائے گئے قواعد وضوابط پر عمل کریں۔اس کے عہدیداران کی عزت وتکریم کریں اور ادارے کے پیغام کو پوری برادری میں عام کریں۔شاید اس کے بعد ہم اس کی خدمت کا فرض ادا کر سکیں۔میمن فیڈریشن کے چھے بورڈ بھرپور انداز میں گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

میمن فیڈریشن کا ترجمان پندرہ روزہ میمن بلیٹن کا اجراء 1959ء میں کیا گیا تھا۔یہ رسالہ میمن رہنماؤں اور میمن صنعت کاروں اور ممتاز تاجر حضرات کا مالی اور عملی تعاون بھی شامل رہا۔میمن برادری کی نئی نسل کے اردو جاننے کے سبب اور میمن فیڈریشن کے مشن اور وژن کو ہر میمن گھرانے میں پہچانے کے لئے جنوری 1981ء میں میمن فیڈریشن کے اس وقت کے صدر جناب لطیف ابراہیم جمال مرحوم کی ہدایت اور خواہش پر اس میں حصہ اردو کو شامل کیا گیا۔اشتہارات کی کمی اور بروقت اشاعت میں دشواریوں کے سبب اسے پندرہ روزہ کے بجائے ماہنامہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔اردو حصے کی تحریر،ترتیب،تدوین اور ترجمے کی ذمہ داری کے لئے سب ایڈیٹر کی حیثیت سے خاکسار (کھتری عصمت علی پٹیل) کی قلمی خدمات حاصل کی گئی تھیں۔ماہنامہ میمن بلیٹن کا مقصد میمن فیڈریشن کی سماجی اور فلاحی کاوشوں اور خدمات کو اجاگر کرنا تھا۔انہیں عوام الناس کے سامنے لانا ہے۔یہ جرنل میمن فیڈریشن سے وابستہ جماعتوں،اداروں اور انجمنوں کی خدمات،کارناموں اور سرگرمیوں کو بھی تفصیل کے ساتھ شائع کرتا تھا۔یہ ماہنامہ میمن بلیٹن وبائی مرض کرونا کے سبب فروری 2020ء کا آخری شمارہ طبع ہونے کے بعد یہ رسالہ میمن بلیٹن اشتہارات نہ ملنے اور کاروبار ناگفتہ ہونے کے سبب بند کر دیا گیا۔خاکسار (کھتری عصمت علی پٹیل) نے جنوری 1981ء سے فروری 2020ء تک قلمی سب ایڈیٹر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔آپ نے میمن اداروں کا تعارف،میمن شخصیات کے انٹرویو،مرحوم میمن رہنماؤں کا تعارفی خاکے،تقریبات کی تفصیلی رپورٹنگ قلمبند کیں۔میمن فیڈریشن سے طویل عرصے تک وابستگی رہی جو جنوری 1981ء سے فروری 2020ء تک قلمی خدمات 39 سال 2 ماہ تک انجام دی جو تاریخ کا ایک حصہ ہے اور روشن باب ہے۔

درحقیقت میمن فیڈریشن کے موجودہ تمام عہدیداران اور سب کمیٹی کے چیئرمین اور اس کے اراکین نے برادری کا تشخص اجاگر کرنے کے لئے نت نئے ایونٹ کا آغاز کیا ہے،شادی مدد میں بیس ہزار روپے سے بڑھا کر ایک لاکھ روپے تک پہنچایا،سرٹیفائیڈ موبائل ایپلی کیشنز ڈویلمنٹ پروگرام کا آغاز آئی ٹی کمیٹی کا خوش آئند کارنامہ ہے۔جاب فیئر کے بعد دوسرا سب سے بڑا تربیتی میگا ایونٹ ہے۔اے آر ٹبا اسپورٹس کمپلیکس میں تقریباً تین کروڑ روپے کی خطیر رقم سے سوئمنگ پول تعمیر اور اس کی تکمیل آخری مراحل میں ہے۔علاوہ کراچی اور حیدرآباد میں موٹر سائیکل اور لوڈر رکشا کی فراہمی خود روزگار اسکیم کے تحت خوش آئند اقدام ہے۔علاوہ بے شمار کام اس مختصر تحریر میں ضبط تحریر میں لانا مشکل مرحلہ ہے۔آل پاکستان میمن فیڈریشن کے انتخابات اتوار 23 فروری 2020ء میں منعقد ہوئے۔الحمدللہ موجودہ عہدیداران کو یہ عزت بخشی کے تمام منتخب عہدیداران بلامقابلہ منتخب ہوئے۔مارچ میں وبائی مرض Covid کرونا نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔معاشرتی اور معاشی

سرگرمیاں بالکل بند ہوگئیں۔ پاکستان سمیت ساری دنیا کو بدترین لاک ڈاؤن موجودہ 2021ء میں تیسری لہر نے پچھلی دولہروں کے مقابلے میں زیادہ شدت اختیار کی ہے اور میمن برادری کی اہم شخصیات ہم سے جدا ہوگئیں۔ میمن فیڈریشن کا 59 سالوں تک شائع ہونے والا ترجمان رسالہ ماہنامہ میمن بلیٹن بھی کرونا وبائی مرض پھیلنے سے اشتہارات نہ ملنے کے سبب ماہ فروری 2020ء کے آخری شمارہ کی طباعت (اشاعت) کے بعد مالی وسائل کی کمی کے سبب بند کردیا گیا تھا۔

میمن فیڈریشن کا 23 مارچ 2021ء کو سدابہار بینکوئٹ میں پروقار اور شاندار تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں برادری کے معززین کی بڑی تعداد نے شرکت کی تھی اور متفقہ طور پر جناب محمد حنیف حاجی قاسم کھانانی مچھیارا، کو چیئرمین سپریم کونسل جناب عرفان عبدالواحد کو نائب چیئرمین اور جناب کامران عبدالغنی بھنگڑا کو نائب چیئرمین اوورسیز اور جناب اسلم باوانی کو کوآرڈی نیٹر سپریم کونسل منتخب کیا گیا تھا جو اپنی مخلصانہ خدمتی کاوشوں کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

میمن فیڈریشن کی موجودہ فعال اور پرعزم قیادت صدر جناب محمد حنیف موٹلانی، سینئر نائب صدر جناب محمد شبیر ہارون، سیکریٹری جنرل جناب فیصل ابوبکر کھانانی، سینئر جوائنٹ سیکریٹری جناب اعجاز بکھلا، فنانس سیکریٹری جناب محمد فاروق عاربی علاوہ دیگر عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین کی شب وروز کی کوششوں اور کاوشوں سے عمدہ کارگزاری کے سبب میمن فیڈریشن کا امیج اور تشخص اجاگر ہوا ہے۔ میمن برادری ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اس کا مورل بلند ہوا ہے۔ موجودہ قیادت کی مخلصانہ خدمات اور کارنامے میمن برادری کی تاریخ کا روشن اور تابندہ باب رہیں گی۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے زیراہتمام
ڈیجیٹل ایجوکیشن
بانٹوا ڈیجیٹل انسٹی ٹیوٹ اینڈ انسٹی ٹیوٹ آف ایمرجنگ کیریئر

FREE BOOTCAMP

رپورٹ: محترمہ عینی (معلمہ)

بی ایم جے ڈیجیٹل ایجوکیشن کی آئی ٹی پروگرام کی تقریب مورخہ 19 جون 2022ء کو شام 4 بجے سے 6 بجے تک منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں دورجدید کی ٹیکنالوجی کے کمپیوٹرائزڈ پروگرامنگ نوجوانوں کو کمپیوٹر کے ایسے کورسز کے بارے میں بتایا گیا جو کہ ان کے مستقبل کو روشن بنانے میں بہت اہم ثابت ہوں گے۔ بانٹوا میمن جماعت کا مقصد نہ صرف اسٹوڈنٹس کو کورسز کروانا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ان کو اچھی جاب کے لیے بھی تیار کرنا ہے۔

بانٹوا میمن جماعت طلبہ وطالبات کی اچھی کارکردگی کے لیے جدید دور کی لیب بھی مہیا کررہا ہے۔ جہاں طالبات جدید دور کے کمپیوٹرز کی مدد سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرسکتے ہیں۔ ان کورسز میں Artificial Intelligence، UX/UI ڈیزائن، ویب ڈولپمنٹ، گیم ڈولپمنٹ، ایپلی کیشن ڈولپمنٹ، سائبر سیکیورٹی، ڈیٹا Analysis جیسے بہترین کورسز کروائے جارہے ہیں۔

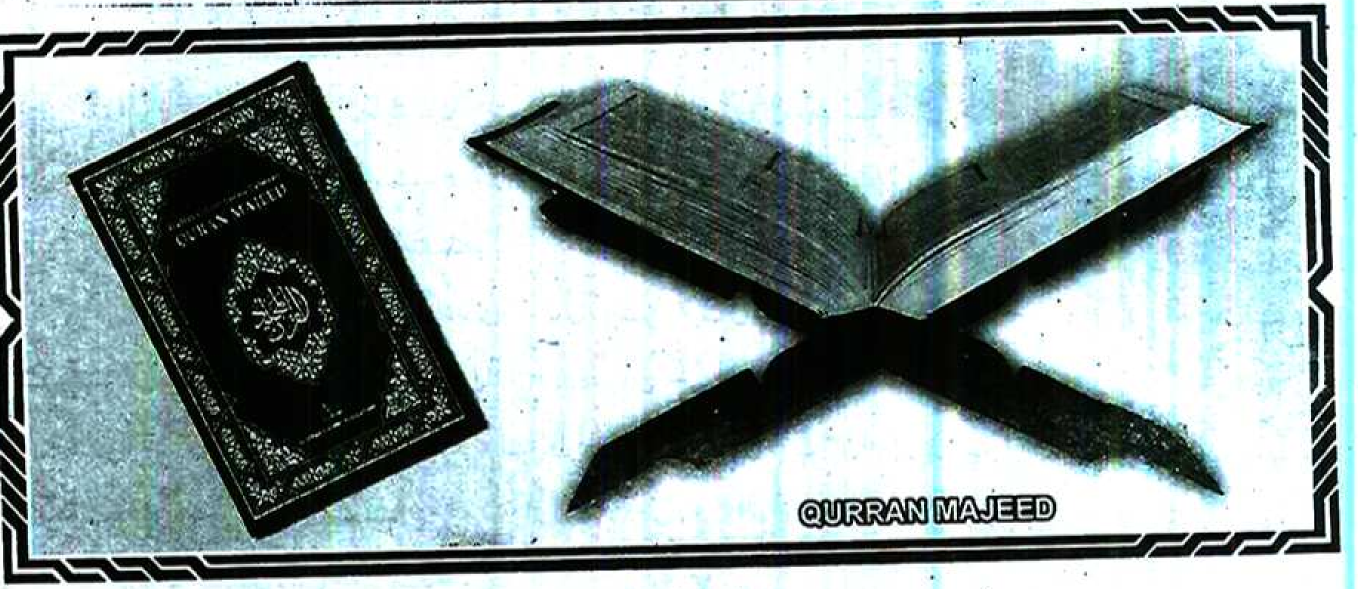

قرآن کریم پڑھنا اور عمل کرنا ہمیشہ ہمارے لئے رہنمائی ہے

قرآن مبین

تحریر: حافظ محمد سبحان محمد یاسر موسانی

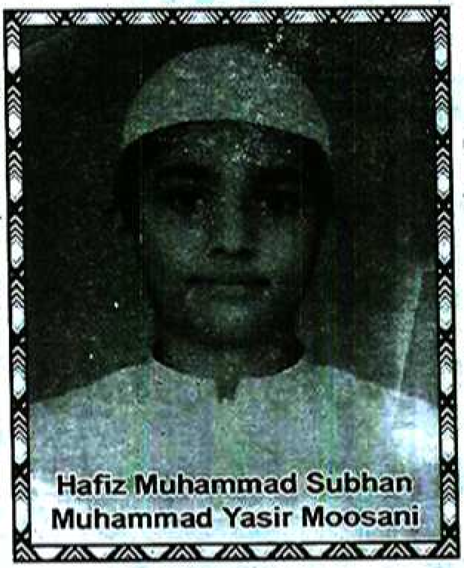

قرآن پاک یہ کلام تو وہ ہے جس کے بارے میں ارشاد ہوا کہ ”اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کردیتے تو تم اسے دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے ریزہ ریزہ ہوجاتا۔“ (سورۃ الحشر)

قرآنِ کریم نہ صرف سرچشمۂ ہدایت ہے بلکہ بارگاہِ ایزدی تک پہنچنے کا بنیادی وسیلہ اور وہ کتاب ہے جو ہمیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے جاتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: (ترجمہ) ”یہ کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی تاکہ تم لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے آؤ۔“ (سورۃ ابراہیم)

قرآنِ کریم کے ہم پر چند حقوق ہیں، ایک بنیادی حق اس کی تلاوت ہے۔ تلاوت سے مراد صرف پڑھنا ہی نہیں، بلکہ قرآنِ کریم میں غور وفکر کرنا بھی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ”(جو شخص دلِ آگاہ رکھتا ہے، یا دل سے متوجہ ہو کر سنتا ہے) اس کے لیے اس میں نصیحت ہے۔“ (سورۃ ق)

اور اسی سورۃ میں ایک اور جگہ ارشاد فرمایا گیا (ترجمہ) ”یہ رجوع کرنے والے بندے کے لیے ہدایت اور نصیحت کا پیغام ہے۔“

قرآن ہر رجوع کرنے والے بندے کی آنکھیں کھولنے والا ہے۔ قرآن کو فہم وتدبر، پوری سمجھ بوجھ اور دل کے دروازے کھول کر پڑھنا چاہیے، ہدایت پانے اور گم راہی سے نکلنے کا یہی ایک راستہ ہے اور اس تعلیمات کی روشنی میں زندگی کو ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہیے، پروردگار نے تو واضح الفاظ میں فرمادیا: (ترجمہ) ”یہ کتاب ہے جو تم پر نازل کی گئی ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور عقل والے اس سے نصیحت حاصل

کریں اوراس کے مطابق زندگی گزاریں۔'' (سورۃ ص)

یہ ہماری کم سمجھی ہے کہ اس کی تعلیمات سے نصیحت حاصل نہ کریں اور اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی نہ گزاریں اور تو اور قرآن پاک تو مومنوں کے لیے شفاء اور رحمت کا باعث بھی ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل میں ایک جگہ ارشاد فرمایا گیا ہے: (ترجمہ) ''ہم قرآن کے ذریعے سے وہ چیز نازل کرتے ہیں، جو مومنوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے۔''

رسول اللہ ﷺ تلاوتِ قرآن پاک کے دوران رحمت کی آیات پر رحمت کی دعائیں مانگتے اور غصے اور غضب کی آیات پر اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے تھے۔ ہمیں چاہیے کہ اس مبارک مہینے میں جس قدر ہوسکے، قرآن پاک کی تلاوت کریں، اللہ کی رحمت اور اس کا فیض حاصل کریں اور قرآنِ کریم تو اپنا چشمہ فیض صرف اُن لوگوں کے لیے کھولتا ہے، جو اپنی ہدایت کے متلاشی رہتے ہیں اور اپنے آپ کو اندھیروں سے نکالنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ بے شک یہ کتاب ہدایت ہے، یہ سراسر راہ نمائی ہے۔ یہ وہ شمع ہے جو انسانوں کو سیدھی اور سچی راہ دکھاتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

ہمارا نصب العین بانٹوا میمن برادری سے غربت کا مکمل خاتمہ

معیاری اور اعلیٰ تعلیم (ہائر ایجوکیشن) کا فروغ، علاج معالجہ کی بہتر سہولیات، گھریلو تنازعات کا حل، آبادکاری، مجموعی خوش حالی ہر شعبہ ہائے زندگی میں تیز رفتار ترقی کے لئے مذکورہ مقاصد کے حصول اور برادری کی بہتر اور عمدہ خدمت کی خاطر بانٹوا میمن جماعت کراچی سے بھرپور تعاون و سپورٹ کیجئے۔ ہمارا ساتھ دیجئے

نیک تمناؤں اور پرخلوص دعاؤں کے طالب

عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

میمن برادری ۔۔ ترقی کا درخشاں سفر

پاکستان کے قیام سے لے کر اب تک

75 سالہ ڈائمنڈ جوبلی سفر کا تفصیلی احوال

تعلیم، صحت عامہ اور آبادکاری کے شعبوں میں بے مثال خدمات
یادگاری اور عظیم سفر کا تفصیلی تذکرہ

تحقیق وتحریر: کھتری عصمت علی پٹیل، سینئر قلمکار، ریسرچ اسکالر

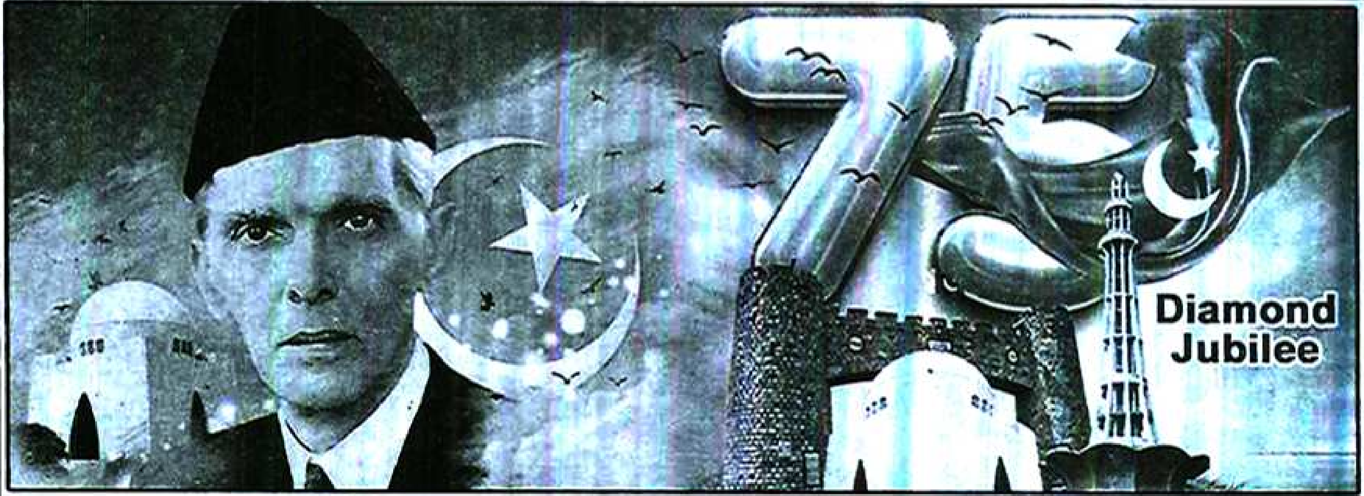

تحقیقی مقالہ

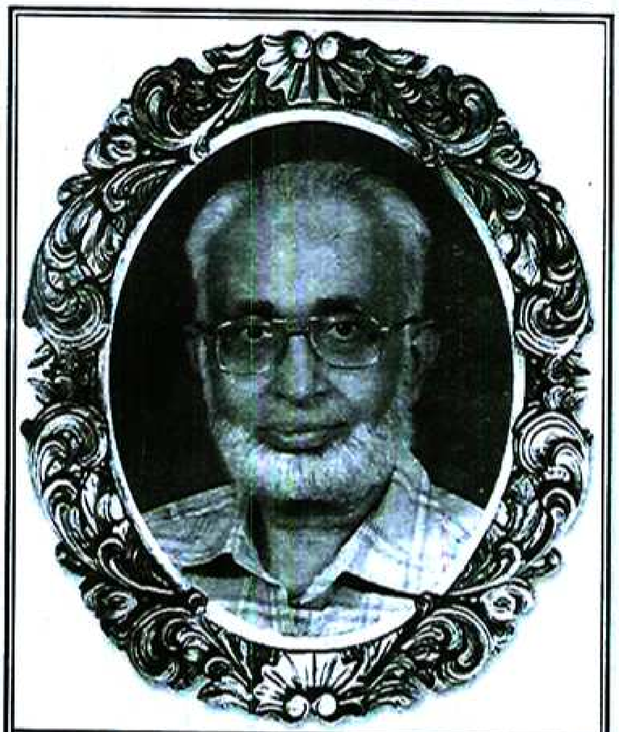

Mr. Khatri Ismat Ali Patel

قارئین محترم! ہم سب جانتے ہیں کہ میمن برادری برصغیر پاک و ہند میں آباد وہ متحرک، پرجوش اور چیلنج قبول کرنے والی برادری ہے جس نے اپنے قیام سے لے کر آج تک زندہ و جاوید کام کر کے اپنے موجودہ افراد کو نہ صرف خراج تحسین پیش کیا ہے بلکہ آنے والی قوم کے لیے بھی ایک قابل تقلید مثال قائم کر ڈالی ہے اور انہیں یہ درس دے دیا ہے کہ اگر واقعی زندہ قوم بننا ہے اور دوسری اقوام کے سامنے ایک بے مثال نمونہ بن کر زندہ و جاوید ہونا ہے تو اس انداز سے کام کریں، اس انداز سے پالیسیاں بنائیں، اپنی کھلی آنکھوں سے ماضی کو بھی اس کے روشن دریچوں سے جھانک جھانک کر دیکھیں اور ترقی یافتہ اقوام کے حالات زندگی کا مطالعہ کریں اور ان کی تہذیب و ثقافت پر بھی گہری، تحقیقی اور مطالعاتی نظر ڈالیں اور جس کے بعد موثر پلاننگ کرتے ہوئے ٹھوس منصوبہ بندی کریں جس پر عمل کرنے کے بعد ہی آپ ایک ایسی قوم بن سکیں گے جس کی آنے والے، زمانے میں لوگ مثالیں دیا کریں گے اور اسے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

دوسری برادریوں کی طرح میمن برادری نے بھی اگر اپنے اسلاف کے کارناموں کو محفوظ رکھا ہے تو اپنے ماضی کی بھی اس انداز سے حفاظت کی ہے کہ وہ آج بھی اصل حالت میں ہمارے سامنے زندہ ہے۔ ہمارے تاریخی اوراق آج بھی گئے وقتوں کے حالات سے تابندہ ہیں، اسی طرح ہمارا حال بھی تابناک حد تک زندہ اور محفوظ ہے۔ میمن برادری نے عہد کیا ہوا ہے کہ اپنے مستقبل کی بھی پوری دل جمعی کے ساتھ حفاظت کریں گے اسی لیے زندہ قومیں نہ اپنے ماضی کو فراموش کرتی ہیں اور نہ اپنے حال کو نظر انداز کرتی ہیں۔ یہ قومیں تو اپنے آنے والے وقتوں کی بھی حفاظت کے لیے پہلے سے کمر بستہ ہو جاتی ہیں۔

یہی پالیسی میمن برادری نے بھی اپنائی ہے تاکہ تاریخ کے اوراق اسے کبھی نہ بھول سکیں اور نہ ہی ان کا ڈیٹا، اس کے اعداد و شمار، اس کے گوشوارے کبھی ماضی کی دبیز تہوں میں گم ہو سکیں۔ میمن برادری نے عہد کیا ہے کہ اپنے ہر زمانے کو بالکل تر و تازہ رکھیں گے اور ہر دور کے حالات کو اس حد تک محفوظ بنائیں گے کہ یہ ہر عہد میں یاد بھی رہیں اور تاریخ کے اوراق کے انمٹ نقوش بن جائیں، میں اپنے درج ذیل تحقیقی مقالے میں اپنے مختلف شعبہ ہائے زندگی کا 75 سالہ جائزہ پیش کر رہا ہوں، جس سے میری محنت اور کاوش سے قلمبند کئے گئے مقالے کے قارئین کو یہ معلوم ہو سکے گا میمن برادری نے کس کس شعبے میں کس کس انداز سے کتنی ترقی کی ہے، کیا کیا خدمات انجام دی ہیں اور ان کے ریکارڈز کیا بتا رہے ہیں۔

میمن برادری کی مختصر تاریخ: تاریخ کسی بھی قوم کسی بھی برادری کی ہو، وہ کبھی مختصر نہیں ہوتی۔ تاریخ تو تاریخ ہوتی ہے جو اس قوم یا برادری کی پوری جزئیات کو بیان کرتی ہے اور تاریخ میں زندہ و جاوید بن جاتی ہے میمن برادری کی تاریخ پر ہر دور میں ہی بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور آئندہ بھی لکھا جاتا رہے گا۔ میمن برادری ایک تاریخ ساز برادری ہے جس کے اسلاف نے اپنے زریں خدمت گار اصولوں اور طور طریقوں

سے اپنی برادری کی تاریخ کو جلا بخشی ہے۔

ویسے تو میمنوں کی تاریخ کے حوالے سے میمن مورخ اور تاریخ دان الگ الگ آراء کے حامل ہیں۔ ہر ایک نے سماجی جغرافیائی تناظر میں الگ الگ تصورات اور خیالات پیش کیے ہیں اور اس حوالے سے مستند ٹھوس شہادتیں بھی پیش کی ہیں اور خود کو صحیح ثابت کرنے کے لیے متعدد مستحکم حوالہ جات بھی دیئے ہیں مگر سندھ، گجرات، کاٹھیاواڑ اور ریاست کچھ کی میمن برادری کی اکثریت کا یہ کہنا ہے کہ میمن برادری کے اسلاف نے تقریباً چھ سو سال قبل سندھ کے شہر ٹھٹھہ میں اس وقت دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے جب انہوں نے غوث الاعظم حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی کی اولاد میں سے حضرت پیر یوسف الدین قادریؒ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا تھا۔ ویسے ایک حیرت انگیز اور قابل ستائش بات یہ بھی ہے کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے بھی یہ برادری اصول پسند، دیانت دار، سچی اور حق پر کاربند رہنے اور جذبہ فلاح و بہبود والی برادری تھی اور انہی سیدھے اور سچے لوگوں کو جب ٹھٹھہ میں حضرت سید پیر یوسف الدین قادریؒ کی پُر اثر رہنمائی نصیب ہوئی تو ان کے اندر کی اچھے انسان والی خصوصیات اور بھی کھل کر سامنے آ گئیں بلکہ انہیں مسلسل جلا ملتی چلی گئی اور ماضی کے یہ اچھے اور بہترین انسان اور بھی زیادہ بہتر انسان بنتے چلے گئے جس کے بعد اس برادری میں سچائی اور دیانت داری کا ایک انقلاب آ گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت سید پیر یوسف الدین قادری رحمتہ اللہ علیہ نے انہیں ''مومن'' یعنی ایمان والا کے لقب سے سرفراز کیا جس کے بعد شروع میں تو یہ تو مسلم مومن کہلائے مگر بعد میں کثرت استعمال سے یہ لفظ بگڑ کر ایک نئی شکل اختیار کر گیا جو ''میمن'' کہلایا۔

یہ تھا مومن سے میمن تک کا سفر مگر بعض تاریخ داں اس حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے اور وہ لفظ ''میمن'' کی تاریخ کے حوالے سے دوسرے

پاکستان کی خدمت ہر اہل وطن کی اولین ذمہ داری ہے۔

اس وطن کی سرزمین نے ہمیں بہت کچھ دیا ہے اب باری ہماری ہے، اپنا فرض نبھانا ہے،

پاکستان کو عظیم تر بنانا ہے۔

آیئے ہم آپس کے اختلافات بھلا کر ایک ہو جائیں، اس وطن کو امن کا گہوارہ بنائیں۔

75 سالہ ڈائمنڈ جوبلی سفر جشن آزادی کے موقع پر پاکستان کو کامیابی کی شاہراہ پر گامزن رکھنے کے اپنے عزم کی ایک بار پھر تجدید عہد کریں اور ملک کی سلامتی، استحکام اور ترقی کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب و کامران فرمائے (آمین)۔

حقائق سے پردہ اٹھاتے ہیں۔ان کے خیال میں اس لفظ کے ماخذ اور حوالے دوسرے بھی ہیں۔بس یہ سمجھ لیجیے کہ ان کا کہنا ہے کہ لفظ میمن مومن کا بگڑا ہوا لفظ نہیں ہے، ان میں سے ایک کا کہنا تھا میمن ترازو اور باٹ کا کام کرنے والا ایک قبیلہ تھا اور بعض یہ دلیل دیتے ہیں کہ چونکہ یہ لوگ حق پرست اور حق کو نہیں چھوڑتے تھے اس لیے بھی انہیں ''میمن'' کہہ کر پکارا گیا کیونکہ شمال کی طرف سے آنے والے لوگ حق پرست کہلاتے تھے اور غالباً یہ قبیلہ عرب کے کسی شمالی خطے سے آیا تھا اس لیے ''میمن'' کہلایا۔کچھ تاریخ دانوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ''میمن'' وسطی ایشیاء کی ریاستوں کا ایک خانہ بدوش قبیلہ تھا جو ریشم کی تجارت کیا کرتا تھا اور مسلسل سفر میں رہتا تھا۔

اس قبیلے نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا پیشہ تو قیمتی موتیوں اور جواہرات کا ہی رکھا مگر اسلام قبول کرنے کے بعد خود کو سیدھا، سچا اور پکا مسلمان ثابت کیا۔یہ بھی ہندو لوہانوں سے مسلمان ہوئے تھے اور اسلام قبول کرنے کے بعد زیادہ راسخ العقیدہ مسلمان بن گئے۔تاریخ دانوں کے حوالے الگ الگ ہیں، مقامات الگ الگ ہیں مگر یہ ایک بات ان سب میں مشترک ہے وہ یہ کہ یہ سب غیر مسلم سے اسلام قبول کرنے کے بعد دائرہ

قائداعظم محمد علی جناح پریس فنڈ کے سلسلے میں ریاست کچھ کاٹھیاواڑ کے مرکزی شہر راجکوٹ میں 22 جنوری 1940ء کو دوپہر تین بجے قائد کاٹھیاواڑ عثمان عیسٰی بھائی میمن اور کھتری آئی آئی چندریگر کے ہمراہ تشریف لائے۔اس موقع پر عثمان عیسٰی بھائی میمن کی جانب سے ظہرانے کے بعد لی گئی ایک یادگار تصویر۔

پہلی صف میں کھڑے ہوئے : کھتری اسمٰعیل ابراہیم چندریگر، علی بھائی جویری، محمد علی چائے والا، کھنڈوانی سیٹھ، قائداعظم محمد علی جناح، حاجی حبیب تار محمد جانو، حاجی عمر ماچس والا اور چیف ایڈیٹر رسالہ دین نظام الدین قریشی۔

دوسری صف میں پیچھے کھڑے ہوئے : عبدالرحیم معرفانی، عثمان عیسٰی بھائی میمن ایڈووکیٹ، حاجی دادا حاجی ولی محمد مودی، حاجی عبدالکریم ولی محمد ڈیڈھی، عمر خان ٹانک، حاجی یوسف اللہ رکھا پٹیل، حاجی عبدالغنی دادا بھائی، عبدالستار گوپلانی، قاسم یوسف گھمرا اور حکیم عبدالرحمن معرفانی وغیرہ نمایاں نظر آ رہے ہیں۔ تصویر بشکریہ : کتاب قائد کاٹھیاواڑ عثمان عیسٰی بھائی میمن

اسلام میں داخل ہوئے تھے۔دوسری بات یہ ہے کہ ان کی بنیاد شروع سے مضبوط تھی اور ابتداء ہی سے اچھی اخلاقی روایات کے امین تھے جس کے اثرات ان کی بعد میں آنے والی نسلوں میں بھی آئے اور آج بھی ان میں موجود ہیں۔میمنوں کی تاریخ جو بھی رہی ہو مگر یہ طے ہے کہ یہ بہت اچھی نسل کے لوگ ہیں جن کے اجداد بھی اعلیٰ نسلوں سے تعلق رکھتے تھے۔اسی لیے یہ حضرات آج بھی ایمان دار تاجر کے روپ میں ساری دنیا میں احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں اور فیاضی اور ہمدردی کی شناخت رکھتے ہیں۔میمن برادری کے بارے میں تقریباً 95 فیصد مورخین نے اپنی تحقیقی تحریروں میں لوہانوں سے حضرت پیر یوسف الدین قادریؒ سے مشرف بہ اسلام ہونے کا تحریر کیا ہے۔

میمن برادری کا تشخص : ابھی میں نے مذکورہ تحریر میں میمن برادری کی تاریخ پر مختصر گفتگو کی ہے، اب میں اس بے مثال برادری کے خصوصی تشخص اور اس کی منفرد شناخت پر بات کروں گا۔میمن برادری ایک ایسی برادری ہے جس کی رگ رگ میں انسانی خدمت بسی ہوئی ہے۔یہ برادری دوسروں کے دکھ دیکھ کر کبھی خاموش نہیں رہ سکتی بلکہ ان کے دکھ درد دور کرنے کے لیے فوراً ہی میدان عمل میں نکل پڑتی ہے۔اس برادری کو ہم اس حوالے سے نہایت RICH اور زرخیز برادری کہہ سکتے ہیں کہ اس نے انسانی تاریخ میں بڑے بڑے انسانی خدمت گزار یا سوشل ورکرز پیدا کیے جنھوں نے تاریخ میں بڑا نام کمایا۔

اس برادری کے بزرگوں اور بڑوں نے اپنے بچوں اور اپنی نوجوان نسل کو انسانی خدمت کا درس دیا اور انہیں بتایا کہ جب لوگوں کو کسی مصیبت، پریشانی یا مشکل میں دیکھو تو بلا تفریق اور بلا امتیاز ان کی خدمت کے لیے نکل پڑو۔نہ دن کو دن دیکھو اور نہ رات کو رات، صرف اللہ تعالیٰ کے پریشان حال بندوں کی پریشانیاں دور کرنے میں لگ جاؤ اور اس کا صلہ صرف رب العالمین سے ہی چاہو۔

ان خدمات کے عوض کسی صلے، ستائش یا انعام کی تمنا نہ کرو کہ سچے اور دین دار لوگ اس زمین کا زیور اور اس کا حُسن ہوتے ہیں، تم وہ لوگ بن جاؤ اور اپنی برادری کو عزت توقیر کی اس منزل تک پہنچا دو کہ جہاں تم باعث صد افتخار بن جاؤ۔میمن برادری نے اپنی متذکرہ بالا خصوصیت کے ساتھ اپنے تشخص کو اس طرح بھی اُجاگر کیا ہے کہ اس نے سب سے بڑی شناخت یعنی اپنی زبان (میمنی بولی) کی حفاظت کی ہے، اس کو اپنے گھروں، دفاتر، کاروباری اداروں میں رواج دیا ہے اور اس کو پاکستان کے آفاقی ادب کی تاریخ میں شامل کرنے کی دن رات کوشش کی ہے۔آپ نے میمن برادری کی خصوصی شناخت یعنی اس کی خدمت انسانیت کی خصوصیت پر بھی نظر ڈالی اور یہ بھی دیکھا کہ اس نے بڑے اہتمام وانصرام کے ساتھ میمنی بولی کی حفاظت بھی کی اور اسے رواج بھی دیا۔

اس کے بعد اس برادری کی تیسری اور اہم خصوصی شناخت میمن برادری کی خصوصی ثقافت اور اس کا خصوصی لباس ہے جو اسے دوسری قوموں اور برادریوں سے جدا کرتا ہے۔میمنوں نے ہمیشہ سے سادہ لباس کو پسند کیا اور اسی کو اپنایا، اسی طرح ان کی ثقافت یعنی رسم ورواج اور کلچر بھی عام طور سے سادہ رہے۔انہوں نے خود کو رنگا رنگی سے دور رکھا۔اس برادری کی ایک خاص شناخت سادگی ہے۔اس کے ہر کام میں سادگی دکھائی دیتی ہے چاہے وہ بزنس اور کاروبار ہو یا شادی بیاہ یا موت یا پیدائش کے مواقع ہوں۔میمن برادری نے ہر موقع پر سادگی کا مظاہرہ کیا ہے اور اپنے خصوصی وصف سے اپنی برادری کو ایک منفرد شناخت دے کر اسے اہم مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔میمنوں کی ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ ہر دور میں اپنی سادہ ثقافت کو برقرار رکھتے ہیں اور اسے فروغ دینے میں ذرا بھی نہیں ہچکچاتے۔میمنوں کی ایک اور خصوصی شناخت یہ ہے کہ یہ اپنے مذہب اسلام سے بھی خصوصی لگاؤ رکھتے ہیں اور بزرگان دین سے بھی خصوصی عقیدت رکھتے ہیں۔

یہ نماز روزے کے پابند ہیں۔حج اور عمرے تواتر سے کرتے ہیں بزرگوں کے عرس میں بھی پابندی سے شریک ہوتے ہیں اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں، میمنوں کی ایک اور خاص بات یہ ہے کہ اپنے بچوں کے نام فلم،ٹی وی اسٹارز یا کھلاڑیوں کے بجائے بزرگان دین کے ناموں یا پھر پیغمبروں کے نام پر رکھتے ہیں، عام طور سے انہوں نے اپنی شناخت یہ بنائی ہے کہ اپنے اسلاف اور خاص طور سے مرحومین جیسے نانا، دادا یا نانی دادی کے ناموں پر ہی اپنے بچوں کے نام رکھتے ہیں اور اس طرح اپنی خصوصی شناخت کو بھی زندہ رکھے ہوئے ہیں اور اپنے تشخص کو بھی۔

پہلے تحریک خلافت۔۔پھر تحریک پاکستان : ہم سب جانتے ہیں کہ برصغیر پر انگریزوں کے غاصبانہ قبضے کے اور پہلے تحریک خلافت شروع کی گئی تھی۔ برصغیر کے لوگ متحدہ ہندوستان کو انگریزوں سے آزادی دلانا چاہتے تھے۔اس دور میں ترکی سے خلافت کے خاتمے کے بعد برصغیر کے اہل ایمان سراپائے احتجاج بن گئے اور انہوں نے پورے خطے میں بڑی زبردست تحریکیں چلائیں۔اس ضمن میں تحریک خلافت کے صدر میاں جان محمد چھوٹانی اور سیکریٹری جنرل سیٹھ احمد حاجی صدیق کھتری، خلافت مومنٹ کے لئے مولانا محمد علی جوہر، گاندھی جی، عمر سبحانی اور مولانا شوکت علی کے ساتھ تحریک کو عروج پر پہنچایا اور زبردست کردار ادا کیا۔

تحریک خلافت کے حوالے سے چھوٹانی گھرانے کے متحرک کردار سے کون واقف نہیں،سب جانتے ہیں کہ اس گھرانے کے سرکردہ افراد نے نہ صرف تحریک خلاف میں اپنا حصہ ڈالا بلکہ تحریک کے لیے دل کھول کر مالی اور مادی امدادیں بھی فراہم کیں، مگر بعد میں جب ترکی سے ہی خلافت کی بساط لپیٹ دی گئی تو برصغیر میں چلنے والی تحریک خلافت خود ہی دم توڑ گئی اور اس طرح لاکھوں فرزندان توحید دل گرفتہ آنسو بہاتے رہ گئے۔تحریک خلافت کی پہلی میٹنگ مولانا محمد علی جوہر نے سیٹھ احمد حاجی صدیق کھتری کی قیام گاہ ''ہلال منزل'' بمبئی میں رکھی تھی جس میں برصغیر کے چوٹی کے رہنما شریک تھے۔جس سے مسلمانوں میں بیداری پیدا ہوئی۔

خلافت تحریک کے خاتمے کے بعد بھی برصغیر کے مسلمان بے حال تھے۔ان کی کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اب کیا کریں، کدھر جائیں کس کے سامنے فریاد کریں۔پھر جب قائداعظم محمد علی کی سرگرم اور ولولہ انگیز قیادت میں مسلم لیگ ایک بار پھر متحرک اور منظم ہوئی تو برصغیر کے بھی مسلمان اس نئی تحریک کی طرف متوجہ ہوگئے۔انہیں مسلم لیگ کے اغراض ومقاصد اتنے پسند آئے کہ انہوں نے اس تحریک کے ساتھ وابستگی اختیار کرنی شروع کردی۔اس اہم سیاسی جماعت سے وابستہ ہونے والوں میں میمن برادری بھی شامل تھی۔اس قوم کا بچہ بچہ تحریک پاکستان کے شروع ہوتے ہی مسلم لیگ اور قائداعظم کا سپاہی بن گیا جس کے بعد یہ تحریک اتنے زوروشور سے چلی کہ انگریزوں کو یہ محسوس ہونے لگا کہ مسلمانوں کے اس مطالبے کو نظرانداز کرنا ممکن نہیں ہے۔اس کے لیے سب سے پہلے تو قائداعظم محمد علی جناح نے اہل برصغیر سے مسلم لیگ پریس فنڈ کے لیے گجرات اور خاص طور سے اس ریاست کے میمنوں سے فنڈز مانگے تاکہ اپنا اخبار شروع کیا جاسکے اور اپنی آواز اعلیٰ ایوانوں تک پہنچائی جاسکے۔اس کے علاوہ کئی ایسے اہم اداروں کے قیام کی بھی ضروری تھی جن کے بغیر کسی آزادی اسلامی ریاست کی تحریک نہیں چلائی جاسکتی تھی۔

ساری دنیا جانتی ہے کہ گجرات کے مسلمانوں اور بالخصوص میمنوں نے اپنی تجوریوں کے منہ قائداعظم کیلئے کھول دیئے اور اس قدر عطیات دیئے کہ خود قائداعظم بھی حیران رہ گئے اور یہ کہہ اٹھے: ''میرے لیے یہ بات بڑی حیرت اور خوشی کی ہے کہ اب میمن جیسے تاجرانہ ذہن رکھنے والے حضرات بھی سیاسی شعور کے مالک ہوگئے ہیں۔جب مسلم لیگ پریس فنڈ کے لیے جنوری 1940ء میں قائداعظم نے

گجرات، کاٹھیاواڑ کا دورہ کیا تو ان تمام شہروں اور قصبوں کے میمنوں نے اپنے محبوب قائد کا استقبال کیا اور ان کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے سڑکوں پر اُمڈ آئے۔ اس کے ساتھ ساتھ قائداعظم کو ایک شاندار اور سجی سجائی گھوڑا گاڑی میں شہر کا چکر لگوایا گیا۔ انہیں توپوں کی سلامی بھی دی گئی۔ ان کا فقید المثال استقبال کیا گیا۔ بڑے بڑے تاجروں اور سیٹھوں نے جس دریادلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے سامنے عطیات کے ڈھیر لگائے، اس چیز نے قائداعظم کو حیران کردیا تھا۔ میں نے میمن برادری کی تاریخ کے حوالے سے شائع ہونے والے بے شمار رسالوں اور جرائد میں قائداعظم کے دورہ کاٹھیاواڑ کے حالات بھی پڑھے ہیں اور اس دور کی روداد بھی پڑھی ہے۔

تاریخ کی کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ قائداعظم کے دورہ کاٹھیاواڑ کے موقع پر اس پورے جزیرہ نما کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ اس موقع پر قائداعظم کی خدمت میں فنڈز پیش کرنے کے لیے میمن سیٹھوں اور گجراتی برادری کے بھائیوں نے ایک دوسرے سے مقابلہ بھی کیا تھا۔ ان سبھی حضرات نے قائداعظم کی راہوں میں اپنی پلکیں تک بچھادی تھیں۔ کاٹھیاواڑ کے ساتھ ساتھ قائداعظم نے کتیانہ، بانٹوا، دھوراجی، جیت پور اور احمد آباد کے دورے کیے تھے اور ہر جگہ لوگوں نے اُن کا سرگرمی سے استقبال کرتے ہوئے ان کی خدمت میں بھاری رقوم پیش کی تھیں۔

میمن برادری نے تحریک پاکستان کو کس طرح مستحکم کیا: آپ نے قدیم گجراتی کتابوں اور انڈیا کے گجراتی رسائل میں بھی پڑھا ہے اور مختلف تاریخی حوالوں میں بھی یہ تاریخی حقیقت درج ہے کہ میمن برادری اور گجراتی برادری نے اپنے جوش، ولولے اور عملی تعاون سے تحریک پاکستان کو مضبوط و مستحکم کرکے اس مقام پر پہنچایا جہاں یہ واقعی تحریک پاکستان بن گئی۔ اس تحریک کے سپاہیوں اور مجاہدوں میں بے شمار نام ہیں جن میں سے چند ایک یہاں دیے جارہے ہیں: سر عبداللہ ہارون، کھتری اسمٰعیل ابراہیم چندریگر، سر آدم جی حاجی داؤد، عثمان عیسیٰ بھائی میمن ایڈووکیٹ، نور محمد سیٹھ، حاجی عبدالکریم ڈیڈھی، عمر فاضل فاروق، محمد علی رنگون والا، حاجی سلیمان بھورا وغیرہ۔

ان سرکردہ حضرات کے علاوہ بے شمار نوجوانوں نے بھی تحریک پاکستان کے لیے سرگرمی سے کام کیا جن میں STUDENTS سب سے آگے تھے۔ ان نوجوانوں میں کھلاڑی، اسپورٹس مین، بڑے اور بچے بھی نمایاں تھے۔ یہ سب لوگ اپنے اپنے شعبے میں اپنی اپنی حیثیت اور بساط کے مطابق پاکستان کی تحریک کے لیے کام کرتے رہے اور اپنی اپنی جگہ اس تحریک کو مستحکم کرتے رہے۔ حالانکہ وہ سب جانتے تھے کہ جب بھی پاکستان بنے گا تو اس میں وہ علاقے شامل نہیں ہوں گے جن میں اس وقت وہ رہ رہے تھے۔ یہ پاکستان ان کے علاقوں سے دور اور بہت دور بنے گا جہاں تک پہنچنا بھی ان کے لیے ایک بہت بڑی آزمائش ہوگی، وہ جانتے تھے کہ انہیں قیام پاکستان کے بعد اپنے باپ دادا کی سرزمینوں کو بہر صورت چھوڑنا ہوگا۔

اس کے باوجود وہ پوری لگن کے ساتھ تحریک پاکستان میں کردار ادا کرتے رہے، جان و مال کی قربانیاں دیتے رہے اور برصغیر میں ایک آزاد اسلامی مملکت کے قیام کے لیے کوشاں رہے۔ چنانچہ بالکل ایسا ہی ہوا۔ میمن برادری اور دوسری گجراتی برادریوں نے مل کر پورے اتحاد اور اجتماعیت کے ساتھ تحریک پاکستان چلائی اور پاکستان کے قیام کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا۔ جب پاکستان قائم ہوگیا تو برصغیر کے لاکھوں مسلمانوں نے امن اور سکون کا سانس لیا۔ آخر کار انہیں اپنی منزل مل گئی تھی اور وہ اسلامی اور آزاد مملکت نصیب ہوگئی تھی جس کا خواب انہوں نے طویل عرصہ پہلے دیکھا تھا اور پھر قائداعظم محمد علی جناح کی ولولہ انگیز قیادت میں اس کے حصول کے لیے شب و روز کوششیں بھی کی تھیں۔

نئی مملکت خداداد پاکستان کے لیے میمنوں کا ایثار اور نذرانے: 14 اگست 1947ء کو پاکستان قائم

ہوا تو ساری دنیا کے مسلمان اس خوشی کی خبر کو سن کر نہال ہو گئے۔ یہ نومولود اسلامی ریاست ان کے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ان کے دل کا چین وسکون تھی جس نے کروڑوں اہل ایمان کو وہ سکھ عطا کیا تھا کہ بیان سے باہر تھا۔ پھر تو برصغیر کے سبھی فرزندان توحید اس نئے مہمان کی خاطر تواضع میں لگ گئے اور اس کی آؤ بھگت کرنے کے لیے تیار ہو گئے، اس موقع پر میمن برادری نے جس ایثار اور جذبے کا مظاہرہ کیا، اس کی دوسری کوئی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ سبھی میمن سیٹھوں نے سونے چاندی اور روپے پیسے کے ڈھیرے لگا دیئے اور اس نئی اسلامی مملکت کو اس کے پاؤں پر کھڑا کرنے میں جُت گئے۔

سر آدم جی نے تو قائداعظم کی خدمت میں کورا چیک پیش کر دیا۔ جس پر انہوں نے صرف اپنے دستخط کیے تھے اور قائداعظم کو اختیار تھا کہ وہ اس میں جتنی رقم چاہیں، بھر لیں۔ اس طرح اس نومولود اسلامی مملکت کو مستحکم کرنے میں سر آدم جی نے نمایاں کردار ادا کیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ یہ اسلامی ریاست نہ تو اسٹیٹ بینک (مرکزی بینک) کے بغیر رہے گی اور نہ ہی اپنی ایئر لائن کے بغیر۔ انہیں اس نئی مملکت کے لیے فوری طور پر بینک کی بھی ضرورت تھی۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے قیام کی منصوبہ بندی کی گئی۔ پھر اورنیٹ ایئر ویز کے قیام کا بھی فیصلہ ہوا (جس کا موجودہ نام پی آئی اے) ہے۔ مسلم کمرشل بینک بھی سر آدم جی کی ہی یادگار ہے۔ اس طرح میمن برادری نے قیام پاکستان کو ممکن بنانے کے بعد اس کو مستحکم کرنے اور مالی طور پر مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا اور اس دردمند و ہمدرد برادری نے قدم قدم پر قائداعظم کا ساتھ دیا اور ان کے راستے کی ہر مشکل کو دور کرنے میں ہر طرح کا تعاون کیا۔

COME BACK HOME۔۔ گھر واپس آجائو: بانی قائداعظم محمد علی جناح اپنا کام مکمل طور پر انجام دے چکے تھے اور پاکستان دنیا کے نقشے پر بڑی شان کے ساتھ جلوہ گر ہو چکا تھا۔ یہ دیکھنے کے بعد قائداعظم نے فوری طور پر برصغیر کے تمام مہاجروں کو پاکستان ہجرت کرنے کا حکم دیا اور اس کے ساتھ یہ فرمان بھی جاری کر ڈالا: COME BACK HOME۔ گھر واپس آجاؤ۔ یہ حکم نامہ اصل میں انہوں نے ان تمام افراد کے لیے جاری کیا تھا جو قیام پاکستان سے بہت عرصہ پہلے اسی خطے یعنی سندھ، پنجاب اور دیگر علاقوں میں رہتے تھے مگر یہاں کی ماحولیاتی مشکلات، پانی کی کمی، فصلوں کے نہ ہونے اور دیگر مشکلات کے باعث اس خطے سے ہجرت کر کے انڈیا کے مختلف علاقوں میں آباد ہو گئے تھے۔ گویا وہ اپنے وطن سے عارضی طور پر ہجرت کر کے گئے تھے مگر جب یہ خطہ ایک آزاد اسلامی مملکت بن گیا تو قائداعظم نے ان سبھی لوگوں کو واپس آنے کا حکم دیا جن میں ہالاری میمن برادری، بانٹوا میمن برادری، کتیانہ میمن برادری، ہالائی میمن برادری اور دیگر میمن برادریاں شامل تھیں۔

ان سب برادریوں کا اصل اور آبائی وطن سندھ کے مختلف علاقے تھے، سخت حالات نے انہیں یہاں سے نقل مکانی پر مجبور کیا تھا لیکن اب جبکہ یہاں کے حالات سازگار ہو گئے تھے اور یہ خطہ ایک آزاد اسلامی ریاست بن چکا تھا اس لیے قائداعظم نے انہیں واپس آنے کا حکم دیا قائداعظم کا وہ خطاب تاریخ میں بڑی اہمیت رکھتا ہے جس میں انہوں نے اپنے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا: ”آپ سندھ کے اصل باشندے ہیں جو مجبوری کی حالت میں اپنے گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہوئے تھے۔ آپ نے اپنے علاقوں سے باہر جا کر بھی اپنی شناخت قائم رکھی اور خود کو منوایا مگر اب اس خطے کو آپ کی ضرورت ہے، یہاں واپس آجائیں اور محنت و توجہ کام کر کے اس مادر وطن کو مضبوط و مستحکم بنائیں۔ یہ آپ کا اصل اور آبائی گھر ہے۔ اب آپ اس سے دور نہیں رہ سکتے، اس گھر کو آپ کی ضرورت ہے، اسے مضبوط بنیادوں پر کھڑا کر کے اسے سجائیں سنواریں کہ آخر یہ آپ کا اپنا ہی گھر ہے۔ اور گھر کے اصل مالکان اپنے اصل گھر میں ہی رہتے ہوئے اچھے لگتے ہیں۔ آپ کا گھر آپ کو پکار رہا ہے۔ اسے آپ کی ضرورت

ہے۔"

مہاجرین اور ہجرت کا تاریخی باب : اس کے بعد برصغیر میں اہل ایمان کی وسیع پیمانے پر عظیم ہجرت کا وہ سلسلہ شروع ہوا جس کے تذکرے سے تاریخ پاکستان کے باب کے باب بھرے پڑے ہیں۔اس تذکرے کو تفصیل سے بیان کرنے کے لیے نہ جانے کتنے دفتر درکار ہوں گے۔کہتے ہیں کہ اس عظیم ہجرت نے بے شمار انسانی جانیں لیں اور کم وبیش 22 لاکھ افراد کی شہادتوں اور قربانیوں کے بعد یہ ہجرت مکمل ہوگئی اور قیام پاکستان کا پہلا باب اپنے اختتام کو پہنچا مگر اس کے نتیجے میں نہ جانے کتنے گھرانے تباہ و برباد ہوگئے اور دنیا سے مکمل طور پر مٹ گئے۔اس موقع پر ایک بار پھر میمن برادری آگے آئی اور اس نے بے شمار ریلیف کیمپ قائم کر کے بہت وسیع پیمانے پر امدادی کام شروع کر دیئے۔اس برادری کا ہمیشہ سے ریکارڈ رہا ہے کہ جب کبھی اس قوم پر یا دیگر اقوام اور برادریوں پر کوئی مصیبت ٹوٹی تو میمن برادری ان کی دادرسی (سپورٹ) کے لیے سب سے پہلے آگے آئی اور اس نے تن من دھن سے بے شمار قربانیاں پیش کیں اور اپنی تجوریوں کے منھ امدادی سرگرمیوں کے لیے مکمل طور پر کھول دیئے۔جگہ جگہ عارضی کیمپ لگا کر مہاجرین کو ان میں ٹھہرایا۔پھر ان کے کھانے پینے کا بندوبست بھی کیا اور ان کے علاج معالجے کے لیے چھوٹی موٹی ڈسپنسریاں، شفاخانے اور چھوٹے اسپتال بھی قائم کیے۔

یہ وہ وقت تھا جب انڈیا سے آنے والی ہر قوم لٹی پٹی حالت میں تھی۔کسی کو کسی کا کوئی ہوش یا پتہ نہیں تھا سب اپنے بچھڑے ہوؤں کو ڈھونڈ رہے تھے اور انہیں تلاش کر رہے تھے کہ کسی طرح انہیں دیکھ کر خود کو تسلی دے لیں۔بعض خوش نصیب حضرات کو ان کے بچھڑے ہوئے رشتے دار مل گئے اور بعض ان کو کبھی نہ دیکھ سکے۔اس موقع پر میمن برادری کے ساتھ ساتھ دیگر گجراتی برادریوں نے بھی اس اہم کام میں بڑا ہاتھ بٹایا۔پہلے انہوں نے لٹے پٹے مہاجرین کو سہارا دیا۔ان کی دادرسی کی اور ہر طرح کی مالی امداد فراہم کی۔اس کے بعد ان کی آبادکاری کے لیے موثر اور ٹھوس پلاننگ کر کے ان کو ان کے گھروں میں آباد کرایا اور ساتھ ساتھ ان کے علاج معالجے کا بندوبست کرتے ہوئے ان کے لیے روزگار کے مواقع بھی تلاش کیے اور مجموعی طور پر پاکستان کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لیے بھی ٹھوس کوششیں کیں۔

تاجر ہندوئوں کا دعویٰ ہمارے جانے کے بعد یہ ملک ختم ہوجائے گا۔میمنوں نے غلط ثابت کردیا : واضح رہے کہ جب اس خطے میں پاکستان قائم ہوا تو اس وقت یہاں کے تجارتی وسائل پر ہندو تاجروں کا قبضہ تھا۔تمام صنعت و تجارت انہی کے ہاتھ میں تھی۔جب ہندو اور مسلمانوں کے لیے الگ الگ ملک قائم ہوئے تو ہندو تاجروں، صنعت کاروں اور سوداگروں نے یہ سوچ کر خوشیاں منانی شروع کر دیں کہ جب ہم یہاں سے چلے جائیں گے اور اپنے ساتھ اپنی ساری تجارتی مہارت اور تجربہ بھی ساتھ لے جائیں گے اور مکمل صنعتی سرمایہ بھی ہمارے ساتھ ہی ہندوستان منتقل ہوجائے گا تو یہاں کی صنعت وتجارت میں ایسا معاشی خلاء پیدا ہوگا کہ یہ ملک زیادہ عرصے اپنے پیروں پر کھڑا نہیں رہ سکے گا اور اس کی معیشت ڈھا جائے گی جس کے ساتھ اسلامی ریاست کا وجود بھی خطرے میں پڑ جائے گا مگر ان ہندوؤں کے اس دعوے کو گجراتی برادریوں اور بالخصوص میمن برادری نے مکمل طور پر غلط ثابت کردیا۔

میمن برادری انڈیا سے پوری تیاری کے ساتھ آئی تھی۔اس کے ساتھ اس کا صدیوں کا طویل تجربہ بھی تھا اور اس کے بزرگوں کی دی ہوئی آبائی مہارت بھی تھی۔یہ حضرات اپنے ساتھ ہر طرح کا مالی اور مادی سرمایہ بھی لائے تھے۔چنانچہ انہوں نے ہندوؤں کے پیدا کیے ہوئے تجارتی خلاء کو بڑی سُرعت اور تیزی کے ساتھ پُر کردیا اور معیشت کو معمولی سا جھٹکا بھی نہیں لگنے دیا۔بلاشبہ یہ میمن برادری کا اس مملکت خداداد پر

بہت بڑا احسان ہے کہ جس کی وجہ سے اس وقت پاکستان نہ صرف معاشی طور پر اپنے پیروں پر کھڑا ہوسکا بلکہ اس نے ہندوؤں کے پیدا کردہ عارضی تجارتی خلاء کو بھی پُر کردیا اور پاکستان کے معاشی اور اقتصادی شعبے کو مکمل طور پر سنبھال کر اور سہارا دے کر ایک بار پھر سے اس حد تک زندہ اور توانا کردیا کہ ہندو خود حیران بھی رہ گئے اور پریشان بھی ہوگئے کہ یہ سب کیسے ہوگیا۔

وہ تو پاکستان کو ایک اقتصادی دھچکا کی مار سمجھ رہے تھے مگر جب ان کی بدخواہی پوری نہ ہوسکی اور ان کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا تو وہ بہت مایوس و دل شکستہ ہوئے مگر تاریخ پاکستان میں میمن اور گجراتی برادریوں نے بہت بڑا مقام حاصل کرلیا۔ یہ الگ بات ہے کہ نہ تو ان کے رہنما کردار کو خود میمنوں اور گجراتیوں نے ساری دنیا کو بتایا اور نہ ہی اس کی پبلسٹی کی کیونکہ گجراتی اور میمن برادریاں نہایت شریف اور سادہ مزاج برادریاں ہیں جو نہ تو اپنے کاموں کی شہرت کرتی ہیں اور نہ ہی اس کے بدلے کسی طرح کی ستائش یا کسی بھی طرح کے صلے (بدلے) کی آرزومند ہوتی ہیں، اسی لیے ابتدا میں جن لوگوں نے ان صاحب عزم و ہمت افراد کے کام اور قربانیاں دیکھیں، وہ بھی رفتہ رفتہ دنیا سے جاتے چلے گئے تو پھر اس برادری یا برادریوں کے کاموں کے گواہ اس مملکت خداداد پاکستان میں باقی نہ رہے اسی لیے بہت کم لوگ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ میمن اور گجراتی برادریوں نے اس آزاد اسلامی ریاست کو مستحکم کرنے اور اس کا وجود برقرار رکھنے کے لیے کیا کیا کام کیے تھے اور کیسی کیسی بیش بہا قربانیاں دی تھیں مگر پاکستان آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہ صرف قائم ہے بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید مستحکم ہوتا چلا جارہا ہے۔

تعلیم کے شعبے میں میمن برادری کی خدمات : پاکستان تو بن گیا تھا مگر ملک صرف جغرافیائی حدبندیوں، سرحدوں اور باؤنڈریز کا نام نہیں ہوتا۔ ہر مملکت اور ریاست کے لیے بہت سی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جو سب اس ریاست کی بقا، اس کی سلامتی اور استحکام کے لیے ضروری ہوتی ہیں جن کی فہرست اچھی خاصی طویل ہے۔ مگر ان سب میں اہم ترین عنصر اور شعبہ فروغ "تعلیم" ہے۔ میمن برادری دنیا کی وہ کم عمر ترین اور نوعمر برادری ہے جس نے اپنے قیام سے ہی اس شعبے پر بھرپور توجہ دی ہے۔

تعلیم اور میمن برادری کا کچھ ایسا ٹھوس ساتھ ہے کہ تعلیم کی وجہ سے ہی یہ برادری صنعت و تجارت کے شعبے میں بھی کہیں سے کہیں پہنچ گئی۔

تعلیم کے شعبے نے ہی برادری میں عقل و شعور کی آنکھیں کھولیں، انہیں اچھے بُرے، صحیح غلط اور فائدے مند یا نقصان دہ میں فرق کرنا سکھایا اور پھر اس عظیم برادری کو ترقی کی راہ پر تیزی سے آگے بڑھایا۔ حالانکہ تعلیم کے شعبے میں برادری شروع سے پیچھے تھی مگر میمن برادری کے بابائے قوم سر آدم جی حاجی داؤد نے اس اہم لازمی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے مئی 1931ء میں دی میمن ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کی داغ بیل ڈالی تھی جس نے پوری برادری میں علم کے اجالے بکھیر دیئے، گویا وہاں سے تعلیم کے شعبے میں آغاز کرنے والی میمن برادری نے قیام پاکستان کے بعد بھی اس شعبے میں ہنگامی اقدامات کرتے ہوئے تعلیم کے لیے بے حد و بے حساب کوششیں کیں اور ان کا اچھا نتیجہ بھی سامنے آیا۔ پورے ملک میں، اس کے شہروں اور قصبوں میں اسکولوں، مدرسوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کا پورا جال بچھتا چلا گیا۔ ایک کے بعد ایک اسکول قائم ہوئے، جگہ جگہ کالجوں کی بنیادیں ڈالی گئیں۔

اس سارے کام میں میمن برادری کے ساتھ ساتھ دیگر گجراتی برادریاں بھی آگے آئیں اور انہوں نے پورے ملک میں اسکولوں اور کالجوں کے نیٹ ورک بچھانے کے لیے حکومت سے عملی تعاون کیا بلکہ یہ کہنا زیادہ درست ہوگا کہ اس شعبے میں میمن برادری کی خدمات حکومتی خدمات سے کہیں زیادہ ہیں۔ پھر میمن برادری نے صرف عام تعلیم پر ہی توجہ نہیں دی بلکہ اس نے دینی تعلیم کے فروغ کے لیے بھی بھرپور کوششیں کی

اور ساتھ ساتھ ٹیکنیکل تعلیم یا عصر حاضر کی آئی ٹی کی تعلیم کو بھی اپنی توجہ کا مرکز بنایا البتہ قیام پاکستان کے وقت گجراتی برادریوں نے گجراتی اسکولوں کے قیام پر زیادہ توجہ دی تھی جن میں اس زمانے میں گجراتی زبان میں تعلیم دی جاتی تھی مگر جب ان اسکولوں کو بھٹو حکومت نے قومی ملکیت میں لے لیا تو ان میں سے گجراتی میڈیم کو ختم کر دیا گیا۔

پھر جب جنرل ضیاء الحق نے ان اسکولوں کو واپس ان کی سابقہ انتظامیہ کے حوالے کیا تو ان میں دوبارہ گجراتی زبان کی تعلیم کا آغاز نہ ہوسکا البتہ چند ایک اسکولوں میں گجراتی میڈیم کو اپنایا گیا مگر وہ بھی کچھ ہی عرصے بعد ختم ہوگیا۔ مگر میمن برادری اور گجراتی برادری کے قائم کردہ اسکول آج بھی پورے ملک میں موجود ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ان کا حلیہ پہلے کے مقابلے میں کافی حد تک بدل چکا ہے، وہ اسکول گجراتی برادریوں کے قائم کردہ اسکولوں کے بجائے عام سے اسکول نظر آتے ہیں۔ آج آپ کو اس مملکت خداداد پاکستان میں میمن برادری اور گجراتی برادریوں کے قائم کردہ 120 اسکول تو ضرور دکھائی دیں گے جن میں داؤد انجینیئرنگ کالج بھی شامل ہے اور آدم جی سائنس کالج بھی۔ عائشہ باوانی اکیڈمی، کے ایم اے ڈگری گرلز کالج، سر عبداللہ ہارون کالج بھی گجراتی برادریوں بالخصوص میمن برادری کی دین ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ زلیخا بائی وی ایم رنگون والا کے تحت قائم کردہ ٹیکنیکل ادارے ''میمن مرکز'' بھی اسی برادری کے تحفے ہیں۔

میمن برادری نے تعلیم کے شعبے میں کئی ایک اہم اور عظیم شخصیات پیدا کیں جن میں پہلی شخصیت بابائے تعلیم سر آدم جی حاجی داؤد کی تھی اور دوسری شخصیت مادر تعلیم محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کی ہے جنھوں نے رونق اسلام گرلز اسکول اور کالج قائم کیے۔ حاجی ہاشم کاٹھ فیملی نے عثمان ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ قائم کیا ہے۔ علاوہ میمن خدمت فورم کے حاجی مسعود پاریکھ نے معذوروں کی تعلیم کا مرکز زینب ری ہیبی لیشن سینٹر اور سیٹھ احمد عبداللہ ای سیٹھ نے ماں عائشہ ادارہ قائم کیا ہے۔ مختلف شخصیات نے خود تعلیم سے محروم ہوتے ہوئے بھی برادری میں ایک تعلیمی انقلاب برپا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی ان دونوں عظیم شخصیات کے قائم کردہ تعلیمی ادارے ہر طرف کام کر رہے ہیں، بلاشبہ یہ میمن برادری کا ہم سب پر بہت بڑا احسان ہے۔ اس کے علاوہ تعلیم کے شعبے میں میمن برادری کی خدمات دیکھتے ہیں تو اس برادری کے قائم کردہ کے ایم اے بوائز اینڈ گرلز پرائمری اور سیکنڈری اسکولز دیکھیں، کے ایم اے ڈگری کالج دیکھیں، مدرسہ اسلامیہ اسکولز، جیت پور میمن ایسوسی ایشن کے قائم کردہ کے جی ایم اے اسکول دیکھیں، آدم جی فاؤنڈیشن کے قائم کردہ لیڈی مریم آدم جی گرلز اسکول اور ڈگری کالج دیکھیں، اوکھائی مدرسہ، اوکھائی میمن گرلز اینڈ بوائز پرائمری اینڈ سیکنڈری اسکولز دیکھیں غرض میمن برادری نے مختلف تنظیموں اور اداروں کے تحت تعلیمی ادارے قائم کر کے جگہ جگہ تعلیمی اور علمی اداروں کے جال بچھا دیے ہیں جن کی وجہ سے آج میمن برادری میں تعلیم اور شرح خواندگی کی شرح 100 فیصد تک پہنچ چکی ہے اور اس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ تعلیم کے شعبے میں میمن برادری کی کارکرگی اس برادری اور اس ملک پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔ یہ ایک ایسا قرض ہے جو شاید کبھی اتارا نہ جاسکے۔ ملک نے عزت اور خوشحالی دی انہوں نے بلا امتیاز تعلیم کا تحفہ دیا۔

صحت اور علاج معالجے کا شعبہ اور میمن برادری : انسان کو دنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلے جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے، وہ ہے دیکھ بھال یعنی بچے کا ماں باپ، ڈاکٹر، حکیم دائیاں اور اسپتال اس کی پہلی ضرورت ہوتی ہیں جو اس کو سنبھال کر، حالات کے سرد و گرم سے بچاتے ہیں، اگر وہ روتا یا چیختا چلاتا ہے تو سب سے پہلے اس کو ڈاکٹر کو دکھاتے ہیں، دوا دلواتے ہیں، اسپتال لے جا کر اس کا علاج معالجہ کراتے ہیں اور ساتھ ساتھ اس کی ماں کا بھی خصوصی علاج کراتے ہیں۔ میمن برادری چونکہ ایک انسان دوست ہمدرد اور غم گسار برادری ہے اس

لیے اپنے لوگوں کی صحت پر اولین توجہ دیتی ہے اور ان کے علاج معالجے کے لیے فوری اقدامات کرتی ہے۔میمن برادری کی خدمات کی تاریخ کا اگر اس کا جائزہ لیا جائے تو یہ برادری جب اور جہاں گئی اس نے سب سے پہلے ڈسپنسری اور دواخانہ ضرور قائم کی اور وہاں آنے والوں کو علاج معالجے کی سہولیات بھی فراہم کیں،ضرورت مندوں کے مفت علاج بھی کرائے اور حد تو یہ ہے کہ انہیں مفت دوائیں بھی دیں۔میمن برادری نے دو جہاد فوری شروع کیے تھے:ان میں پہلا جہاد بیماریوں کے خلاف تھا اور دوسرا جہاد دکھی انسانیت کے لیے تھا۔

دکھی انسانیت کی خدمت کے لیے اس برادری نے رفاہی اور فلاحی ادارے قائم کیے اور بیمار افراد کے علاج معالجے کے لیے ڈسپنسریاں اور شفا خانے بنائے،بعد میں یہ چھوٹی چھوٹی ڈسپنسریاں انہی رفاہی اور فلاحی اداروں کے تحت ترقی کرتے کرتے بڑے اور جدید اسپتالوں کی شکل اختیار کر گئیں،وہاں ہر طرح کی بیماریوں کے علاج کے لیے ماہر ڈاکٹرز کی خدمات بھی حاصل کی گئیں اور ان سبھی اسپتالوں کو جدید ترین آلات سے لیس کر دیا گیا۔آج آپ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں آپ کے سامنے اسی شہر کراچی میں ٹبا ہارٹ اسپتال بھی ہے،کتیانہ میمن اسپتال بھی ہے،فاطمہ بائی اسپتال بھی ہے،بانٹوا میمن اسپتال،میمن اسپتال،ایم ایم آئی اسپتال،ہاشانی اسپتال،میمن چیری ٹیبل اسپتال (حیدر آباد) علاوہ بے شمار اسپتال اور یہ سب اسپتال غریبوں اور نادار مریضوں کو علاج معالجے کی سہولیات بالکل مفت فراہم کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ میمن برادری اپنے مختلف فلاحی اداروں کے ساتھ متعدد امراض کے لیے خصوصی کیمپ بھی لگاتی ہے جیسے آنکھوں کی بیماریوں سے نجات کے لیے اور غریب مریضوں کی آنکھوں کے مفت آپریشن کے لیے یہ جگہ جگہ ''آئی کیمپ'' لگواتی ہے جس سے مذکورہ مریضوں کو مفت علاج کی سہولت مل جاتی ہے۔اس کے علاوہ میمن برادری نے دیگر موذی امراض کے لیے بھی خصوصی اسپتال قائم کر دیے ہیں جہاں تھیلے سیمیا کے مریضوں کا علاج ہوتا ہے۔کینسر سے بچاؤ کے لیے اس برادری کے متعدد حضرات نے اپنے بڑوں کے نام پر کراچی اور سندھ کے بڑے بڑے اسپتالوں میں خصوصی وارڈ بھی قائم کر دیے ہیں۔حنیفہ سلیمان داؤد SIUT میں کینسر کے مریضوں کے علاج کے لیے اور ان کی کیموتھراپی کے لیے خصوصی آلات اور مشینیں میمن برادری کے ایک ایسے خاندان نے نصب کرائی ہیں جو ہمیشہ سے ہی دکھی انسانیت کی خدمت کے لیے سرگرم ہے اور بیماروں کے علاج معالجے میں سب سے آگے ہے مگر یہ خاندان اپنی اس خدمت کی تشہیر نہیں چاہتا اور چپ چاپ لوگوں کی خدمت میں مصروف ہے۔غرض کس کس شعبے کو دیکھیں،یہ میمن برادری تو ہر شعبے میں ہی سرگرمی سے کام کرتی ہے اور اس کے بدلے میں کسی بھی قسم کی ستائش یا تشہیر نہیں چاہتی۔

میمن فیڈریشن۔۔ایک بڑا پلیٹ فارم: آل پاکستان میمن فیڈریشن APMF میمن برادری کا ایک ایسا زبردست پلیٹ فارم ہے جس نے میمن برادری کی تمام چھوٹی بڑی جماعتوں،فلاحی اداروں اور رفاہی تنظیموں کو ایک امبریلہ (چھتری) کے تحت جمع کر کے انہیں خدمت کی نئی قوت عطا کی ہے اور انہیں الگ الگ کام کرنے اور بکھرنے سے محفوظ رکھا ہے۔یہ میمن برادری کے تمام اداروں کا سرپرست اعلیٰ ہے اور ہر مشکل موقع پر ان کی مدد کے لیے آگے آتا ہے اور انہیں اجتماعی کوششوں کے فائدے بتاتا ہے اور اجتماعی خدمت کی تلقین کرتا ہے اور اس ادارے کا وجود میمن برادری کے پرخلوص بزرگوں نے 28 august 1953 کو ڈالا گیا تھا اور اب یہ اپنے قیام کی ساتویں دہائی یا عشرہ مکمل کر رہا ہے۔

کسی بھی ادارے کی زندگی میں 65 سال کا عرصہ کچھ کم نہیں ہوتا۔اس کی عمر یہ بتاتی ہے کہ اس نے ہمیشہ استقامت کے ساتھ اپنی

برادری اور قوم کی خدمت کی جبھی یہ اب تک قائم ہے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ مستحکم ہوتا چلا جارہا ہے۔اس ادارے میں 56 علاقائی جماعتیں اور رفاہی ادارے شامل ہیں۔اس ادارے کا پرچم میمن برادری کے پرُخلوص، دیانت دار اور نیک لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جنھوں نے اس کی قیادت اس انداز سے کی کہ یہ ادارہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مضبوط اور مستحکم ہوتا چلا گیا۔اس ادارے نے اپنے زیر اہتمام کام کرنے والے سبھی چھوٹے اداروں یا جماعتوں کی سرپرستی کی اور ہر مشکل وقت میں انہیں مفید مشورے بھی دیئے اور ان کی بھرپور رہنمائی بھی کی۔

یہ ایک ایسا سرپرست ادارہ ہے کہ اگر یہ مضبوط ہوگا تو سبھی جماعتوں کو مضبوط کرے گا، ان کے کاموں میں پختگی پیدا کرے گا اور کسی بھی مشکل میں انہیں تنہا نہیں چھوڑے گا۔اس وقت APMF جس انداز اور استقامت سے کام کررہا ہے، اس کی وجہ سے نہ صرف یہ ادارہ بذات خود مضبوط ہوا ہے بلکہ اس کی وجہ سے میمن برادری کامیابیوں، کامرانیوں اور خوشحالی کی شاہراہ پر آ گئی ہے اور مسلسل آگے بڑھ رہی ہے۔میمن برادری کی عملی، مالی اور فکری ترقی میں آل پاکستان میمن فیڈریشن کا بہت بڑا کردار ہے اور توقع ہے کہ اس کی قیادت اور رہنمائی میمن برادری کو ہمیشہ آگے کی طرف بڑھاتی رہے گی اور اس برادری کا بچہ بچہ اس کے ثمرات سے فیض یاب ہوگا۔ ''میمن فیڈریشن ہاؤس'' APMF عبدالرزاق ٹبا اسپورٹس کمپلیکس اور میمن فیڈریشن کا سوئمنگ پول کے قیام میں ایک کو کریڈٹ نہیں دیا جاسکتا۔تمام مخیرّ شخصیات، صدور صاحبان، سیکریٹری جنرل صاحبان اور مجلس عاملہ کے اراکین وغیرہ کے بھرپور تعاون سے تمام ترقی کے مراحل طے ہوئے ہیں۔میمن برادری کی فلاح و بہبود کا مشن اور وژن کامیابیوں اور کامرانیوں سے پایہ تکمیل کو پہنچا ہے۔

میمنوں نے پاکستان کی اقتصادی ترقی میں کیا کردار ادا کیا ؟ میمنوں نے پاکستان کو معاشی اور اقتصادی طور پر نہ صرف مضبوط کیا بلکہ اسے اس مقام پر پہنچا دیا کہ یہ ملک ترقی کرتے کرتے ایشیا میں ایک عظیم لیڈر کی شکل اختیار کرگیا جس کے بعد اس کے دوسرے ممالک کے ساتھ تجارتی روابط بھی قائم ہوگئے اور امپورٹ ایکسپورٹ کے شعبے میں بھی اس نے خوب ترقی کی۔ویسے بھی میمن برادری وہ برادری ہے جو 17 ویں صدی میں بھی ٹھٹھہ شہر کی تجارت کی جان تھی۔قدیم تاریخی حوالے بتاتے ہیں کہ میمن آزادی اور قیام پاکستان سے بھی پہلے اس خطے میں تجارت اور سوداگری کے بادشاہ تھے۔چونکہ اس دور میں ٹھٹھہ، ایک ایسی بندرگاہ تھا جس سے دوسرے شہر اور ریاستیں پانی کے راستے جڑے ہوئے تھے اس لیے یہ شہر تجارت کے شعبے میں بہت آگے بڑھ گیا تھا اس شہر کی تجارت ایک طرف بمبئی اور کراچی سے تھی تو دوسری جانب گوا، سوات اور مالا بار کے ساحلوں تک جا پہنچی تھی۔

قیام پاکستان کے ساتھ میمن برادری نے اس نئی اسلامی ریاست میں صنعت و تجارت کا طبل بجادیا اور کچھ اس انداز سے اقتصادی شعبے کو سنبھالا کہ لوگ حیران رہ گئے۔چاہے وہ سر عبداللہ ہارون ہوں یا محمد علی رنگون والا ہوں، سر آدم جی حاجی داؤد (پٹ سن کنگ) ہوں یا باوانی فیملی ہو، ہر خاندان نے پاکستان کے صنعتی شعبے میں راہ نما کردار ادا کیا۔اس میں سے کچھ نے مشرقی پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) میں اہم کردار ادا کیے تھے اور کچھ نے مغربی پاکستان (موجودہ پاکستان) میں یہ ذمے داری سنبھالی تھی۔

واضح رہے کہ میمن برادری نے صرف کراچی کے لیے نہیں بلکہ پورے پاکستان میں اہم تجارتی اور سوداگری والی خدمات انجام دی ہیں اور اس شعبے کو توانا کرنے میں اپنا پورا پورا حصہ ڈالا ہے۔بلاشبہ یہ میمن برادری کا ہی خاصہ ہے کہ آج اس ملک میں ہر طرف تجارتی ادارے قائم ہیں، فیکٹریوں اور کارخانوں کا جال بچھا ہوا ہے، صنعتیں کام کررہی ہیں۔چند اہم تجارتی خاندان اس طرح ہیں: آدم جی گروپ، پاکولا والا گروپ،

داؤد گروپ، النور گروپ، سی ٹریڈ گروپ، ٹبا گروپ، چھوٹانی گروپ، حسین گروپ، دادا بھائی گروپ، غنی طیب گروپ وغیرہ وغیرہ۔

مجموعی جائزہ : میمنوں کی نئی نسل نے تعلیم حاصل کرنے کے بعد صنعت وتجارت کے بجائے اعلیٰ ملازمتوں کے حصول پر توجہ دی۔ ان میں بہت سے پُرعزم نوجوان سیاست کی طرف بھی گئے اور چند ایک نے کھیلوں کے شعبے کی طرف بھی پیش قدمی کی۔ فوج، پولیس اور سرکاری ملازمتوں اور سول سروس پر بہت کم توجہ دی۔ بہت سے تعلیم یافتہ افراد معروف سائنس داں، انجینئر، اسکالر اور دانش ور بھی بنے اور بہت سوں نے صنعت کے شعبے میں بھی خود کو منوایا اور متعدد اعزازات اور ایوارڈز حاصل کیے۔ مجموعی طور پر انہوں نے خود کو منوایا اور اس طرح ہر چند کہ میں میمن نہیں کھتری کمیونٹی سے تعلق رکھتا ہوں۔ لیکن گزشتہ پانچ دہائیوں سے میمن برادری کی تاریخ، ثقافت اور تشخص کو اجاگر کرنے کے لئے قلمی خدمات انجام دے رہا ہوں۔ مجھے 28 نومبر 2016ء کو بعد نماز مغرب ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے نئی زندگی دی ہے۔ میرے دل میں ہمیشہ یہی خواہش اور تمنا رہی کہ اپنی کھتری برادری، گجراتی برادری اور ملک وقوم کے علاوہ میمن برادری کے لیے عزت، تکریم اور فخر کا باعث بنوں اور آج بھی مجھے یہ برادریاں اور قومیں بڑے احترام کی نظر سے دیکھتی ہیں۔

باٹوا کے قابلِ احترام شخصیات کی یادگار تصاویر

سیٹھ حاجی پیر محمد (مرحوم)

سیٹھ حاجی آدم حسین قاسم دادا (مرحوم)

تصاویر بشکریہ : عبدالرزاق تھاپلا والا (مرحوم) ۔ نیٹ سے لی گئی

ہر دلعزیز بننا ہے؟ شگفتہ مزاجی اختیار کیجیے

تحریر: جناب محمد بشیر ایم فرید میمن

Mr. M. Bashir M. Fareed Memon

''اندازِ گفتگو'' شخصیت کا ایک بہت اہم جز ہے، جو کہ کسی بھی فرد کی عزت و تکریم اور مقبولیت میں اضافے کا بڑا سبب ہے۔ خوب صورت اندازِ گفتگو کے حامل افراد نہ صرف لوگوں پر حکمرانی کرتے ہیں، بلکہ اپنی زندگی میں بے شمار کامیابیاں بھی حاصل کرتے ہیں۔ کسی بھی فرد کی ظاہری شخصیت کا پہلا تاثر یقیناً اہمیت رکھتا ہے، لیکن اگر یہ پرکشش، جاذبِ نظر سراپا رکھنے کے باوجود، کوئی فرد خوب صورت انداز گفتگو سے محروم ہو، تو یقیناً ایک دو ملاقاتوں کے بعد لوگ اس سے اکتاہٹ محسوس کرنے لگتے ہیں، جبکہ دوسری طرف، کچھ لوگ پرکشش شخصیت نہ رکھتے ہوئے بھی محض خوب صورت اور پراثر انداز گفتگو کے باعث کافی ہر دل عزیز ہوتے ہیں، ان کی مقبولیت زیادہ دیرپا ہوتی ہے اور وہ جلد ہی دوسروں کی توجہ اپنی طرف مبذول کروالیتے ہیں۔ آپ بھی یقیناً ایسے لوگوں کی صحبت چھوڑنا پسند نہیں کرتے ہوں گے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ بھی لوگوں میں دیرپا مقبولیت حاصل کریں، لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کریں، تو اس کے لئے آپ کو اپنے اندازِ گفتگو پر نظر ڈالنا ہوگی۔ اگرچہ بہت حد تک یہ ایک فطری صلاحیت ہوتی ہے، لیکن ذرا سی توجہ سے آپ اس میں بہتری لاسکتے ہیں، تیز تیز بولنے اور صرف اپنی ہی کہے جانے کے عادی ہوں۔ ایسے لوگوں سے بات کرتے ہوئے یقیناً آپ کوفت محسوس کرتے ہوں گے۔

لیکن ذرا غور کیجیے اور اپنی شخصیت کا جائزہ لیجیے کہ کہیں آپ بھی تو کسی کے لئے اس قسم کی کوفت کا باعث تو نہیں؟ اگر ایسا ہے تو یقیناً آپ کا اندازِ گفتگو آپ کے مستقبل، کامیابیوں، سماجی زندگی اور مقبولیت کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے، اسے فوراً تبدیل کر ڈالیے۔ ہمارا مذہب،

اسلام بھی خوش کلامی اور خوش گفتاری کی تربیت دیتا ہے۔ ہر شخص کو دوسرے کی عزت کرنے اور اس کے ساتھ ادب سے ہم کلام ہونے کا حکم دیتا ہے اور خوش گفتاری کے اصولوں میں بھی سب سے پہلا اصول یہ ہی ہے کہ ہر ایک کی عزت کی جائے، اس کی رائے کا احترام کیا جائے، چاہے مقابل آپ کی مخالفت ہی کیوں نہ کر رہا ہو، کیوں کہ دو پڑھے لکھے (حتیٰ کہ ان پڑھ بھی) افراد کے درمیان اختلاف رائے ہونا مثبت عمل ہے، نہ کہ منفی۔

ہمیشہ کوشش کریں کہ درمیانی، یا دھیمی آواز میں بات کریں۔ بہت زیادہ تیز، یا ہلکی آواز کی گفتگو آپ سے ہم کلام شخص کے لئے الجھن کا باعث بن سکتی ہے۔ تیز تیز بولنا اس لیے نقصان دہ ہے کہ سامنے والے شخص کو آپ کی بات پر صحیح طرح توجہ دینے میں مشکل پیش آئے گی اور میبذول نہ ہونے کی وجہ سے وہ آپ کی گفتگو میں دلچسپی نہیں لے سکے گا۔ لہٰذا ٹھہر ٹھہر کر بات کرنا مناسب ہے، لیکن ایسا بھی نہ ہو کہ آپ کی گفتگو میں بہت زیادہ پوز آجائے۔ آ۔ ام۔ ایں اس طرح کی آوازوں کی شمولیت سے بھی گفتگو کا تسلسل متاثر ہوتا ہے، لہٰذا اس طرح گفتگو سے بھی گریز کریں۔ بہت زیادہ دھیمے لہجے میں بولنا بھی مقابل کو پریشانی میں مبتلا کرتا ہے، اسے باربار ''سوری'' یا ''کیا کہا'' جیسے الفاظ بولنے پر مجبور کرتا ہے سو، اس سے بھی پرہیز کریں۔ اچھے الفاظ کا چناؤ آپ کے اندازِ گفتگو کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ نیز، آپ اپنی گفتگو میں شکریہ، مہربانی، صاحب، معذرت وغیرہ جیسے الفاظ کے استعمال سے بھی نکھار پیدا کر سکتے ہیں۔

گفتگو کے دوران اس بات کا خیال رکھیں کہ صرف آپ ہی نہیں بول رہے ہیں، بلکہ اپنے ساتھ شریک گفتگو افراد کو بھی بولنے اور اظہار رائے کا موقع دیں۔ مقابل کی بات بھی پورے تحمل اور غور سے سنیں۔ اچھے سامع ہونے کی صلاحیت آپ کی شخصیت کو مزید اجاگر کرتی ہے۔ ہمیشہ بحث و تکرار سے اجتناب برتیں۔ اگر اس کی نوبت بھی آجائے، تو بھی اپنے جذبات پر قابو رکھیں۔ دوسروں کی رائے کا احترام کرتے ہوئے یوں مخاطب ہوں کہ ''آپ یقیناً درست فرما رہے ہیں، میری رائے میں......'' یا ''آپ نے صحیح کہا، لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں......'' وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح دوسرے بھی آپ کی بات غور سے سنیں گے اور آپ کی رائے کا احترام کریں گے۔ اندازِ گفتگو میں تھوڑی سی تبدیلی سے آپ ایک بھرپور اور مقبول شخصیت کے مالک بن سکتے ہیں۔ دوسروں کا احترام کریں، ان کی عزت کریں اور اپنی قدر و منزلت میں بھی اضافہ کریں۔

باپ (بیٹے سے) : ''تم نے آج تک کوئی ایسا کام نہیں کیا، جس سے میرا سر اونچا ہو۔''

بیٹا : ''کل رات ہی آپ کے سر کے نیچے تکیہ رکھ کر میں نے آپ کا سر اونچا کیا تھا۔''

ماں : کیا کہا؟ تم اسکول نہیں جاؤ گے؟ کیوں؟

بیٹا : میں پیسے کماؤں گا۔ چوتھی جماعت پڑھ چکا ہوں، اب تیسری جماعت کو پڑھاؤں گا۔

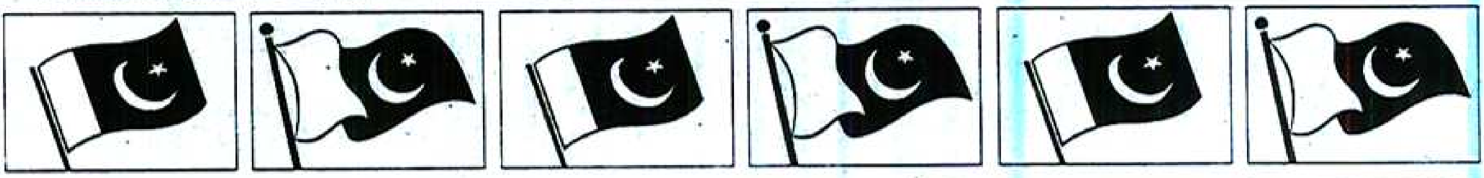

میمن برادری کی تاریخ وثقافت اور معلومات افزا گجراتی تصنیف

''پاکستان اورانے میمنو'' سے اقتباسات

جدوجہد آزادی سے قیام پاکستان تک کا سفر

ممتاز سینئر ریسرچ اسکالر تاریخ حبیب عبدالغنی لاکھانی (مرحوم)

14 اگست 1947، وہ تاریخی دن تھا جب برصغیر (متحدہ ہندوستان) کو دوحصوں میں تقسیم کرنے کے بعد مملکت خداداد پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ اس ملک کے قیام میں جان و مال کی جتنی قربانیاں پیش کی گئیں، ان کی مثال نہیں مل سکتی۔ کیا ہمارے قارئین یہ جانتے ہیں کہ وہ کون عظیم لوگ، برادریاں اور اقوام تھیں جنھوں نے اس مملکت خداداد پاکستان کے اس خواب کو ممکن بنایا جو شاعر مشرق علامہ اقبال نے دیکھا تھا؟ اور جس کی تعبیر قائداعظم محمد علی جناح نے ساری دنیا کے سامنے پیش کی تھی۔

وہ کون لوگ تھے؟ پاکستان کے قیام کو ممکن بنانے والی ایک آدھ برادری نہیں تھی بلکہ بے شمار اقوام اور برادریوں نے اس

کے قیام کے لیے دن رات جدوجہد کی تھی اور جانی و مالی قربانیاں بھی دی تھیں جس کے بدلے میں ہمیں یہ آزاد اسلامی ملک پاکستان نصیب ہوا تھا۔ ان بہت سی برادریوں اور اقوام کے نام تو بہت لوگ جانتے ہیں مگر ان عظیم لیڈرز اور راہنماؤں کے ناموں اور اس ضمن میں ان کے کردار سے کوئی واقف نہیں جنھوں نے اس مملکت خداداد پاکستان کے قیام کے لیے دن رات جدوجہد کی تھی اور کوششیں و کاوشیں کی تھیں۔ ممکن ہے ان میں صرف چند راہنماؤں کے بارے میں ہمارے قارئین اور عام لوگ جانتے ہوں مگر شاید کبھی کے بارے میں وہ نہیں جانتے ہوں گے جنھوں نے

پاکستان کی تحریک کو چلانے اور حصول پاکستان جیسی اہم تحریک میں بڑا اہم کردار ادا کیا تھا۔ جنھوں نے پاکستان کی تحریک میں اور اس اسلامی ریاست کے حصول و قیام میں غیر معمولی کردار ادا کیا تھا مگر شومیٔ قسمت کہ ان کے ناموں اور ان کی شخصیات سے عام لوگ واقف نہیں ہیں۔ ذیل میں ہم انہی کے حوالے سے بات کریں گے اور اس جدید تحقیق اور ریسرچ سے اپنے قارئین کو بھی آگاہ کریں گے جو بلاشبہ تحریک پاکستان کے باب میں ایک اہم اور ناقابل یقین اضافہ ہے۔ آیئے اس کے بارے میں مطالعہ کرتے ہیں۔

معاشی اور اقتصادی استحکام : میمن برادری ایک ایسی عظیم برادری ہے جس نے تحریک پاکستان کے وقت اور پھر قیام پاکستان کے وقت قائداعظم محمد علی جناح کی خدمت میں طلائی اور نقرئی گولیاں پیش کر دی تھیں۔ گویا ان حضرات نے قائداعظم کو سونے اور چاندی سے لاد دیا تھا تاکہ وہ پورے زور و شور سے اس تحریک کو شروع کریں اور عملی طور پر ایک منطقی انجام تک پہنچائیں۔ میمن برادری ایک ایسی عملی برادری ہے جس نے قیام پاکستان کے بعد اس نومولود اسلامی ریاست کو معاشی اور اقتصادی طور پر وہ استحکام بخشا تھا کہ پہلے پاکستان قائم ہوا اور پھر معاشی طور پر مضبوط و مستحکم بھی ہوا۔

ذکر ایک پرانے واقعے کا : پاکستان کی تاریخ میں لکھا ہے کہ 1945 کے آخر میں مرکزی قانون ساز اسمبلی صوبائی اسمبلیوں کے الیکشن ہوئے تو قائداعظم نے شملہ کانفرس کے اختتام کے فوری بعد 16 جولائی 1945ء کو انتخابی یا الیکشن فنڈز کے لیے ایک اجتماعی اپیل کی جس کے بعد وہ بمبئی پہنچے جہاں حاجی محمد بنگالی کی صدارت میں مسلمانوں کا ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ اس جلسے میں شریک ہونے والے زیادہ تاجر ٹمبر (عمارتی لکڑی) اور اناج کے تاجر تھے ان سبھی میمن تاجروں نے مشترکہ طور پر قائداعظم کی خدمت میں ایک لاکھ روپے کی خطیر رقم انتخابی فنڈز میں رقم پیش کی تھی۔ اس موقع پر پرجوش میمن تاجروں نے قائداعظم کی موجودگی میں بڑی عمدہ تقریریں کیں۔ ان تاجروں کے نمایاں لیڈر انجمن تاجران بمبئی کے صدر حاجی احمد غریب اور ساتھی حاجی محمد تھے۔ ان سب تاجروں نے اس موقع پر قائداعظم کی قیادت پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا اور قائداعظم کو یہ یقین دلایا کہ وہ ہر وقت اور ہر لمحہ ان کے ساتھ ہیں۔

قائداعظم سے کیا وعدہ کیا : اس موقع پر عمارتی لکڑی کے ان میمن تاجروں نے قائداعظم محمد علی جناح کے ساتھ ایک خاص وعدہ بھی کیا تھا؟ وہ کیا تھا، ہم آپ کو بتاتے ہیں: وہ وعدہ یہ تھا: ''ہم تمام مسلمان آپ کی زبان سے نکلے ہوئے ہر لفظ کو مانیں گے، اس کو تسلیم کریں گے اور آپ کی دی ہوئی ہر ہدایت اور ہر حکم کو دل و جان سے مانیں گے۔''

قائداعظم کا تاریخی جواب : جب بمبئی کے عمارتی لکڑی اور اناج کے میمن تاجروں نے قائداعظم سے مذکورہ بالا وعدے کیے اور ان کی خدمت میں ایک لاکھ روپے کی خطیر رقم پیش کی تو جواب میں قائداعظم نے جو کچھ ارشاد فرمایا، وہ اب تاریخ کے صفحات کا ایک انمٹ نقش بن چکا ہے۔ آپ نے کہا تھا: ''کیا آپ ایک لاکھ روپے کا مطلب سمجھتے ہیں؟ اس ایک لاکھ روپے کا مطلب یہ ہے کہ اب ہماری قوم جاگ چکی ہے، زندہ ہوگئی ہے۔ میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ اب مسلم قوم کا ہر بچہ یہ جان اور سمجھ چکا ہے کہ وہ مسلمان ہے۔''

12 اگست۔قیصر باغ کا تاریخی واقعہ : اس غیر معمولی تاریخ کا ایک اور واقعہ جو 12 اگست کو پیش آیا، وہ قیصر باغ کا واقعہ تھا۔اس دن بھی مسلمانوں کا ایک بڑا جلسہ قیصر باغ میں منعقد ہوا تھا۔اس موقع پر ایک بار پھر بمبئی کے مختلف تاجر جمع ہوئے جس میں ہوزری کے تاجر، کٹلری، فولاد اور ریڈی میڈ گارمنٹس کے تاجر حضرات بھی شامل تھے اور بڑی تعداد انہی تاجروں کی تھی۔ان سب حضرات نے اپنے اپنے اداروں کی جانب سے قائداعظم کی خدمت میں کم وبیش 31100 روپے کی خطیر رقم اجتماعی طور پر پیش کی تھی۔اس میں نمایاں میمن تاجر حاجی ابوبکر بیگ محمد کی جانب سے 10 ہزار روپے دیئے گئے تھے۔

ایک منفرد اپیل : اسی جلسے میں قائداعظم محمد علی جناح کی جانب سے چاندی کی گولیوں کے لیے ایک منفرد اپیل بھی کی گئی تھی اور اس اپیل کو تاریخ پاکستان میں بڑی شہرت نصیب ہوئی۔یہ جلسہ بھی قیصر باغ میں منعقد ہوا تھا جس میں قائداعظم نے کہا تھا کہ میں نے آپ حضرات سے اپنے کام میں سپورٹ مانگی ہے اور اس کے بعد میری آپ سے ایک اور بھی اپیل ہے اور وہ یہ کہ آپ میری اس تحریک کو مکمل کرنے کے لیے میری مزید مدد کریں اور مجھے چاندی کی گولیاں عطیہ کی شکل میں دیں۔اس سے میں اور بھی مضبوط ہوں گا اور میرے کاموں میں نہایت آسانی پیدا ہوگی۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے آپ سے چاندی کی گولیاں کیوں مانگی ہیں۔وہ اس لیے کہ لڑائی ہمیشہ گولیوں کے ساتھ لڑی جاتی ہے مگر میری یہ لڑائی حق کے لیے ہے اور اسی لیے مجھے گولہ بارود والی گولیاں نہیں بلکہ چاندی کی گولیاں چاہئے جو امن اور تہذیب کی علامت ہیں۔چاندی کی گولیاں تو انسان کی جسمانی بیماری دور کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتی ہیں اور میں ایک قومی مطالبے کے لیے اور قومی بیماری کے خاتمہ کے لیے، حق اور سچ کی فتح کے لیے یہ جنگ لڑ رہا ہوں اس کے لیے مجھے چاندی کی گولیاں درکار ہیں۔مجھے پوری امید ہے کہ آپ اس کام میں میرا ضرور ساتھ دیں گے اور مجھے یہ لڑائی لڑنے کے قابل بنا کر مجھے مضبوط اور توانا بنائیں گے۔آیئے اس جنگ کو لڑنے کے لیے ہم چاندی کی گولیاں جمع کریں۔

ایک اور چیک کس نے دیا ؟ اس کے بعد تو مسلمانوں میں اور برصغیر کے اہل ایمان میں اور بھی جوش وخروش پیدا ہوگیا۔ایک اور جلسہ نظام الدین قریشی کی صدارت میں منعقد ہوا۔یہ جلسہ اکتوبر کی 27 کو 1945ء کو سال میں منعقد کیا گیا تھا۔اس جلسے میں سبھی لوگ بہت پُر جوش تھے۔چنانچہ ان سب حضرات نے قائداعظم کی اپیل پر دو لاکھ روپے کی خطیر رقم کا ایک چیک اپنے محبوب لیڈر کی خدمت میں پیش کرکے یہ ثابت کیا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کے ہر ایک حکم پر سر تسلیم خم کریں گے اور پاکستان کے قیام میں آپ کا بھرپور ساتھ دیتے ہوئے اس عظیم منزل کو حاصل کرنے کی کوشش اور جدوجہد کریں گے۔

انتخابی فنڈز کی وصولی کے الگ الگ دورے : برصغیر پاک وہند کی تحریک کے وقت مملکت خداداد کے قیام کے لیے جو تحریک شروع کی گئی تھی اور اس ضمن میں جو اپیلیں کی گئی تھیں، اس حوالے سے فنڈز کی وصولی میں آسانی پیدا کرنے کے لیے ریاست کچھ، کاٹھیاواڑ مسلم لیگ کے راہ نماؤں کے ایک وفد نے حاجی یوسف اللہ رکھا پٹیل کی سربراہی میں ایک اور پلان تشکیل دیا جس کا مقصد انتخابی فنڈ کی وصولی میں سہولت اور آسانی پیدا کرنا تھا۔چنانچہ اس کے لیے ان سبھی حضرات نے باہمی صلاح ومشورے کے بعد کاٹھیاواڑ کی علیحدہ علیحدہ ریاستوں اور علاقوں کے تفصیلی دوروں کا منصوبہ تیار کیا اور اس پر فوری عمل بھی کر ڈالا۔اس موقع پر ان ریاستوں اور علاقوں کی طلبہ انجمنوں اور والنٹیئرز کی تنظیموں نے بڑا ساتھ دیا اور ان کے بھرپور تعاون کی وجہ سے اس کام میں بڑی آسانی پیدا ہوگئی اور سارا کام ایک سسٹم کے تحت خود بخود

ہوتا چلا گیا۔

انتخابی فنڈ اور جنوبی افریقہ کے مسلمان: برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں یہ بات ہمیشہ سنہری حروف سے لکھی جائے گی کہ اس انتخابی فنڈ میں سب سے بڑا اور بھرپور حصہ اس وقت جنوبی افریقہ میں آباد ان مسلمانوں کا تھا جو اس دور میں انڈیا اور پاکستان (غیر منقسم) کے علاقوں سے ہجرت یا نقل مکانی کر کے جنوبی افریقہ گئے تھے اور انہوں نے اس ملک میں مستقل قیام بھی کیا تھا اور وہاں عملی جدوجہد بھی شروع کی تھی۔ یہ لوگ، اور یہ برادری ہمیشہ سے ہی محنتی تھی اس لیے انہیں وہاں سیٹل ہونے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی اور وہ وہاں آباد ہو کر اپنے مستقبل کو روشن اور تابناک بنا رہے تھے۔ یہ محنتی مسلمان جلد ہی خوشحال ہو گئے۔ اسی دوران قائداعظم کی اپیل آئی تو ان سب نے اس پر لبیک کہا۔ ان پرجوش اور اپنی سرزمین سے محبت کرنے والے مسلمانوں میں کاٹھیاواڑ کی میمن برادری سے تعلق رکھنے والے مسلمان بھی شامل تھے۔ ان سب میں گجراتی، کچھی اور کھتری برادریاں بھی شامل تھیں اور ان سبھی برادریوں کو قائداعظم سے اور ان کی چلائی گئی تحریک پاکستان سے بھرپور لگاؤ تھا۔ ان لوگوں اور ان برادریوں کی بہت بڑی اور کثیر تعداد اس وقت جنوبی افریقہ کے مختلف علاقوں میں آباد تھی اور اس ملک کی ترقی کے لیے دن رات کام کر کے اپنا مثبت اور تعمیری کردار ادا کر رہی تھی۔ جنوبی افریقہ کے یہ وہ جرأت مند مسلمان تھے جنھوں نے جنوبی افریقہ کے مسلمانوں کی ایک قابل ذکر اور خاص بات یہ بھی تھی کہ انہوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کی ہدایات پر عمل کرنا شروع کر دیا تھا اور اس مملکت میں ہر اہم دن پر تقریبات بھی منعقد کرنے لگے تھے۔ گویا وہاں ہر وہ کام ہو رہا تھا جو اس وقت متحدہ ہندوستان میں ہوا کرتا تھا خاص طور سے جنوبی افریقہ کی مسلم لیگ کے راہ نما ہر قومی دن کے موقع پر اپنے ہیڈ کوارٹر کی ہدایات کے مطابق وہاں بھی خصوصی اور شایان شان تقریبات کا اہتمام کیا کرتے تھے جس سے ان کے نہ صرف اپنے وطن سے تعلق مضبوط انداز سے جڑا رہا بلکہ اس میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید پختگی بھی آتی چلی گئی اور وہ اتنی دور ہوتے ہوتے بھی ایک قوم، ایک برادری کی حیثیت سے اپنی تمام ملی اور قومی برادریاں انجام دیتے چلے گئے۔

قائداعظم کی اپیل پر بھرپور جواب: یہ وہ زمانہ تھا جب قائداعظم نے تحریک پاکستان کو موثر انداز سے چلانے کے لیے چاندی کی گولیوں کی شہرہ آفاق اپیل کی تھی جس کا جنوبی افریقہ کے مسلمانوں اور میمن برادری نے اتنا زبردست اور بھرپور جواب دیا تھا کہ سننے اور دیکھنے والے بھی حیران رہ گئے تھے۔ اس وقت تن تنہا جنوبی افریقہ کی مسلم لیگ نے 50 ہزار پاؤنڈ کا عطیہ دیا تھا اور یہ رقم اس زمانے میں ساڑھے چھ لاکھ انڈین روپے کے برابر بنتی تھی۔ یہ کوئی معمولی رقم نہیں تھی بلکہ بہت بڑا عطیہ تھا جس نے ساری دنیا کو ہی حیران کر دیا تھا۔ لوگ جنوبی افریقہ کے مسلمانوں کا یہ جذبہ دیکھ کر حیران بھی تھے اور بے حد خوش بھی کہ ان لوگوں نے ایک عظیم مقصد کے لیے اپنے دلوں کے دروازے بھی کھول دیے تھے اور اپنی تجوریوں کے منھ بھی کھول کر ساری دنیا کو یہ دکھا دیا تھا کہ بڑے مقاصد کے لیے کس طرح فیاضی کی جاتی ہے اور عظیم مقاصد کس طرح حاصل کیے جاتے ہیں۔

ایک اور بڑا عطیہ بمبئی کی طرف سے: 21 دسمبر 1945ء کو بمبئی میں میمن چیمبر آف کامرس اور میمن مرچنٹس ایسوسی ایشن کی جانب سے جناب سلیمان پیر محمد دیوان کی صدارت میں ایک خصوصی جلسہ منعقد ہوا جس میں انتخابی فنڈ کے لیے قائداعظم کی خدمت میں 147000 روپے کی رقم سے بھری ہوئی ایک تھیلی پیش کی گئی اس موقع پر قائداعظم نے بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا تھا کہ اب ہمیں پاکستان کو حاصل کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

ٹی پارٹی میں بھی عطیات : اس کے بعد بمبئی کے گجراتی تاجروں نے قائداعظم کی 70 ویں سالگرہ کے موقع پر ایک ٹی پارٹی کا اہتمام کیا۔ اس پارٹی میں بھی قائداعظم کی خدمت میں عطیات پیش کیے گئے اور چاندی کی گولیاں بھی پیش کی گئیں۔ بمبئی کے مسلمانوں نے قائداعظم کی اپیل پر بہت بڑی تعداد میں چاندی کی گولیاں پیش کی تھیں جس پر قائداعظم نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں بے حد خوش ہوں کہ آپ حضرات نے میرے کام کو آسان بنادیا ہے اور اب میں بھی آپ سب کو مایوس نہیں کروں گا، یہ میرا آپ سب سے وعدہ ہے۔

اس فنڈ کا نتیجہ کیا نکلا ؟ غرض انتخابی فنڈ جمع کرنے کے لیے جو ہم شروع کی گئی تھی اس کے خاطر خواہ نتائج نکلے۔ 1945ء کے آخر میں انڈیا کی قانون ساز اسمبلی کے الیکشن ہوئے جن میں مسلمانوں کے لیے مخصوص 30 سیٹوں پر مسلم لیگ کامیاب ہوگئی اور ساری دنیا پر یہ واضح کر دیا گیا کہ مسلم لیگ ہی برصغیر کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے اسی لیے وہ اتنی اکثریت کے ساتھ آئی تھی کہ مخالفین کے ہوش اڑ گئے۔ جب ہم پاکستان کی روشن اور زریں تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ میمنوں نے اس ملک کے قیام کے لیے بڑی جدوجہد کی تھی جس کے حوالے اور حوالہ جاتی حقائق آج بھی تاریخ کی کتابوں میں درج ہیں۔ میمن اور گجراتی برادری نے تحریک پاکستان کے وقت اس تحریک کے لیے دل کھول کر فنڈز پیش کیے تھے۔ فنڈز کسی بھی تحریک کی کامیابی کے لیے ضروری ہوتے ہیں جس کا قائداعظم کو احساس تھا اسی لیے انہوں نے ضرورت پڑنے پر سب سے پہلے میمن اور گجراتی برادری سے رجوع کیا تھا اور ان برادریوں نے قائداعظم کو بالکل مایوس نہیں کیا تھا بلکہ اپنے دل اور اپنی تجوریوں کے دروازے ان کے سامنے کھول دیئے تھے۔

(اردو ترجمہ: کھتری عصمت علی پٹیل)

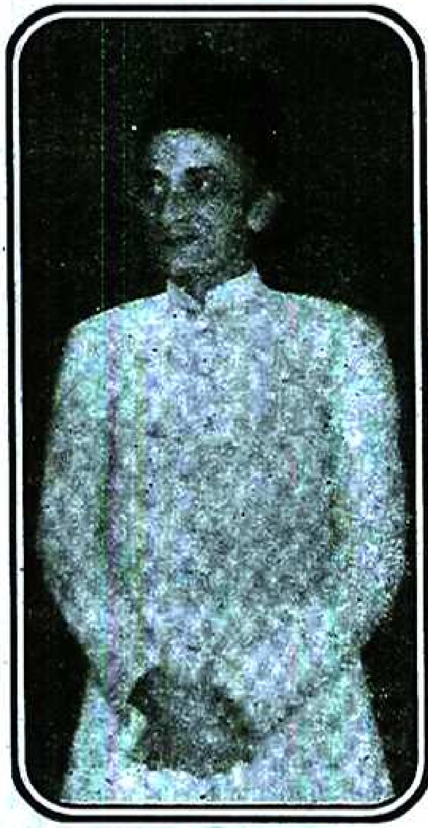

بانٹوا کے شاہ سوداگر

سیٹھ حاجی حبیب پیر محمد کی پیش کش

سب کے ٹکٹ میں دوں گا!!

عبدالعزیز عثمان ایدھی مرحوم کی ایک تحریر سے اقتباس

اپنی طرف سے جن لوگوں کو بانٹوا راحت کمیٹی بھیجتی تھی ان کے لئے برابر ٹکٹ خریدتی تھی حالانکہ یہ وقت افراتفری، جلد بازی اور اندھا دھند کام کرنے کا تھا۔ کتنے ہی پریشان مہاجرین بغیر ٹکٹ کے جہازوں میں سوار ہوجاتے تھے۔ اس سلسلے میں جہازوں کے آفیسروں نے اپنی کمپنی کے مالکان سے شکایت کی۔

جب سیٹھ حبیب پیر محمد کے (1961 - 1895ء) علم میں یہ بات آئی تو انہوں نے جہاز راں کمپنی کے مالک سے پوچھا کہ ایک جہاز میں کتنے مسافر آسکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا "پندرہ سو" حاجی حبیب نے کہا کہ پندرہ سو بلکہ اس سے بھی زیادہ مسافروں کو آپ جہاز کے ذریعے کراچی لے جائیں۔

ان سے ٹکٹ وغیرہ کا نہ پوچھیں۔ سب کے ٹکٹ میں دوں گا۔ کچھ عرصہ کے بعد بی آئی ایس این کی بمبئی کی شاخ نے حاجی حبیب کی خدمت میں بائیس ہزار روپے کا بل بھیجا۔ سیٹھ حاجی حبیب نے بخوشی اس بل کی ادائیگی کرنی چاہی۔ اسی دوران کمپنی کی کلکتہ شاخ کے صدر دفتر سے یہ ہدایت کی گئی کہ ریاست کے سب سے بڑے امپورٹر سے رقم وصول نہ کی جائے۔ (گجراتی سے ترجمہ : ک۔ع۔پ)

انسانوں کی خدمت

☆ انسانوں سے محبت کرنا ہی دراصل اللہ سے محبت کرنا ہے اور انسانوں کی خدمت ہی دراصل اللہ کی خدمت ہے۔

(حضرت ابوذر غفاری رحمۃ اللہ علیہ)

ہنسنا ہنسانا

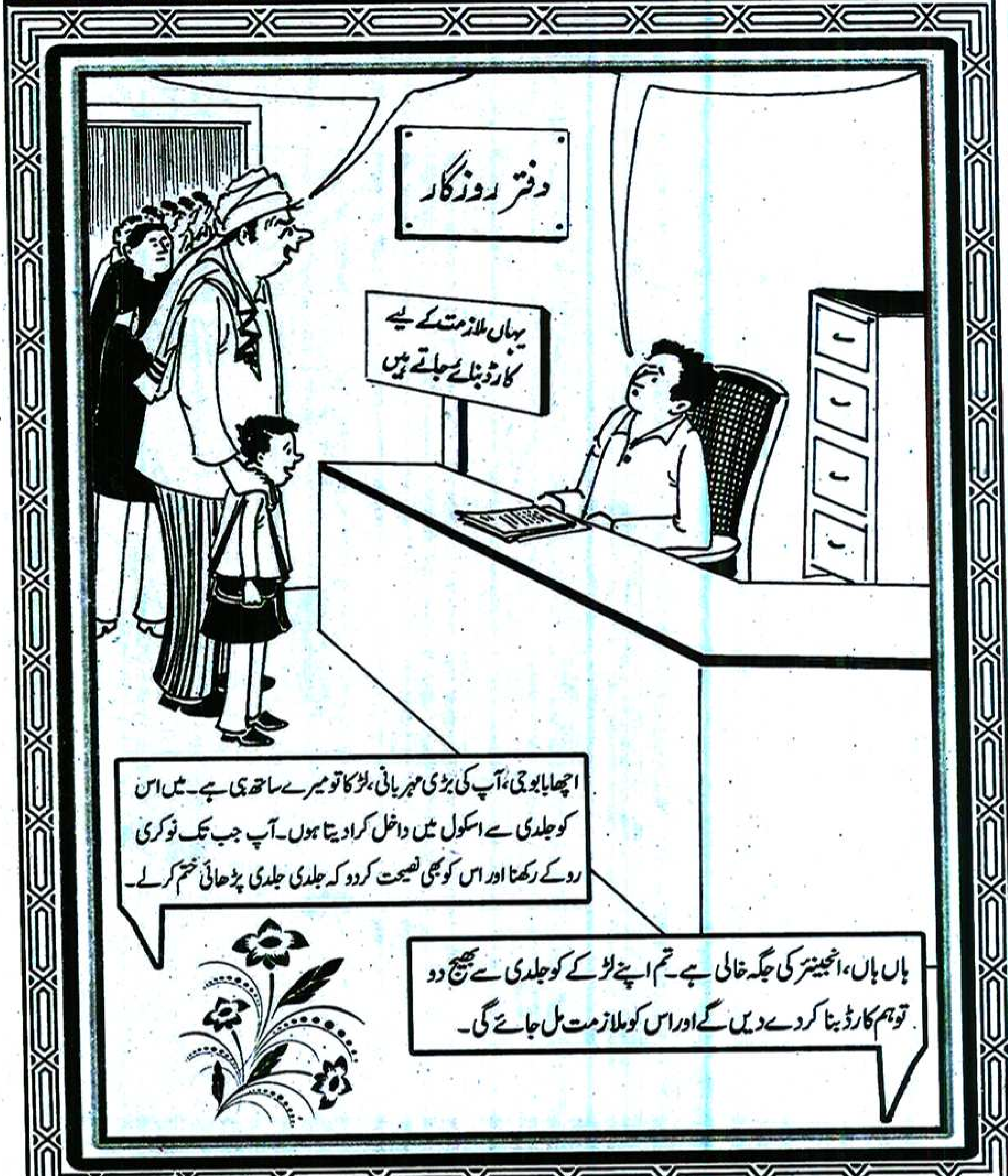

یہ جو دکان پر کھڑے ہوئے ہیں، یہ میرے ابا جان ہیں
اور سی آئی ڈی (CID) میں کام کرتے ہیں۔
کمال ہے تمھاری ذہانت پر، تعجب ہے کہ تم سی آئی ڈی والوں تک کو پہچان لیتے ہو۔

ایک اہم اور معلومات افزا مقالہ

ماضی کی ایک یاد

ملکی اقتصادی شعبہ اور میمن برادری

صنعت و تجارت میں اپنی برادری نے ہمیشہ نمایاں کردار ادا کیا ہے

مقالہ نگار: جناب حاجی محمد یونس بندوکڑا، سابق صدر میمن پروفیشنل فورم

Mr. M. Yunus Bandukda

آل پاکستان میمن فیڈریشن کی گولڈن جوبلی کی تقریبات کے حوالے سے ایک سیمینار منعقد کیا گیا تھا جس کا موضوع تھا: ''میمن برادری کے فکری رہنما سر آدم جی سے عبدالرزاق ٹیسٹی تک'' 27 مارچ 2003ء کو شب آٹھ بجے رنگون والا ہال دھوراجی کالونی میں منعقد ہونے والے اس سیمینار میں میمن پروفیشنل فورم کے صدر جناب محمد یونس بندوکڑا نے جو مقالہ پیش کیا اس کا مکمل متن اور مقالہ نگار کا مختصر تعارف قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

معروف اور ممتاز بزنس مین حاجی محمد یونس بندوکڑا کتیانہ میمن برادری بلکہ مجموعی طور پر پوری میمن برادری کی ایک ہمہ جہت قابل احترام شخصیت ہیں جنہیں کسی تعارف کی ضرورت نہیں۔ آپ ایک معروف اور ممتاز بزنس مین اور کاروباری اور سماجی شخصیت ہیں۔ یونائیٹڈ میمن جماعت آف پاکستان کے 5 فروری 2013ء کو تین سالہ مدت کے انتخاب میں اتفاق رائے سے نائب صادر اول منتخب کیے گئے تھے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ مختلف برادریوں میں اپنے نام، اپنے کاموں، سماجی اور فلاحی خدمات کے حوالے سے جانے اور پہچانے جاتے ہیں۔

آپ کا ایک تعارف یہ بھی ہے کہ آپ ماضی میں میمن پروفیشنل فورم کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔ آپ کتیانہ میمن ہسپتال، میڈیکل بورڈ کے 2001-1999ء میں چیئرمین رہے۔ جناب حاجی محمد یونس بندوکڑا کو 1992ء میں وزیر اعظم پاکستان نے ان کی بے مثال قومی خدمات اور جدوجہد کے اعتراف میں KCCI کی جانب سے گولڈ میڈل سے نوازا۔ یہ ایوارڈ خاص طور سے قومی معیشت کو مستحکم کرنے کے لیے ان کی خصوصی اور گراں قدر خدمات کے اعتراف میں دیا گیا تھا۔ جناب محمد یونس بندوکڑا 1990ء سے الامین ڈینم ملز (پرائیویٹ) لمیٹڈ کے چیئرمین اور سی ای او (چیف ایگزیکٹو آفیسر) ہیں۔ انڈیگو ڈائیڈ ڈینم ملز (پرائیویٹ) لمیٹڈ نے FPCCI کی ایکسپورٹ میرٹ ٹرافی 96-1995ء حاصل کی جو انہیں وزیر اعظم پاکستان نے دی تھی۔ آپ کا میمن فیڈریشن کے سیمینار میں پڑھا جانے والا مقالہ ایک معلومات

افزا ہے جو قارئین کی معلومات میں اضافہ کے لیے شائع کیا جارہا ہے۔ (تعارف: کھتری عصمت علی)

عزیزان محترم! میں اس خصوصی تقریب میں سب سے پہلے آل پاکستان میمن فیڈریشن کے صدر محترم محمد فاروق موٹلانی اور ان کے رفقاء کی پوری ٹیم کو ہدیہ تہنیت پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے آل پاکستان میمن فیڈریشن کے 50ویں سال کی تکمیل پر یہ گولڈن جوبلی تقریب منعقد کی اور اس سیمینار کا انعقاد کیا۔ اس کا موضوع ہے: ''میمن برادری کے فکری رہنما۔ سر آدم جی عبدالرزاق ٹیسٹی تک۔'' میں آپ کا بے حد ممنون و مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس موضوع پر بولنے کا موقع دیا۔

پاکستان کے وجود میں آنے سے پہلے ہندوستان میں لگ بھگ پوری تجارت ہندوؤں کے ہاتھ میں تھی۔ مسلمانوں نے نہ تو صنعتیں اور انڈسٹریاں لگائی تھیں اور نہ ملیں اور کارخانے قائم کیے تھے البتہ تجارت میں ان کا کوئی نہ کوئی حصہ تھا مگر یہ برائے نام تھا۔

دوسری جانب یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ صنعت و تجارت، معیشت و اقتصادیات میمن برادری کا وصف ہمیشہ سے رہی ہے۔ سوداگری اس برادری کی پہچان رہی ہے۔ اس کا ایک ثبوت میں یہ پیش کرسکتا ہوں کہ سترہویں صدی میں میمن برادری کے تاجر اور سوداگر سندھ کے شہر ٹھٹھہ میں تجارت و کاروبار کے شعبے پر چھائے ہوئے تھے۔ شمالی ہندوستان میں کوئی ایسا شہر نہیں تھا جس میں ٹھٹھہ سے زیادہ تجارت ہوتی ہو۔ میں اس ضمن میں آپ حضرات کی خدمت میں یہ حقیقت پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر مکرجی کے بقول یہ شہر (نگر ٹھٹھہ) تجارت کا سب سے بڑا مرکز ہوا کرتا تھا۔ اس زمانے میں ٹھٹھہ کپڑے کی تیاری کا مرکز تھا۔ آئین اکبری میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ٹھٹھہ ایک آباد بندرگاہ تھی۔ ملتان، لاہور، آگرہ اور احمد آباد سے ٹھٹھہ کے مضبوط تجارتی تعلقات تھے۔ اس شہر کی تجارت گوا، سور اور شمال میں مالابار کی خاص بندرگاہوں تک پھیلی ہوئی تھی۔

قائداعظم محمد علی جناح نے قیام پاکستان سے پہلے ہی یہ پلاننگ شروع کردی تھی کہ نومولود اسلامی ریاست میں کس برادری سے کیا کام لینا ہے اور کونسی برادری کے شعبے کیلئے زیادہ سودمند رہے گی۔ چنانچہ اقتصادی شعبے کے لیے یعنی صنعت، تجارت، کاروبار کے حوالے سے آپ کی نظروں نے میمن برادری کو بھانپ لیا تھا اور یہ طے کرلیا تھا کہ اس برادری نے ملکی معیشت کو مستحکم کرنے کا کام لینا ہے۔ اس ضمن میں، میں آپ حضرات کی اجازت سے قائداعظم کی اس تقریر کا ایک حوالہ پیش کرنا چاہوں گا جو آپ نے 31 دسمبر 1937ء میں کلکتہ کے البرٹ ہال میں کی تھی۔ بانی پاکستان نے فرمایا تھا: ''میمن برادری جیسی صف اول کی تاجر برادری اب سیاست میں دلچسپی لینے لگی ہے۔ یہ ہم سب کے لیے یقینی طور

پرخوش آئند بات ہے اور میرے خیال میں یہی دنیا میں کامیابی اور کامرانی حاصل کرنے کا راستہ ہے۔"

.....میں آزادی کی جدوجہد کے لئے تحریک چلارہا ہوں لیکن آج میمن برادری جیسی حساب داں بزنس کی دل دادہ، مخلص اور سمجھدار برادری جس خلوص کے ساتھ ہم سب کا ساتھ دے رہی ہے۔آج وفد کی صورت میں البرٹ ہال (کلکتہ) آئی ہوئی ہے۔اس سے مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے اور میرا یقین پختہ ہو گیا ہے۔میں صحیح راستے پر ہوں اور میری تحریک بھی صحیح ہے۔میرے دل میں ریاست کچھ کاٹھیاواڑ کے لئے بڑا عزت و احترام ہے یہ زمین میرے لئے باعث فخر ہے کیونکہ میرے آباؤ اجداد کا آبائی گاؤں کاٹھیاواڑ میں ہی ہے۔درحقیقت میمن برادریوں کو بے لوث اور دیانت دار رہنماؤں کی قیادت نصیب ہوئی ہے۔ہمیں اپنی کامیابیوں کا اللہ تعالیٰ پر پورا پورا یقین ہے۔پاکستان بن کر رہے گا۔

قائداعظم کی تقریر سے اقتباس۔البرٹ ہال۔کلکتہ 1936ء

بشکریہ: ماخوذ گجراتی کتاب "القائد" مصنف: یوسف عبدالغنی مانڈویا (مرحوم)

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ قائداعظم نے میمن برادری کی تاجرانہ صلاحیتوں کو پہلے ہی بھانپ لیا تھا اور انہیں یقین تھا کہ جب پاکستان سے ہندوستان جانے والی ہندو تاجر برادری کی وجہ سے اس شعبے میں ملک کسی طرح کی مشکل یا پریشانی سے دوچار نہیں ہوگا۔

ویسے بھی میمنوں کی اقتصادی مہارت ہمیشہ سے ہی تسلیم کی جاتی رہی ہے۔مغل دور میں ٹھٹھہ شہر کا سارا کاروبار ہی میمنوں کے ہاتھ میں تھا بلکہ یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ پورے سندھ کی معیشت کا دارومدار ہی اس برادری پر تھا۔اناج، روٹی، سبزی اور پھلوں کی تجارت و کاروبار سب کچھ شروع سے میمنوں کے ہاتھ میں تھا۔یہ میمن برادری ہی ہے جو آج بھی ملک کے مختلف شہروں میں اور خاص طور سے اندرون سندھ زراعت کے شعبے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔گھریلو دستکاری کے شعبے میں اس برادری کے کردار کے بھی معترف ہیں۔فروری 1948ء میں حاجی محمد علی بنگالی اور محمد علی رنگون والا نے مل کر بنگال آئل مل کی بنیاد رکھ کر اس خطے میں تجارتی شعبے کی ابتدا کی تھی۔اس مل کا افتتاح قائداعظم محمد علی جناح نے کیا تھا۔

اس طرح میمن برادری قائداعظم کے اس اعتماد پر پوری اتری جو انہوں نے میمن برادری پر صنعتی و اقتصادی شعبے کے حوالے سے کیا تھا۔

میمن برادری کی اقتصادی شعبے میں مہارت کے بارے میں ایک روسی اسکالر سرجی لیون نے اپنی کتاب "سوویت اسکالرز ویو آف جنوبی ایشیا" میں لکھا ہے: "انڈیا کی میمن برادری صنعت و تجارت کے شعبے میں ماہر ہے اور ہر قسم کی تجارت کے لیے اس پوری خطے (انڈیا) میں مشہور ہے۔"

قائداعظمؒ اور سر آدم جی کے بہت قریبی بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ دوستانہ تعلقات تھے۔جب بھی صنعت، تجارت یا کاروبار کا کوئی معاملہ درپیش ہوتا تو قائداعظمؒ کی نظریں فوراً سر آدم جی کی طرف جاتی تھیں اور آپ اقتصادی شعبے میں آدم جی سے مشورہ کرتے تھے اور ان کی رائے کی اہمیت دیتے تھے بلکہ ان کے فیصلے قبول بھی کرتے تھے۔قیام پاکستان سے پہلے انڈیا میں حبیب بینک موجود تھا۔مگر مسلمانوں کے لیے صرف یہ ایک بینک ناکافی تھا اور صنعتی و تجارتی شعبے کو مستحکم کرنے کے لیے مزید بینکوں کی ضرورت تھی اس لیے قائداعظم کی خواہش کی تکمیل کرتے ہوئے سر آدم جی نے مسلم کمرشل بینک کی بنیاد رکھی تھی۔اس کا مقصد یہ تھا کہ جب نئی مملکت وجود میں آجائے تو بینکاری کے شعبے میں کوئی خلا باقی نہ رہے۔

اس کے علاوہ پاکستان کی اپنی کوئی ایئر لائن موجود نہیں تھی۔چنانچہ آدم جی نے اس مملکت خداداد کے لیے اورینٹ ایئرویز قائم کی جس کا موجودہ نام پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز (PIA) ہے۔اس ایئر لائنز کے قیام سے پاکستان کو دوسرے شعبوں کے علاوہ صنعتی شعبے میں بھی استحکام ملا۔

بلا شبہ مذکورہ بالا بینک اور مذکورہ بالا ایئر لائنز کا قیام میمن برادری کا ایک ایسا کارنامہ تھا جس کی کوئی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔

جہاں تک زرعی شعبے (ایگری کلچرل ڈیپارٹمنٹ) کا تعلق ہے تو قیام پاکستان کے وقت یہ شعبہ زرعی پیداوار کی تقسیم میں بہت کمزور تھا۔ اناج تو بہت پیدا ہوتا تھا مگر اس کی مارکیٹوں تک بروقت رسائی کے لیے کوئی نظام موجود نہیں تھا، اس لیے میمن برادری نے اس سلسلے میں موثر منصوبہ بندی کی اور غذائی اجناس کی موثر مارکیٹنگ کے لیے تین بڑے ادارے قائم کیے جن کے نام تھے: (1)۔ ارگ لمیٹڈ (2)۔ واوا لمیٹڈ (3)۔ آدم لمیٹڈ۔ یہ ادارے پاکستان بننے سے پہلے بھی اس شعبے میں نمایاں مقام کے حامل تھے مگر قیام پاکستان کے بعد انہیں وسعت دی گئی اور ملک بھر میں ان کی شاخیں قائم کی گئیں تاکہ زرعی اجناس پورے ملک تک بروقت پہنچائی جاسکیں۔ ایک تقریب کے دوران ایک بار جناب محمد علی رنگون والا نے قائداعظم کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے کہا تھا: **"ہم پاکستان کے لیے کوئی بوجھ نہیں بلکہ اثاثہ ثابت ہوں گے۔"** یہ ایک ایسی حقیقت تھی جس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کیونکہ واقعتاً میمن برادری نے پاکستان کی معاشی شعبے میں جس طرح مدد کی اس سے آنے والے برسوں میں پاکستان کو اقتصادی استحکام نصیب ہوا اور پورے پاکستان (مشرقی و مغربی) میں میمن برادری کا کردار بے حد نمایاں ہوتا چلا گیا۔ افسوس آج وہ بنگلہ دیش بن چکا۔

انشورنس یا بیمہ کا شعبہ بھی اقتصادی میدان میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس شعبے میں آدم جی گروپ نے نمایاں کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ میمن برادری کے کئی بڑے گروپس انشورنس کے شعبے میں سرگرم رہے۔ (1)۔ آدم جی گروپ نے آدم جی انشورنس قائم کیا تھا۔ (2)۔ ارگ گروپ نے ایسٹرن فیڈریل انشورنس کی داغ بیل ڈالی تھی۔ (3)۔ داؤد گروپ نے سنٹرل انشورنس کمپنی قائم کی تھی۔ اس طرح انشورنس کے شعبے میں بھی میمن برادری کا نمایاں کردار نظر آتا ہے جس سے کوئی پاکستان انکار نہیں کرسکتا۔

پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد ملک کو زرمبادلہ (فارن ایکسچینج) کی بڑی ضرورت تھی اور یہ آمدنی اسے جوٹ یا پٹ سن سے حاصل ہوسکتی تھی۔ لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ قیام پاکستان کے وقت اس خطے میں کوئی بھی جوٹ مل موجود نہیں تھی۔ مشرقی پاکستان میں جو بھی جوٹ پیدا ہوتا تھا وہ انڈیا سمیت دوسرے ملکوں کو ایکسپورٹ کردیا جاتا تھا۔ چنانچہ 1950ء میں دو جوٹ ملز قائم کی گئیں جن میں سے ایک باوانی جوٹ مل تھی اور دوسری آدم جی جوٹ ملز۔ ان دو جوٹ ملز کے قیام کے بعد مشرقی پاکستان میں میمن برادری نے متعدد صنعتی ادارے، فیکٹریاں اور کارخانے لگائے اور اس خطے میں ایک نئے صنعتی دور کا آغاز ہوا جو کبھی پسماندہ کہلاتا تھا۔

جوٹ کے شعبے میں میمن برادری کے پاکستان بننے سے پہلے سرگرم تھی۔ کلکتہ میں سر آدم جی نے ایک جوٹ مل قائم کرکے اس شعبے میں اپنی اجارہ داری قائم کرلی تھی جسے لاکھ کوشش کے بعد بھی یہ ہندو نہ توڑ سکے۔ بعد میں جوٹ کے شعبے میں میمن برادری کی مہارت اس نومولود اسلامی مملکت کے کام آئی۔ کاغذ کے شعبے میں بھی میمن برادری کی خدمات اور اس کا کردار نمایاں ہے۔ داؤد گروپ نے کرنافلی پیپر ملز اور ریان (دھاگے) اور کیمیکلز کے کئی کارخانے قائم کرکے اس شعبے میں بھی ملک کو مستحکم کرنا شروع کردیا۔ اس کے علاوہ ارگ گروپ، باوانی گروپ، مافیا گروپ اور میمن برادری کے کئی مختلف گروپس نے مختلف شعبوں میں متعدد ادارے قیام کرکے ایک طرف تو ملک کو مستحکم کیا اور دوسری جانب میمن برادری کے کردار کو واضح کیا۔ یہاں ایک بات واضح کرنا ضروری ہے۔ وہ یہ کہ میمن برادری میں تباہ حال پاکستان کی تعمیر نو میں جس جذبے اور لگن سے کام کیا اس سے ملک اقتصادی طور پر بے حد مضبوط مستحکم ہوگیا۔ ہمیں معلوم ہے کہ جب پاکستان وجود میں آیا تو یہ دو حصوں (مشرقی و مغربی) پر مشتمل تھا۔ پاکستان

کے قیام کے بعد اس کے مغربی حصے میں میمن برادری کے حوالے سے پاکستان کی تاریخ گواہ ہے کہ اس برادری نے صنعتی واقتصادی شعبے میں کوئی شعبہ ایسا نہیں چھوڑا جس کو مستحکم کرنے کے لئے اس نے دل وجان سے کام نہ کیا ہو۔ کپڑے کی صنعت، سلک کی صنعت، اون اور اونی کپڑے کی صنعت، کاغذ، ہوائی جہاز، بحری نقل وحمل، بینکنگ، انشورنس، شپ بریکنگ، سگریٹ، ماچس، ریڈی میڈ گارمنٹس، ہوزری، اخباری صنعت تعمیرات کی غرض کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں ہے جس میں میمن برادری نے نمایاں کردار ادا نہ کیا ہو۔ قیام پاکستان کے وقت ملک میں کپڑے کی صنعت کے صرف چند ادارے موجود تھے۔ میمن برادری کے مختلف گروپس نے کاٹن ٹیکسٹائل اور آرٹ سلک کے شعبے میں دل کھول کر سرمایہ کاری کی اور بڑی بڑی فیکٹریاں قائم کیں۔

اس شعبے میں ترقی کا اندازہ لگانے کے لیے میں آپ حضرات کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ 1948ء میں یعنی قیام پاکستان کے ایک سال بعد اس ملک میں 78,000 اسپنڈلز موجود تھے جو صرف چھ سال بعد یعنی 1954ء میں بڑھ کر 1,113,000 تک جا پہنچے اور 1957ء میں ان کی تعداد 1,568,000 ہوگئی۔ اس شعبے میں درج ذیل خاندانوں نے نمایاں کردار ادا کیا: آدم جی گروپ، داؤد گروپ، باوانی گروپ، فیکٹو گروپ، گل احمد، تیلی فیملی، حسین اینڈ لطیف ابراہیم جمال گروپ، دادا بھائی گروپ، اسٹار ٹیکسٹائل، رشید ٹیکسٹائل، مانیا عثمان ٹیکسٹائل گروپ، تابانی گروپ، غفور ٹیکسٹائل گروپ، ٹبا فیملی، مچھیارا گروپ، غنی طیب گروپ، بالا گام گروپ، دیوان گروپ وغیرہ۔

کپڑے کی صنعت کے علاوہ متعدد میمن گروپس اور فیملیز نے درج ذیل شعبوں میں سرمایہ کاری کی: فارماسیوٹیکل، انشورنس، کاغذ ایئر لائن، سیمنٹ، بینکاری، اسٹیل ملز، شوگر ملز، نیوز پیپر وغیرہ۔ باقی شعبوں کا تذکرہ اس سے پہلے آچکا ہے۔ کچھ اور گروپس اور خاندان بھی مختلف شعبوں میں سرگرم ہیں جو یہ ہیں: فیکٹو گروپ، دادا بھائی، ہارون فیملی، جعفر فیملی، پردیسی گروپ، امین چھیپل گروپ، مچھیارا گروپ، حاجی ہاشم تمبا کو والا گروپ، غنی اینڈ طیب گروپ، قاسم کھانانی گروپ، کالیا گروپ، عارف حبیب، اے کے ڈی گروپ، عقیل کریم ڈھیڈی، احمد عبداللہ، مجید عزیز بالا گام والا فیملی، تیلی فیملی اور ابراہیم قاسم۔ سب معتبر خاندان اور گروپس پاکستان کو معاشی طور پر مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے رہے ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں۔

عزیزان محترم!

پاکستان ہمارا وطن ہے۔ اس ملک نے ہمیں عزت دی ہے، دولت دی ہے، ایک شناخت دی ہے۔ یہ ہمارے لیے شجر سایہ دار ہے۔ ہماری محفوظ پناہ گاہ ہے۔ ہم اپنے رب کے ممنون ہیں کہ اس نے ہمیں اس ملک کی اور اپنے اہل وطن کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

ہماری دعا ہے کہ آنے والے وقت میں بھی اللہ تعالیٰ ہمیں اس ملک کی مزید خدمت کرنے اور اقتصادی طور پر اپنے ملک پاکستان کو مستحکم کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔ اپنا ملک پاکستان ہمیں بڑی قربانیوں کے بعد ملا ہے۔ اس کی حفاظت اور خدمت ہم سب کا فرض ہے۔

پاکستان زندہ باد۔۔۔ میمن برادری پائندہ باد

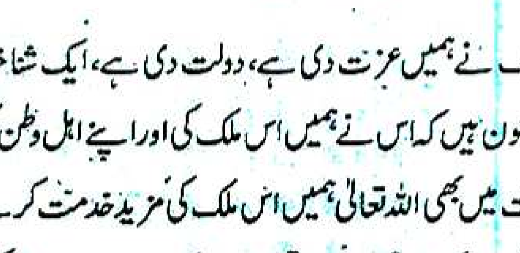

BMJ Institute and Bantva Memon Jamat arrange Bootcamp for Bantva Community

19th June 2022

Timing 4:00 PM to 6:00 PM

BANTVA MEMON JAMAT (REGD.)
Digital Education

IEC

Bantva Digital Institute & Institute of Emerging Careers

Arrange Free Bootcamp

on Sunday 19 june 2022 04 pm to 06 pm

LEARN IT COURSES

courses we offer:

- UI/UX design
- Website development
- Game development
- Artificial intelligence
- Mobile App development
- Data analytics
- Blockchain development
- Automation testing
- Cyber security
- Cloud computing

Eligibility Criteria

At least intermediate

Financial Aid

Per Month Stipend Amount Announce In Boot Camp For Needy Students

For registration WhatsApp us at

03323971300

Hoor Bai Hajiani Hall, BMJ Digital Education, Yaqoob Khan Road Near Jama Mall & SIUT Hospital Saddar Town, Karachi

بارش

☆ایک کنجوس بچہ بارش میں چھتری کو بغل میں دبائے جارہا تھا کہ ایک آدمی نے اسے روک کر پوچھا: بیٹا! چھتری کھول کیوں نہیں لیتے؟ کنجوس بچہ: انکل کیسے چھتری کھول لوں یہ بارش میں بھیگ نہیں جائے گی۔

پابند

☆ایک بچہ (دوسرے سے) میرے بھائی جان وقت کے بہت پابند ہیں۔ایسی خوبی سب میں نہیں ہوتی۔دوسرا بچہ: اچھا! وہ کیسے؟ پہلا بچہ: وہ کھانے کی میز پر سب سے پہلے جو آجاتے ہیں۔

چائے

☆استاد (شاگرد سے) بتاؤ چائے پینا مفید ہے یا مضر؟ شاگرد: جناب اگر چائے دوست پلائے تو مفید ہے اگر اپنے پیسے سے خرید کر پینی پڑے تو مضر ہے۔

خوش آمدید

☆استاد: خوش آمدید کا مطلب کیا ہے؟ شاگرد: خوش ہو کر آم دینا۔

گول

☆استاد نے شاگرد سے سوال کیا: عادل تمہیں معلوم ہے کہ زمین گول ہے لیکن کیا تم اس کے اردگرد چل سکتے ہو؟ عادل نہیں جناب۔استاد: لیکن کیوں نہیں؟ عادل: اس لیے کہ میرے پاؤں میں چوٹ لگی ہے۔

خوشی

☆استاد (شاگرد سے) عید کا دن خوشی کا دن ہے اس کے علاوہ کس دن تم سب سے زیادہ خوش ہوتے ہو؟ شاگرد: جس دن صبح بارش ہو اور اسکول کی چھٹی ہوجائے۔

بجلی کا بل

☆ایک دوست (دوسرے سے): کوئی ایسا طریقہ بتاؤ جس سے میرا بجلی کا بل کم آیا کرے۔دوسرا دوست: جب بجلی نہ ہو تو بٹن آن اور جب بجلی ہو تو بٹن آف کردیا کرو۔

برتن

☆شوہر (بیوی سے) ہمیں آج رات کا کھانا ہوٹل میں کھانا چاہیے۔بیوی: تم کیا سمجھتے ہو، کیا میں پکا پکا کر تھک چکی ہوں؟ شوہر: نہیں یہ بات نہیں دراصل میں برتن دھودھو کر تھک گیا ہوں۔

موٹا آدمی

☆ایک آدمی کے گھر موٹا سا مہمان آگیا۔رات کو جب کھانے کا وقت ہوا تو وہ موٹا آدمی سب کچھ کھا گیا۔یہ دیکھ کر میزبان کا چھوٹا لڑکا رونے لگا۔ماں نے بچے سے پوچھا۔بیٹا کیوں روتے ہو۔بیٹا بولا: ماں وہ موٹا آدمی سب کچھ کھا گیا اور مجھے بھوک لگی ہے۔ماں: بیٹا!

مہمان کو جانے دو پھر سارے مل کر روئیں گے۔

برف

☆ گاہک (دکاندار سے) تم نے بالکل کچی برف دی ہے۔ دکاندار کوئی بات نہیں جناب! گھر جا کر آپ اسے آگ پر پکا لیں۔

دھوپ

☆ ماں (بیٹے سے) بیٹا تم گملا لان سے اٹھا کر گھر میں کیوں لے آئے؟ بیٹا مما آپ نے ہی تو کہا کہ دھوپ میں ہر چیز خراب ہو جاتی ہے۔ میں نے سوچا کہ کہیں یہ بھی خراب نہ ہو جائے۔

سبزی

☆ گاہک (سبزی والے سے) بھائی! سبزی اچھی دینا۔ اگر سبزی خراب ہوئی تو پکی پکائی واپس لے آؤں گا۔ سبزی والا: جناب! روٹیاں بھی ساتھ لیتے آنا۔

انگور

☆ مہمان (چھٹا کینو لیتے ہوئے میزبان سے): اجی بس کیا بتاؤں۔ میری نظر بہت کمزور ہے۔ میزبان (جل کر): جی ہاں جبھی تو آپ کینوؤں کو انگور سمجھ کر کھا رہے ہیں۔

گھی

☆ گاہک: گھی کیا بھاؤ ہے؟ دکاندار: ساٹھ روپے کلو۔ گاہک: پچیس پیسے کا دے دو۔ دکاندار: سامنے ڈبا پڑا ہے۔ اس کو پانچ منٹ تک ہاتھ لگا سکتے ہو۔

ایجاد

☆ تین دوست آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ایک دوست نے کہا: میرے ابو نے ریل گاڑی ایجاد کی ہے۔ دوسرے نے کہا: بھلا یہ بھی کوئی بات ہے۔ میرے ابو نے ہوائی جہاز ایجاد کیا ہے۔ یہ سن کر تیسرا بولا: بھلا یہ بھی کوئی بات ہے میرے ابو نے تو گھوڑا ایجاد کیا ہے۔

امتحان

☆ ایک صاحب نئے نئے عرب ممالک میں رہ کر آئے تو لوگوں کے سامنے شیخیاں مارتے کہ میں عربی بہت اچھی سیکھ گیا ہوں۔ ایک شخص نے ان کا امتحان لینے کی غرض سے پوچھ ہی لیا کہ یہ بتائیں عربی میں ٹھنڈے شوربے کو کیا کہتے ہیں؟ وہ صاحب کچھ دیر سوچتے رہے اور سر کھجاتے رہے پھر بولے عربی شوربے کو ٹھنڈا ہی نہیں ہونے دیتے، گرم ہی کھا لیتے ہیں۔

کبوتر

☆ ایک دوست: یہ لو اپنا کبوتر لے لو۔ دوسرا دوست! یہ تو بلی ہے۔ پہلا دوست! بھئی کبوتر اس کے پیٹ میں ہے۔

گھنٹی

☆ باپ (بیٹے سے) یہ بتاؤ تمہیں اسکول میں سب سے اچھا کون لگتا ہے؟ بیٹا: ابو گھنٹی بجانے والا چپڑاسی۔

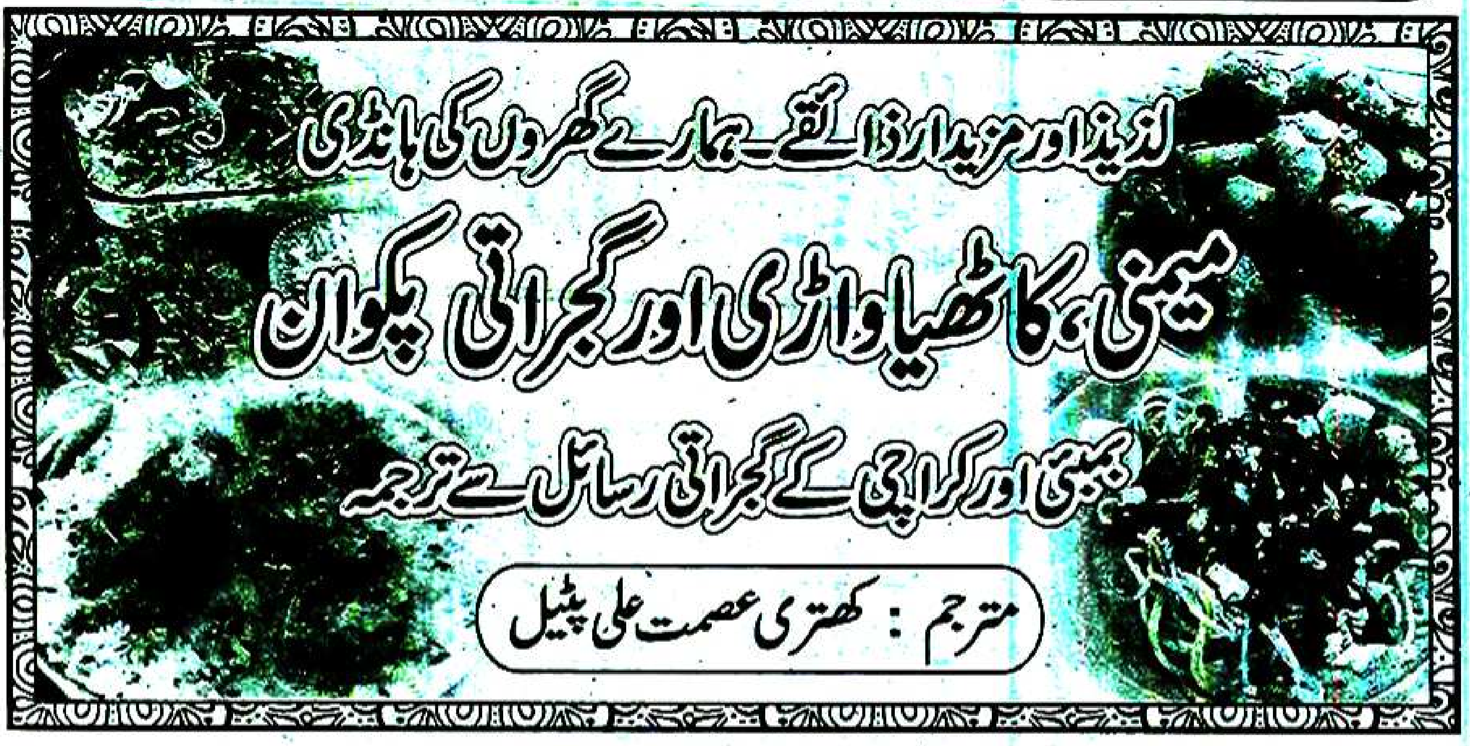

لذیذ اور مزیدار ذائقے۔ ہمارے گھروں کی ہانڈی

میمنی، کاٹھیاواڑی اور گجراتی پکوان

بمبئی اور کراچی کے گجراتی رسائل سے ترجمہ

مترجم : کھتری عصمت علی پٹیل

میمنی قیمہ پلاؤ

اجزاء: قیمہ آدھا کلو، چاول آدھا کلو، پیاز ایک پاؤ، ٹماٹر ایک پاؤ، ہری مرچ چھ عدد، ادرک ایک ٹکڑا، لہسن چھ جوئے، سفید زیرہ ایک چھوٹا چمچ، سوکھا دھنیا ایک چھوٹا چمچ، لونگ چھ عدد، الائچی دو عدد، دار چینی ڈیڑھ انچ کا ٹکڑا، سیاہ مرچ آٹھ عدد، ہلدی ایک چمچ، نمک چار چمچ، زعفران ایک چمچ، تیل ایک پاؤ۔

ترکیب: چاول چن کر دھولیں۔ نمک، لونگ، دار چینی، الائچی اور سیاہ مرچ ڈال کر چاول ابال لیں۔ سفید زیرہ، دھنیا، ادرک، لہسن اور ہری مرچ پیس لیں۔ پیاز اور ٹماٹر کاٹ لیں۔ کٹی ہوئی پیاز کو تل لیں اور اسی گھی میں ٹماٹر اور پیا ہوا گرم مصالحہ ڈال کر بھونیں۔ پھر نمک، ہلدی اور پسی ہوئی مرچ شامل کریں اور بھونیں۔ اب قیمہ شامل کر کے بھونیں۔ قیمہ بھون چکیں تو اتنا پانی ڈالیں کہ قیمہ گل جائے۔ اب ابلے ہوئے چاولوں کی تہہ ایک کھلے منہ کی دیگچی میں لگائیں۔ اس پر تیار شدہ قیمے کی تہہ لگائیں اور آدھا زعفران چھڑک دیں۔ پھر چاولوں کی تہہ لگائیں اور باقی زعفران چھڑک دیں۔ اب ہلکی آنچ پر دم لگا دیں۔

گجراتی کڑی

اجزاء: ارد کی دال ایک کپ، املی ایک کپ پانی میں بھگو دیں پاؤ کپ، بھنڈی آٹھ عدد (کاٹ لیں)، بینگن (رول کی شکل میں کاٹ لیں) سات عدد، ہری مرچ دو عدد، ثابت زیرہ آدھا چائے کا چمچہ، دہی پاؤ کپ، ادرک ایک چائے کا چمچ (پسا ہوا)، ہرا دھنیا (باریک کٹا ہوا) ایک گٹھی، پودینہ (باریک کٹا ہوا) ایک گٹھی، بیسن پاؤ کپ، لال مرچ ایک چائے کا چمچ، ہلدی آدھا چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، تیل تین کھانے کے چمچ۔

ترکیب: ارد کی دال کو ابال لیں۔ ایک کڑاہی میں تیل گرم کریں اور اس میں زیرہ، نمک، لال مرچ، ہلدی ڈالیں اور تھوڑا بھون لیں۔ پھر اس میں ادرک ڈال کر بھونیں۔ ہلکی براؤن ہو جائے تو اس میں ہری مرچیں، کٹا ہوا بینگن اور بھنڈی ڈال کر تھوڑا پکائیں۔ بیسن کو دہی اور تھوڑے سے پانی میں مکس کر کے سبزیوں میں شامل کریں اور اس میں ابلی ہوئی دال شامل کرلیں اور اس وقت تک پکائیں جب تک سبزیاں نرم ہو جائیں۔ گجراتی کڑی تیار ہونے پر اس میں املی کا رس ڈالیں اور ڈش میں نکال کر ہرا دھنیا چھڑک کر گرم گرم پیش کریں۔

میمنی پلائو

اجزاء: بیف بون لیس 750 گرام، آلو آدھا کلو، کٹی ہری مرچ دو کھانے کے چمچے، کری پتہ پندرہ سے بیس عدد، ہرا دھنیا دو کھانے کے چمچے، دہی آدھا کپ، تلی پیاز ایک کپ، تیل 3/4 کپ، ادرک لہسن پیسٹ ایک کھانے کا چمچہ، چاول 750 گرام، زیرہ ایک چائے کا چمچہ، کالی مرچ چھ سے آٹھ عدد، لونگ چھ سے آٹھ عدد، بڑی الائچی دانہ آدھا چائے کا چمچہ، ہری الائچی چار سے پانچ عدد، دار چینی دو سے تین اسٹکس، تیز پتہ ایک عدد، نمک حسب ذوق۔

پوٹلی کے لئے: سونف دو کھانے کے چمچ، ثابت دھنیا دو کھانے کے چمچ، بادیان کے پھول دو سے تین عدد۔

ترکیب: ایک پین میں تیل گرم کرکے پیاز کو فرائی کرلیں جب فرائی ہوجائے تو تین چوتھائی نکال لیں۔ پھر اس میں ثابت گرم مصالحہ، زیرہ، ادرک لہسن کا پیسٹ، پوٹلی اور آلو ڈال دیں۔ اب گوشت شامل کرکے چھ سے آٹھ منٹ پکائیں۔ ساتھ ہی دو کپ پانی، کری پتہ اور ہری مرچ ڈال کر پکنے دیں، اتنا کہ گوشت گل جائے۔ اس کے بعد پوٹلی نکال لیں۔ پھر اس میں چاول اور پانی شامل کرکے پکائیں۔ جب پانی خشک ہوجائے تو پین کو گرم توے پر رکھیں اور دم پر چھوڑ دیں۔ ہرا دھنیا، رائتہ اور سلاد کے ساتھ سرو کریں۔

گجراتی سبزی ڈش

اجزاء: بھنڈی ڈھائی سو گرام، کریلے ڈھائی سو گرام، آلو ایک عدد، پیاز (باریک کٹی ہوئی) ڈھائی سو گرام، ٹماٹر (چوپ کیا ہوا) دو عدد، پسی ہوئی لال مرچ دو چائے کے چمچے، کٹی ہوئی لال مرچ دو چائے کے چمچے، پسی ہوئی ہلدی آدھا چائے کا چمچہ، پسا ہوا گرم مصالحہ دو چائے کے چمچے، کٹا ہوا دھنیا دو چائے کے چمچے، ہری مرچیں (موٹی کٹی ہوئی) پانچ عدد، نمک ایک چائے کا چمچہ اور دھونے کے لئے، تیل چار کھانے کے چمچے۔

ترکیب: آلو کو چھیل کر درمیان سے کاٹیں اور چھوٹے ٹکڑے کاٹ لیں۔ بھنڈیوں کے سر کاٹ دیں۔ کریلوں کو چھیل کر نمک سے دھولیں۔ اسے لمبائی کے رخ میں ایک انچ کے ٹکڑے کاٹ لیں اور بیج ضائع کردیں۔ دیگچی میں تیل گرم کرکے ہلکی آنچ پر کریلے بھون لیں۔ اس میں باقی تمام اجزاء شامل کریں اور تھوڑی دیر پکا کر ڈش میں نکال لیں۔

گجراتی سویاں

اجزاء: سویاں ایک کلو، چینی 625 گرام، گھی ڈیڑھ پاؤ، بادام حسب خواہش، پستہ حسب پسند، کیوڑہ حسب ضرورت۔

ترکیب: پتیلے میں پانی حسب ضرورت ڈال کر چولہے پر رکھ دیں۔ ساتھ ہی چینی ڈال دیں۔ دو تین جوش آنے پر اتار لیں۔ پھر تیل اور الائچی کڑکڑا لیں اور سویاں بھی ڈال دیں۔ اب ڈھکنا دسترخوان میں لپیٹ کر اوپر رکھ دیں۔ دس منٹ کے بعد سویاں تیار ہیں۔ بادام پستہ کی ہوائیاں لگائیے۔

مکئی کا گجراتی ساگ

اجزاء: مکئی کے تازہ دانے (نرم) ڈھائی پیالی، تازہ دودھ دو پیالی، تیل ایک کھانے کا چمچہ، سفید زیرہ چوتھائی چائے کا چمچہ، ادرک تازہ پسی ہوئی ایک چائے کا چمچہ، ہری مرچ تازہ (تیز) دو یا تین، چینی

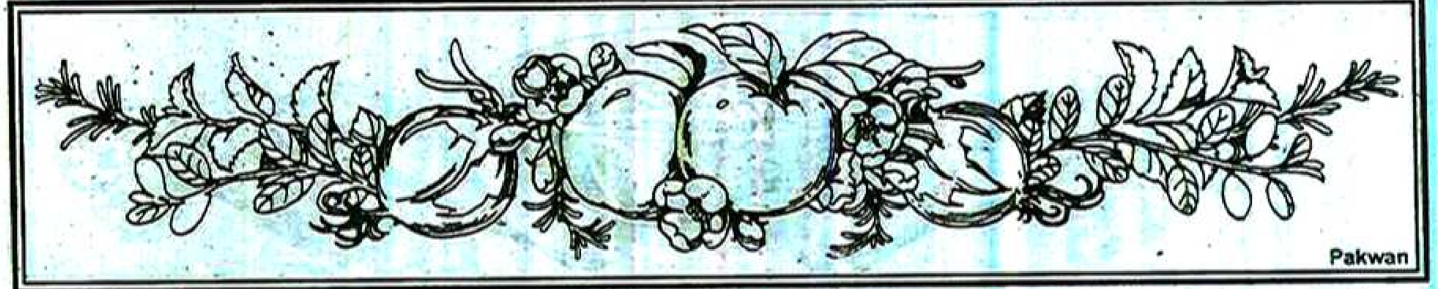

چوتھائی چائے کا چمچہ، نمک بقدر ذائقہ، سرخ مرچ کا پاؤڈر آدھا چائے کا چمچہ، ناریل تازہ پسا ہوا دو کھانے کے چمچے، ہرا دھنیا کٹا ہوا ایک کھانے کا چمچہ۔

ترکیب: موٹے پیندے کے برتن میں مکئی کے دانے دھو کر دودھ کے ساتھ دھیمی آنچ پر گلنے کے لیے چڑھا دیں۔ اس میں چمچہ چلاتے رہیں تاکہ پیندے میں نہ لگے اور ابل کر بہ نہ جائے۔ جب اس میں کھانے کے دو چمچوں کے برابر گاڑھا دودھ رہ جائے تو اتار لیں۔ اب ایک اور برتن میں تیل گرم کر کے اس میں سفید زیرہ اور باقی مصالحے ڈال کر مکئی کے گلے ہوئے دانے ڈال دیں اور اچھی طرح ملا لیں۔ آخر میں پسا ہوا ناریل اور ہرا دھنیا شامل کر کے پیش کریں۔

میمنی ملائی کباب

اجزاء: قیمہ ایک کلو، ادرک لہسن پسا ہوا ایک کھانے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، لال مرچ پسی ہوئی ایک کھانے کا چمچ، گرم مصالحہ پسا ہوا ڈیڑھ کھانے کا چمچ، کچا پپیتا پسا ہوا دو کھانے کے چمچ، ہرا دھنیا (باریک کٹا ہوا) آدھی گٹھی، پودینہ (باریک کٹا ہوا) آدھی گٹھی، ہری مرچیں (باریک کٹی ہوئی) چھ سے آٹھ عدد، ڈبل روٹی کے سلائس چار عدد، انڈے دو عدد، فریش کریم آدھی پیالی، تیل تلنے کے لئے۔

ترکیب: ڈبل روٹی کو ایک پیالی دودھ میں دس سے بارہ منٹ تک بھگو لیں۔ پھر دودھ سے نکال کر لکڑی کے چمچ سے دبا دبا کر اچھی طرح نچوڑ لیں۔ نچوڑی ہوئی سلائس کو ادرک لہسن، نمک، لال مرچ، گرم مصالحہ، پپیتا، ہرا دھنیا، پودینہ اور ہری مرچوں کے ساتھ قیمہ میں اچھی طرح ملا لیں۔ قیمے میں فریش کریم ملا کر لمبے لمبے کباب بنا لیں۔ لکڑی کی سیخوں پر لگا کر کچھ دیر کے لیے فریج میں رکھ دیں۔ کڑاہی میں تیل کو درمیانی آنچ پر تین سے پانچ منٹ تک گرم کریں اور کبابوں کو پھینٹے ہوئے انڈوں میں ڈبو کر گولڈن فرائی کر لیں۔

بھنڈی کڑھی (گجراتی)

اجزاء: تازہ بھنڈی آدھا کلو، ہلدی پسی ہوئی آدھا چائے کا چمچ، دھنیا پسا ہوا آدھا چائے کا چمچ، زیرہ آدھا چائے کا چمچ، رائی ایک چوتھائی چائے کا چمچ، ادرک (کدوکش کیا ہوا) ایک چائے کا چمچ، ہرا دھنیا پتے ایک کھانے کا چمچ (کٹے ہوئے)، ہری مرچ دو عدد، کھٹی دہی ڈھائی سو گرام، نمک حسب ذائقہ، کالی مرچ آدھا چمچ، ہینگ آدھی چٹکی، کڑی پتہ آٹھ سے دس عدد، ثابت لال مرچ دس سے بارہ عدد، تیل فرائی کے لیے۔

ترکیب: بھنڈی کو دھو کر خشک کر لیں اور لمبائی میں دو انچ کے ٹکڑے کاٹ لیں۔ ایک پتیلی میں تیل گرم کریں۔ بھنڈی کو قاشوں فرائی کر کے ایک طرف رکھ دیں۔ تیل کو پتیلی سے نکال لیں اور صرف دو کھانے کے چمچ تیل رہنے دیں۔ ثابت لال مرچ، زیرہ، رائی، کڑی پتہ کو فرائی کر لیں۔ ادرک، ہری مرچ ملا دیں اور فرائی کر لیں۔ اب دہی کا مکسچر ڈال دیں اور اچھی طرح چلا دیں۔ نمک، مصالحے، فرائی شدہ بھنڈیاں ڈال دیں اور دس سے پندرہ منٹ ہلکی آنچ پر دم دیں۔ روٹی، پراٹھا یا چاول کے ساتھ گرما گرم سرو کریں۔

میٹھے کدو کا میمنی حلوہ

اشیاء: میٹھا کدو ایک کلو، چینی آدھا کلو، بادام بارہ عدد، دار چینی چھ گرام یا ایک انچ کا ٹکڑا، پستہ بارہ عدد، کیوڑہ چند قطرے، چاندی کے ورق

دو عدد، گھی حسب ضرورت۔

ترکیب: میٹھا کدو چھیل کر ان کے اندر کا جالا اور بیج وغیرہ نکال کر انہیں صاف کرلیں اور کدوکش کی مدد سے باریک کاٹ لیں۔ پستہ اور بادام کی باریک ہوائیاں کاٹ کر رکھ لیں۔ کدوکش کیے ہوئے میٹھے کدو کو پتیلی میں ڈال کر پکنے کے لئے رکھ دیں۔ میٹھا کدو اپنے ہی پانی میں گل جائے گا۔ جب اس کا پانی خشک ہوجائے تو اسے ایک پتیلی میں گھی کڑکڑا کر ڈالیں اور بھون لیں۔ یہاں تک کہ اس کا رنگ سنہری مائل ہوجائے اب اس میں چینی ڈال کر چمچہ جلدی جلدی چلا کر بھونیں ورنہ چینی پیندے میں چپک جائے گی۔ چینی کا پانی بھوننے کے عمل کے دوران ہی خشک ہوجائے گا۔ میٹھا کدو جب گھی چھوڑ دے تو پتیلی چولہے سے اتارلیں اور کیوڑے کے قطرے ڈال کر پتیلی ڈھانپ دیں۔ اب یہ حلوہ ڈش میں نکال لیں اور پستے بادام کی ہوائیاں چھڑک کر چاندی کے ورق لگادیں۔

کاٹھیاواڑی چکن پراٹھا رول

اجزاء: بون لیس چکن پانچ سو گرام، پیاز (سلائس) ایک عدد، کھیرا (سلائس) ایک عدد، کالی مرچ ایک چائے کا چمچ، گرم مصالحہ پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، زیرہ ایک چائے کا چمچ، اجینوموتو آدھا چائے کا چمچ، سویا ساس ایک کھانے کا چمچ لہسن پیسٹ ایک کھانے کا چمچ، لیموں کا رس ایک عدد، سرکہ دو کھانے کے چمچ، مکھن حسب ضرورت، پراٹھے چار عدد، نمک حسب ضرورت۔

ترکیب: سرکہ، لیموں کا رس اور سویا ساس لگا کر چکن کو رات بھر کے لئے میرینیٹ کرلیں۔ پین میں مکھن پگھلائیں۔ لہسن پیسٹ ڈال کر تیس سیکنڈ تک فرائی کریں۔ چکن شامل کریں ساتھ ہی کالی مرچ، گرم مصالحہ، اجینوموتو اور زیرہ بھی ڈال دیں۔ اچھی طرح مکس کرکے پکائیں جب تک کہ چکن گل نہ جائے۔ پیاز اور کھیرے کے سلائس سرکہ میں ڈپ کریں اور نکال کر الگ رکھ دیں۔ پراٹھا فرائی کریں اس پر چکن، کھیرا اور پیاز رکھیں اور رول کرلیں۔ چکن پراٹھا رول تیار ہے۔ کیچپ کے ساتھ سرو کریں۔

میمنی بارہ مصالحوں والا گوشت

اجزاء: گوشت (بغیر ہڈی) ایک کلو، لہسن پانچ سے سات جوے، ادرک (بڑا ٹکڑا) ایک عدد، سیاہ مرچ ایک چائے کا چمچ، دار چینی دو ٹکڑے، بڑی الائچی (پسی ہوئی) تین عدد، لیموں دو عدد بڑے، زیرہ ایک چھوٹا چمچ، گرم مصالحہ ایک چائے کا چمچ، ادرک (باریک کتر لیں) آدھا پاؤ، سرخ مرچ حسب ذائقہ، ہرا دھنیا آدھی گڈی۔

ترکیب: گوشت دھو کر صاف کرلیں اور اوپر نمک چھڑک دیں۔ لہسن اور ادرک کو باریک پیس کر مصالحہ بنالیں، یہ مصالحہ گوشت پر مل دیں اور گوشت میں شامل کردیں۔ سیاہ مرچ اور دار چینی اور الائچی بھی گوشت میں ڈال دیں جب گوشت اچھی طرح گل جائے تو سیاہ مرچوں اور دار چینی سے الگ کرکے گوشت کو کسی ڈش میں ڈال دیں۔ اب لیموں لیں جب گوشت ٹھنڈا ہوجائے تو اس میں لیموں نچوڑ دیں، زیرہ پیس کر گرم مصالحے میں ملالیں اور اس کو گوشت پر چھڑک کر چمچے سے ملادیں سبز دھنیا کے پتے، کٹی ہوئی سبز مرچیں باریک کٹی ہوئی ادرک بھی گوشت پر چھڑک دیں۔ دس منٹ کے بعد سلاد کے ساتھ نوش کریں بے حد ذائقہ دار گوشت ہوگا۔

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے موصولہ مرحومین کی فہرست کا ترجمہ

یکم جون 2022ء ۔۔۔ 30 جون 2022ء ٹیلی فون نمبر: بانٹوا انجمن حمایت اسلام 32202973

تعزیت: ہم ان تمام بھائیوں اور بہنوں سے دلی تعزیت کرتے ہیں جن کے خاندان کے افراد اللہ رب العزت کے حکم سے انتقال کر گئے۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

صدور، جنرل سیکریٹری اور اراکین مجلس منتظمہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

نوٹ: مرحومین کے اسمائے گرامی بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے "شعبہ تجہیز و تکفین" کے اندراج کے مطابق ترجمہ کر کے شائع کئے جا رہے ہیں۔

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	عمر
1-	3 جون 2022ء	زیب النساء یوسف فتانی زوجہ عبدالغنی دھامیا	73 سال
2-	3 جون 2022ء	محمد رفیق ابا عمر کھاتانی	69 سال
3-	4 جون 2022ء	محمد یعقوب احمد کریم موسانی	75 سال
4-	5 جون 2022ء	رفیقہ عبدالرزاق ہالاری زوجہ بابر مناف کاپڑیا	55 سال
5-	5 جون 2022ء	عتیقہ محمد قاسم دوجکی زوجہ جاوید کھڈیاوالا	48 سال
6-	7 جون 2022ء	عبدالرزاق عبدالستار پیر محمد سرمہ والا	86 سال
7-	8 جون 2022ء	جان محمد عبدالکریم سانڈھیاوالا	97 سال
8-	8 جون 2022ء	زبیدہ حاجی قاسم بکیا زوجہ عبدالعزیز موتی	82 سال
9-	9 جون 2022ء	محمد عثمان ابراہیم بلو	85 سال
10-	10 جون 2022ء	زبیدہ خاجیانی احمد کریم موسانی زوجہ قاسم بلو	77 سال
11-	10 جون 2022ء	عبدالجبار حاجی احمد جانگڑا	68 سال
12-	11 جون 2022ء	محمد حسین عبدالرحمٰن اوجری	90 سال

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت /زوجیت	عمر
-13	12 جون 2022ء	خیر النساء حاجی غنی دیوان زوجہ گل محمد مچھیارا	80 سال
-14	14 جون 2022ء	کلثوم محمد جانگڑا زوجہ محمد فاروق ڈنڈیا	65 سال
-15	16 جون 2022ء	محمد اقبال عبداللطیف آکھاوالا	70 سال
-16	16 جون 2022ء	خاتون بائی ابا طیب گھانی والا زوجہ محمد جاوید جان محمد کیسودیا	55 سال
-17	17 جون 2022ء	نجمہ جان محمد کوٹری والا زوجہ محمد ہارون کاپڑیا	75 سال
-18	21 جون 2022ء	محمد امین عبدالستار سرمہ والا	60 سال
-19	21 جون 2022ء	عبداللطیف شکور بکسر اوالا	88 سال
-20	22 جون 2022ء	ثمینہ عبدالرزاق ہالاری	48 سال
-21	23 جون 2022ء	فیروزہ عثمان پولانی زوجہ محمد اقبال سانڈھیاوالا	73 سال
-22	23 جون 2022ء	عبدالعزیز سلیمان نی نی	88 سال
-23	23 جون 2022ء	امان اللہ ہاشم کسباتی	85 سال
-24	23 جون 2022ء	محمد اشرف سلیمان کسباتی	60 سال
-25	24 جون 2022ء	شمیم بانو رحمت اللہ بھروچ والا	72 سال
-26	25 جون 2022ء	عبدالستار سلیمان جانگڑا	89 سال
-27	25 جون 2022ء	حاجیانی زبیدہ عبداللہ کھاتانی زوجہ محمد اسماعیل داؤد ایدھی	88 سال
-28	27 جون 2022ء	عبدالرؤف ابا طیب گھانی والا	62 سال
-29	27 جون 2022ء	عبدالواحد محمد طیب بلوانی	68 سال
-30	27 جون 2022ء	محمد حنیف جان محمد سلیمان کھاتانی	63 سال
-31	28 جون 2022ء	عبدالعزیز محمد جمال (بھرم چاری)	83 سال
-32	30 جون 2022ء	محمد یوسف عثمان تابانی	65 سال

جماعت کی سرگرمیوں میں اچھی طرح دلچسپی سے

حصہ لےکر آپ اپنی ذمہ داری کا ثبوت دیں

وہ جو ہم سے بچھڑ گئے

(انتقال پرملال)

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں۔ اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے موصولہ مرحومین کی فہرست کا ترجمہ

یکم جولائی 2022ء ۔۔۔ 31 جولائی 2022ء ٹیلی فون نمبر: بانٹوا انجمن حمایت اسلام 32202973

تعزیت : ہم ان تمام بھائیوں اور بہنوں سے دلی تعزیت کرتے ہیں جن کے خاندان کے افراد اللہ رب العزت کے حکم سے انتقال کر گئے۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

صدور، جنرل سیکریٹری اور اراکین مجلس منتظمہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

نوٹ: مرحومین کے اسمائے گرامی بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے "شعبہ تجہیز و تکفین" کے اندراج کے مطابق ترجمہ کر کے شائع کیے جارہے ہیں۔

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	عمر
-1	3 جولائی 2022ء	عبدالرزاق اسماعیل ابا عمر میسیا	85 سال
-2	4 جولائی 2022ء	رخسانہ اسماعیل عبدالکریم مندوترا زوجہ فاروق ڈنڈیا	65 سال
-3	5 جولائی 2022ء	خاتون بائی عبدالستار بھرم چاری زوجہ حاجی عبدالرزاق کھاتانی	60 سال
-4	6 جولائی 2022ء	عتیقہ امان اللہ پولانی زوجہ محمد یاسین بلوانی	47 سال
-5	9 جولائی 2022ء	رقیہ عبدالستار داوا زوجہ عبدالرزاق طیب کسباتی	77 سال
-6	9 جولائی 2022ء	حاجی عبدالغفار محمد شریف اڈوانی	75 سال
-7	12 جولائی 2022ء	محمد عارف عبدالستار درویش	70 سال
-8	12 جولائی 2022ء	عائشہ الطاف کسباتی	پونے دو سال
-9	13 جولائی 2022ء	عبدالرزاق اسماعیل کسباتی	72 سال
-10	14 جولائی 2022ء	محمد یوسف عبدالستار کلکتہ والا	81 سال
-11	15 جولائی 2022ء	نور جہاں حاجی پیر محمد لدھا زوجہ ابا علی سلیمان کھاتانی	78 سال
-12	15 جولائی 2022ء	رابعہ محمد صالح محمد کھاتانی زوجہ عبدالغفار کٹیا	78 سال

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت /زوجیت	عمر
13-	16 جولائی 2022ء	زیتون نور محمد نی نی زوجہ ابوبکر تار محمد ہالاری	85 سال
14-	17 جولائی 2022ء	فہمیدہ محمد عبدالرحمٰن کسباتی زوجہ اقبال سلیمان کھانانی	52 سال
15-	18 جولائی 2022ء	افضل ابوبکر لاکڑاوالا	52 سال
16-	18 جولائی 2022ء	خیر النساء اسماعیل درویش زوجہ اقبال سلیمان ایدھی	79 سال
17-	18 جولائی 2022ء	نائلہ محمد صدیق ایدھی زوجہ محمد ابراہیم ایدھی	50 سال
18-	19 جولائی 2022ء	محمد یعقوب سلیمان کسباتی	60 سال
19-	20 جولائی 2022ء	محمد زکریا جان محمد زارا	80 سال
20-	20 جولائی 2022ء	انیسہ کریم کھانانی	60 سال
21-	22 جولائی 2022ء	محمد عامر غلام حسین بھوت	56 سال
22-	23 جولائی 2022ء	جان محمد عثمان موون	86 سال
23-	24 جولائی 2022ء	محمد یاسین حاجی عبدالستار گنجا	70 سال
24-	27 جولائی 2022ء	محمد ہارون عبدالستار بکھر	80 سال
25-	27 جولائی 2022ء	زیتون بائی عبداللطیف مدراس والا	70 سال
26-	28 جولائی 2022ء	عبدالروٴف عبدالستار کھڈیا والا	65 سال
27-	31 جولائی 2022ء	محمد عارف حاجی یونس جانگڑا	66 سال

Printed at: **Muhammed Ali — City Press**
OB-7A, Mehersons Street, Mehersons Estate,
Talpur Road, Karachi-74000. PH : 32438437
Honorary Editor: **Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu**
Published by: **Muhammad Iqbal Billoo Siddiq Akhawala**
At **Bantva Memon Jamat (Regd.)**
Near Raja Mansion, Beside Hoor Bai Hajiani School, Yaqoob Khan Road, Karachi.
Phone: 32728397 - 32768214 - 32768327
Website : www.bmjr.net **Email:donate@bmjr.net**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

موبائل فون یا خطرے کی گھنٹیاں؟

اپنے موبائل فون سے انڈین اور انگریزی گانوں کی ٹونز (گھنٹیاں) ختم کر دیجئے کیونکہ گانا بجانا حرام ہے۔ جب یہ ٹونز (گھنٹیاں) آپ کے بھول جانے کے سبب مساجد میں بجتی ہیں تو نمازی حضرات کے لئے نماز میں خلل اور آپ کے گناہ کا سبب بنتی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آخری زمانہ میں اس امت کے کچھ لوگوں (کی شکلوں) کو مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول ﷺ کیا وہ لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! بلکہ وہ روزے بھی رکھتے ہونگے نماز بھی پڑھتے ہونگے اور حج بھی ادا کرتے ہوں گے۔ کہا گیا کہ آخران کے ساتھ ایسا معاملہ کرنے کی وجہ کیا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ وہ

"گانا بجانے کے آلات... اپنالیں گے۔ (نیل الاوطار)

"سیدنا عمران بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس اُمت میں بھی دھنسے، صورتیں مسخ ہونے، اور پتھروں کی بارش ہونے کے واقعات ہوں گے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے پوچھا، یا رسول ﷺ ایسا کب ہوگا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جب... آلات موسیقی کا رواج عام ہوجائیگا۔ (ترمذی)

اللہ کیلئے اپنے موبائل پر عام اور سادی ٹون (گھنٹی) لگائیے جو آپ کو صرف فون آنے کی اطلاع دے سکے نہ کہ آپ کو گانوں اور فلموں کی طرف متوجہ کرے۔ جزاک اللہ

مسجد میں داخل ہونے سے پہلے اپنے موبائل فون بند یا SILENT کریں۔

قرآن حکیم کھول کر ترجمہ کے ساتھ پڑھیے

اور ہم نے اس قرآن کو تمہارے لئے آسان کر دیا ہے، ہے کوئی اس سے نصیحت حاصل کرنے والا؟ القمر ۱۷

کیا آپ نے قرآن پاک کا مطالعہ کیا ہے؟ اگر نہیں تو اس سے زیادہ محرومی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟

لوگوں کا حال تو یہ ہے کہ:

☆ یہ بھی ایک المیہ ہے جو "ٹچ موبائل" کا بھرپور اور شب و روز استعمال کر کے اپنے فرائض، اپنی ذمہ داریوں کو فراموش کر دیتے ہیں۔

☆ صبح اٹھتے ہی اخبار پڑھنے کے لئے بے چین رہتے ہیں۔

☆ رسائل کا شوق سے مطالعہ کرتے ہیں۔ اپنے اپنے مسالک کے جرائد لے کر بیٹھ جاتے ہیں۔

☆ دنیا بھر کی کتابیں پڑھنے کے لئے وقت نکال لیتے ہیں۔

---لیکن اللہ کی کتاب پڑھنے کے لئے ان کے پاس کوئی وقت نہیں ہے؟

حالانکہ---

نزول قرآن کا آغاز ہی اس کتاب کو پڑھنے کے حکم "اقراء" سے ہوا ہے۔

☆ یہ صرف تلاوت کے لئے نہیں بلکہ سمجھ کر پڑھنے اور ہدایات حاصل کرنے کے لئے نازل ہوئی ہے۔

☆ یہ صرف مردوں کو بخشوانے کے لئے نہیں بلکہ زندوں پر نجات کی راہ کھولنے کے لئے آئی ہے۔

☆ یہ انسان کو غور و فکر کی دعوت دیتی ہے تاکہ اس کے خیالات میں نکھار پیدا ہو اور زندگی سنور جائے۔

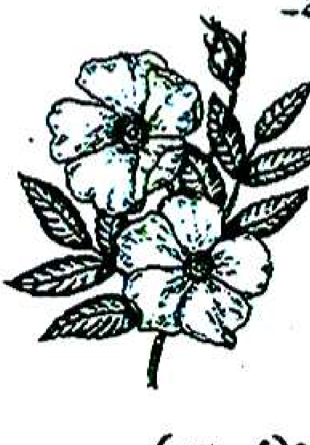

☆ یہ مطالبہ کرتی ہے کہ زندگی کا سفر اس کی روشنی میں طے کیا جائے۔

☆ کیا یہ مقاصد دیواروں پر یہ جو کتاب ہے، درس انقلاب ہے لکھنے سے پورے ہوں گے؟

☆ یا اس کتاب کو صرف مکمل ضابطہ حیات کہنے سے مسئلے حل ہوں گے؟

☆ یا یہ مقاصد، قرآن حکیم کے مطالعے کے بغیر پورے ہو سکتے ہیں؟

ایسے کتنے لوگ ہیں جنہوں نے زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ ہی قرآن پاک پڑھا ہو؟

تمہیں کیا ہو گیا کہ تم قرآن پر غور و فکر نہیں کرتے کیا تمہارے دلوں پر تالے پڑ گئے ہیں؟ (محمد۔ ۲۴)

S.NO	NAMES	DATE
3	☆......Ali Muhammad Saqib Muhammad Iqbal Khanani with Alishba Ali Khan Ali Imran Khan Muhammad Nauman Khan	22-07-2022
4	☆......Malik Muhammad Junaid Muhammad Imtiaz Muhammad Iqbal Malik with Zunaira Bano Muhammad Junaid Abdul Sattar Bhatda	27-07-2022
5	☆......Syed Muhammad Siddiq Muhammad Shoaib Muhammad Ashraf with Ayesha Muhammad Afser Abdul Aziz Dojki	30-07-2022

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

"اگر کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے یا کھیت بوتا ہے جس سے انسان، چرند، پرند روزی حاصل کرتے ہیں تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔"

شادی مدد کی درخواست
کے سلسلے میں ضروری ہدایات

☆ شادی مدد کی درخواست جمع کروانے کے لئے (بیٹی) جس کی شادی ہو رہی ہے اس کا اور اس کے والد اور والدہ کا بانٹوا میمن جماعت کا کمپیوٹرائزڈ (نیا) لائف ممبر شپ کارڈ ہونا لازمی ہے۔ جب تک بانٹوا میمن جماعت کا کمپیوٹرائزڈ کارڈ منظور نہ ہو جائے درخواست گزار کو شادی مدد فارم نہیں دیا جائے گا۔

☆ شادی مدد کی درخواست شادی سے 2 ماہ قبل جمع کروانا ضروری ہے۔

☆ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے قواعد و ضوابط کے تحت نکاح کی رسم لازم مسجد میں ادا کرنی ہوگی۔

کنوینر شادی مدد کمیٹی
بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پکی منگنی

JUNE 2022

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Muhammad Rizwan Muhammad Yousuf Haji Rehmatullah Adhi with Aqsa Rani Muhammad Ashraf Bashir Ahmed Ansari	04-06-2022
2	☆......Waleed Abdul Waheed Abdul Aziz Popatpotra with Akifa Muhammad Asif Muhammad Yasin	06-06-2022
3	☆......Muhammad Ali Akbar Muhammad Akbar Riaz Ahmed Sheikh with Rahima Sohail Abdul Aziz Silat	09-06-2022
4	☆......Zeeshan Abdul Ghaffar Usman Khanani with Shabana Abdul Qadir Ahmed Cutchi	11-06-2022
5	☆......Hussain Jahangir Hussain Dhamia with Abeer Irshad Ali Abdul Karim Unar	13-06-2022
6	☆......Muhammad Jawed Abdul Aziz Suleman Mota with Salma Khatri Muhammad Hussain Haji Qasim Dharar	15-06-2022
7	☆......Muhammad Yasir Muhammad Hanif Haji Aba Ali Sholapurwala with Mahnoor Ahmed Mir Jowan Khan Sawali Khan Riza	20-06-2022
8	☆......Muhammad Shahrukh Muhammad Imran Muhammad Anwer Bhuri with Areesha Naz Qazi Sajid Hussain Qazi Shahid Hussain Ansari	25-06-2022

JULY 2022

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Shehyar Munir Usman Sojra with Syeda Afshan Bi Syed Nanneh Mia Syed Muhammad Mia Qadri Syed	01-07-2022
2	☆......Muhammad Millad Raza M. Rizwan Haroon Moosani with Noor-ul-ain Sheikh Mansoor Murtaza Sheikh Ghulam Murtaza Sheikha	21-07-2022

S.NO	NAMES	DATE
32	☆......Muhammad Talha Imran Aba Umer Adhi with Zainab Adnan Abdul Majeed Parekh	29-07-2022
33	☆......Haseeb Muhammad Farooq Abdul Sattar Kapadia with Iqra Muhammad Feroz Abdul Rauf Bochia	30-07-2022

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

صنعت کار، تاجر اور بے روزگار حضرات متوجہ ہوں

ملازم کی ضرورت ھے یا ملازمت کی ھم سے رجوع کریں

ایمپلائمنٹ بیورو بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کا ایک ایسا شعبہ ہے جو تمام میمن برادریوں اور اداروں کو روزگار فراہم کرنے کے لئے گزشتہ 68 سالوں سے بلا معاوضہ اپنی خدمات انجام دے رہا ہے۔ ہمارے اس شعبہ کی کوششوں سے ہر ماہ کئی بے روزگاروں کی روزی (جاب) کا بندوبست ہوجاتا ہے۔ اس وقت ملک کے معاشی حالات بے حد خراب ہیں اور ملک میں بے روزگاروں کی تعداد بھی بے حد بڑھ رہی ہے۔ اس وجہ سے اس شعبے پر خاصا بوجھ ہے اور خاصی درخواستیں آرہی ہیں۔

اس ضمن میں میمن برادری کے اور دیگر کاروباری اداروں کے مالکان سے التماس ہے کہ اگر انھیں اپنی دکان، فیکٹری، ملز، آفس یا دیگر کسی بھی کاروباری شعبے میں کسی قابل اور باصلاحیت اسٹاف کی ضرورت ہوتو وہ بانٹوا میمن جماعت کے دفتر "شعبہ فراہمی روزگار" سے رابطہ کریں۔ میمن برادری کے وہ افراد بھی جو بے روزگار ہیں اور روزگار کی تلاش میں ہیں وہ ان تعطیل کے دن کے علاوہ شام 4 بجے سے شب 8 بجے کے درمیان جماعت کے آفس میں آکر اپنی سی وی (CV) اور جماعت کا کارڈ، سی این آئی سی (CNIC) کارڈ، جماعت کے نام درخواست معہ دو تصاویر (فوٹو) ساتھ جمع کراسکتے ہیں۔

تعاون کے طلب گار

کنوینر ایمپلائمنٹ بیورو کمیٹی

محمد منظور ایم عباس میمن

رابطہ موبائل: **0333-3163170**

ای میل: **bantvaemploymentbureau@yahoo.com**

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ ملحقہ حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد راجہ مینشن کراچی

S.NO	NAMES	DATE
20	☆......Safhan Munir Usman Sojra with Misbah Yameen Ali Muhammad Jakwani	21-07-2022
21	☆......Muhammad Mustafa Muhammad Shoaib Muhammad Haroon Mandvia with Maria Yahya Zakaria Madraswala	21-07-2022
22	☆......Wali Hassan Muhammad Saleem Muhammad Moosa Bakhai with Noor-ul-Huda Muhammad Amin Abdul Sattar Cutleriwala	22-07-2022
23	☆......Hamza Muhammad Haroon Abdul Sattar Adhi with Saleha Sohail Muhammad Ismail Jangda	22-07-2022
24	☆......Farhan Altaf Jan Muhammad Adhi with Afshan Abdul Wahab Haji Abdul Razzaq Sheikh	23-07-2022
25	☆......Muhammad Shahrukh Muhammad Imran Muhammad Anwer Bhuri with Areesha Naz Qazi Sajid Hussain Qazi Shahid Hussain Ansari	23-07-2022
26	☆......Muhammad Rizwan Muhammad Yousuf Haji Rehmatullah Adhi with Aqsa Rani Muhammad Ashraf Bashir Ahmed Ansari	24-07-2022
27	☆......Muhammad Umer Muhammad Shehzad Jan Muhammad Ghaniwala with Arooba Muhammad Aslam Abdul Aziz Vagher	24-07-2022
28	☆......Muhammad Ali Muhammad Amin Muhammad Umer Nautankia with Misbah Muhammad Faisal Muhammad Yousuf Kapadia	26-07-2022
29	☆......Muhammad Bilal Abdul Jabbar Muhammad Tayyab Dojki with Muskan Muhammad Jawed Abdul Razzak Galla	29-07-2022
30	☆......Sumair Abdul Shakoor Abdul Latif Moosani with Hanifa Abdul Aziz Muhammad Advani	29-07-2022
31	☆......Muhammad Hasan Zahoor Ahmed Abdul Ghani Piddah with Asma Abdul Jabbar Muhammad Qasim Khamblawala	29-07-2022

S.NO	NAMES	DATE
8	☆......Muhammad Abid Muhammad Nadeem Rehmatullah Samla with Sidra Muhammad Hanif Muhammad Moosa Gigani	15-07-2022
9	☆......Abdullah Muhammad Rafiq Muhammad Ismail Kasbati with Habiba Muhammad Hussain (Imran) Abdul Aziz Dada	15-07-2022
10	☆......Muhammad Ali Muhammad Amin Abdul Aziz Khanani with Hajra Irfan Haroon Abdullah Vadharia	15-07-2022
11	☆......Muhammad Qasim Muhammad Arif Haji Qasim Bikiya with Tayyaba Muhammad Siddiq Abdul Ghaffar Goveri	15-07-2022
12	☆......Muhammad Salman Muhammad Farooq Rehmatullah Mayariwala with Madiha Abdul Rauf Hussain Parekh	17-07-2022
13	☆......Talha Muhammad Jawed Amanullah Ghaniwala with Javeria Muhammad Ashraf Abdul Karim Sanosrawala	17-07-2022
14	☆......Shazeb Shoaib Abdul Aziz Cochinwala with Ayesha Muhammad Altaf Muhammad Sorathia	17-07-2022
15	☆......Zeeshan Abdul Jabbar Abdul Aziz Sabuwala with Rabisa Muhammad Hanif Jan Muhammad Surmawala	17-07-2022
16	☆......Ahmed Raza Adnan Qasim Adhi with Fizza Muhammad Farooq Abdul Sattar Haroon	19-07-2022
17	☆......Abdul Musawir Iqbal Hussain Adam Jangda with Ramsha Muhammad Rizwan Muhammad Qasim Sheika	20-07-2022
18	☆......Anas Muhammad Hussain Qasim Suleman Adhi with Iqra Muhammad Yaqoob Abdul Sattar Polani	21-07-2022
19	☆......Sheryar Munir Usman Sojra with Syeda Afshan Bi Syed Manneh Mia Syed Muhammad Mia Qadri Syed	21-07-2022

S.NO	NAMES	DATE
21	☆......Muhammad Jawed Abdul Aziz Suleman Mota with Salma Khatri Muhammad Hussain Haji Qasim Dharar	26-06-2022
22	☆......Hasnain Muhammad Hussain Ali Muhammad Dungargadhwala with Nida Muhammad Amin Abdul Sattar Khanani	30-06-2022
23	☆......Muhammad Bilal Muhammad Aslam Abdul Ghaffar Khidiria with Hira Muhammad Zikar Qasim Advani	30-06-2022
24	☆......Shariq Munaf Rehmatullah Gandhi with Rumaisa Muhammad Junaid Abdul Majeed Bega	30-06-2022
	JULY 2022	
1	☆......Muhammad Ahmed Raza Muhammad Jawed Abdul Aziz Vadasadawala with Fatima Abdul Wahid Muhammad Umer Wadalawala	01-07-2022
2	☆......Muhammad Asad Jahangir Aba Umer Chatni with Mariam Muhammad Rafiq Ayub Bharamchari	03-07-2022
3	☆......Muhammad Zohaib Abdul Razzak Usman Koylanawala with Bi Bi Aiman Muhammad Shahid Muhammad Iqbal Sodagarh	03-07-2022
4	☆......Muhammad Daniyal Shehzad Haji Jan Muhammad Moosani with Asfa Muhammad Naeem Muhammad Haroon Jaka	05-07-2022
5	☆......Sufyan Muhammad Feroz Wali Muhammad Rabdia with Amna Abdul Rasheed Usman Mian Mithani	06-07-2022
6	☆......Muhammad Usman Muhammad Amin Aba Umer Aaka with Marium Muhammad Sohail Muhamma Ziker Bakhai	08-07-2022
7	☆......Abdul Samad Muhammad Qasim Essa Kasbati with Nadia Sanam Noor-ul-Hasan Ali Hussain Yousuf Zai	08-07-2022

S.NO	NAMES	DATE
10	☆......Muhammad Bilal Muhammad Hanif Abdul Rehman Ghaniwala with Muskan Muhammad Sultan Muhammad Suleman Adhi	10-06-2022
11	☆......Muhammad Owais Muhammad Zubair Abdul Sattar Avedia with Aqsa Imran Haji Yaqoob Dharar	11-06-2022
12	☆......Danish Abdul Majeed Abdul Sattar Sabuwala with Makiya Muhammad Hanif Muhammad Usman Amodi Mamodi	12-06-2022
13	☆......Muhammad Shayan Muhammad Altaf Muhammad Younus Rawda with Sumaiya Altaf Hussain Muhammad Khanani	16-06-2022
14	☆......Muhammad Ayaan Muhammad Altaf Muhammad Younus Rawda with Areej Muhammad Ali Abdul Razzaq Durvesh	16-06-2022
15	☆......Muhammad Farrukh Muhammad Iqbal Haji Rehmatullah Sanosrawala with Farheen Abdul Jabbar Abdul Shakoor Ghaniwala	17-06-2022
16	☆......Ali Muhammad Feroz Wali Muhammad Rabdia with Zainab Muhammad Anis Abdul Ghaffar Lodhia	17-06-2022
17	☆......Muhammad Furqan Muhammad Amin Rehmatullah Kasbati with Tooba Muhammad Aftab Muhammad Siddiq Gung	17-06-2022
18	☆......Abdus Samad Muhammad Farooq Wali Muhammad Sherdiwala with Bareera Muhammad Shahid Muhammad Younus Rawda	26-06-2022
19	☆......Muhammad Abdan Muhammad Munaf Rehmatullah Bilwani with Hoor Muhammad Imran Muhammad Iqbal Kapadia	26-06-2022
20	☆......Muhammad Hasan Muhammad Amin Aba Ali Khamblawala with Arisha Muhammad Hanif Muhammad Ibrahim Sorthia	26-06-2022

JUNE 2022

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Usama Muhammad Farooq Moosa Kotriwala with Zarina Javed Ahmed Abdul Qadir Nek	01-06-2022
2	☆......Hasan Irfan Essa Pothiawala with Javeria Muhammad Rafiq Abdul Shakoor Bhadelia	02-06-2022
3	☆......Muhammad Ahmed Abdul Qadir Muhammad Siddiq Surti with Maryam Muhammad Nadeem Haroon Bhangda	03-06-2022
4	☆......Ahmed Raza Muhammad Mushtaq Muhammad Younus Dojki with Noor-ul-ain Muhammad Asif Muhammad Arif Marfani	04-06-2022
5	☆......Muhammad Kabir Muhammad Shahid Ali Muhammad Dhamia with Aasiya Muhammad Saleem Aba Umer Adhi	04-06-2022
6	☆......Ahmed Raza Muhammad Asif Abdul Aziz Adhi with Saima Muhammad Anis Haji Ashraf Kagdi	05-06-2022
7	☆......Muhammad Anas Muhammad Yaseen Aba Umer Kesodia with Abia Mirza Afzal Ali Mirza Ahmed Baig	05-06-2022
8	☆......Muhammad Ahmed Muhammad Jawed Abdul Ghaffar Silat with Maria Muhammad Iqbal Zakaria Kasbati	10-06-2022
9	☆......Abdul Haseeb Muhammad Yousuf Ismail Jangda with Mariam Muhammad Shahid Ali Muhammad Dhamia	10-06-2022

S.NO	NAMES	DATE
20	☆......Bilal Muhammad Arif Abdul Sattar Haroon with Sana Haji Abdul Wahid M. Umer Manai	18-07-2022
21	☆......Daniyal Asif Rehmatullah Kapadia with Rameen Muhammad Imran M. Iqbal Dandia	18-07-2022
22	☆......Muhammad Yousuf Abdul Razzak Haji Rehmatullah Khadiawala with Zainab Ayaz Muhammad Aman Dandia	21-07-2022
23	☆......Mudassar Muhammad Amin Muhammad Siddiq Nipaniwala with Alvina Muhammad Sikander Muhammad Haroon Kabla	22-07-2022
24	☆......Abdul Muqeet Muhammad Saleem Haji Moosa Balagamwala with Raheema Muhammad Farooq Abdul Sattar Arbi	22-07-2022
25	☆......Hunain Muhammad Munir M. Qasim Adhi with Zainab Liaquat Tahir Muhammad Kodvavi	22-07-2022
26	☆......Ahmed Raza Muhammad Sajid Abdul Habib Fansiya with Muzdalfa Shoaib Abdul Razzaq Karachiwala	23-07-2022
27	☆......Abdul Wahid Muhammad Ashraf Noor Muhammad Ibrahim Toller with Ayesha Muhammad Saleem Abdul Ghaffar Silat	25-07-2022
28	☆......Muhammad Hasan Zahoor Ahmed Abdul Ghani Polani with Asma Abdul Jabbar Muhammad Qasim Khamblawala	26-07-2022
29	☆......Muhammad Hassan Ahmed Muhammad Yousuf Haji Muhammad Ismail Adhi with Mahsheed Muhammad Tahir M. Ismail Maimini	27-07-2022
30	☆......Muhammad Adil Muhammad Ali Muhammad Siddiq Gandhi with Nawal Muhammad Imran Muhammad Qasim Popatpotra	28-07-2022
31	☆......Muhammad Ali M. Hanif Abdul Sattar Sodha with Aisha Abdul Majeed Tayyab Dhisidia	28-07-2022
32	☆......Abdullah Akhtar Haji Qasim Adhi with Rabiya M. Ashfaq Abdul Sattar Balagamwala	28-07-2022

S.NO	NAMES	DATE
8	☆......Abdul Aziz Muhammad Rafiq Muhammad Yousuf Surmawala with Labia Abdullah Abdul Sattar Bakali	05-07-2022
9	☆......Muzammil Muhammad Farooq Abdul Sattar Surti with Laiba Muhammad Shakeel Muhammad Hanif Jada	07-07-2022
10	☆......Muhammad Ismail Muhammad Ameen Muhammad Younus Jangda with Noor-e-Zehra Muhammad Munaf Abdul Aziz Adhi	07-07-2022
11	☆......Muhammad Mohsin Ayub Abdul Latif Mangrolwala with Daniya Muhammad Yousuf Muhammad Siddiq Varoo	07-07-2022
12	☆......Muhammad Shumail Muhammad Iqbal Abdullah Nini with Madiha Munaf Abdul Sattar Punjla	07-07-2022
13	☆......Muhammad Ahsan Iqbal Muhammad Khanani with Ayesha Sohail Habib Mesia	14-07-2022
14	☆......Muhammad Asif Muhammad Rafiq AbuBaker Mundiya with Bisma Muhammad Saqib Abdul Razzak Popatpotra	14-07-2022
15	☆......Daniyal Muhammad Taufiq Qasim Kodvavi with Fatima M. Yaseen Haji Abdul Sattar Bijuda	15-07-2022
16	☆......Muhammad Hammad Muhammad Shoaib Abdul Sattar Adhi with Fatima Abdul Majeed HAbib Sardargadhwala	15-07-2022
17	☆......Muhammad Fareed Muhammad Feroz Ali Muhammad Chottani with Sarah Abdul Ghani Abdul Sattar Chatni	16-07-2022
18	☆......Muhammad Khalil Muhammad Hanif Suleman Bhatda with Hiba Muhammad Humair Muhammad Ilyas Bharamchari	16-07-2022
19	☆......Abdul Rehman Sudaise Muhammad Hanif Saleh Muhammad Abni with Areej Muhammad Amir Muhammad Naseem Osawala	18-07-2022

S.NO	NAMES	DATE
34	☆......Muhammad Asad Muhammad Saleem Suleman Tikarwala with Ayesha Muhammad Irfan Saleh Muhammad	29-06-2022
35	☆......Shahrukh Muhammad Yousuf Abdul Rehman Ghaniwala with Arbia Muhammad Nadeem AbuBaker Sopariwala	29-06-2022
36	☆......Farhan Altaf Jan Muhammad Adhi with Afshan Abdul Wahab Haji Abdul Razzak Sheikh	29-06-2022
37	☆......Yawar Muhammad Younus Ismail Lakhani with Asma Muhammad Sohail Abdul Sattar Sodha	30-06-2022
38	☆......Arsal Muhammad Jawaid Muhammad Siddique Bilwani with Fatima Zehra Naveed Iqbal Billoo	30-06-2022
	JULY 2022	
1	☆......Muhammad Asghar Muhammad Moosa Ismail Jangda with Uroosa Muhammad Hanif Jan Muhammad Surmawala	01-07-2022
2	☆......Abdullah Rafiq Suleman Koylanawala with Nimra Muhammad Imran Siddiq Panwala	01-07-2022
3	☆......Ahmed Raza Muhammad Asif Muhammad Arif Bawany with Rani Bano Muhammad Iqbal Abdul Shakoor Akhai	01-07-2022
4	☆......Umair Muhammad Arif Aba Umer Pajodwala with Namerra Muhammad Hanif Haji Wali Muhammad Khanani	02-07-2022
5	☆......Sheryar Javed Muhammad Siddiq Adhi with Anosha Abdul Jabbar Hussain Khanani	04-07-2022
6	☆......Muhammad Sumair Muhammad Samin Muhammad Younus Jamal with Marium Irfan Jan Muhammad Billa	04-07-2022
7	☆......Safhan Munir Usman Sojra with Misbah Yameen Ali Muhammad Jakwani	04-07-2022

S.NO	NAMES	DATE
22	☆......Saad Muhammad Rafiq Abdul Sattar Manai with Marium Asif Habib Muhammad Kodvavwala	17-06-2022
23	☆......Bilal Abdul Razzak Haji Ismail Adhi with Hadiqa Abdul Samad Aba Ali Jangda	18-06-2022
24	☆......Muhammad Aqib Muhammad Aslam Abdul Latif Akooli with Mariam Hunaid Muhammad Iqbal Aaka	18-06-2022
25	☆......Hasnain Muhammad Jawed Muhammad Siddiq Galla with Rabia Muhammad Waseem Muhammad Ismail Motiwala	20-06-2022
26	☆......Sufyan Muhammad Feroz Wali Muhammad Rabdia with Amna Abdul Rasheed Usman Mian Mithani	23-06-2022
27	☆......Sufyan Muhammad Ashraf Abdul Sattar Bhoot with Muskan Muhammad Munaf Haji Moosa Bilwani	24-06-2022
28	☆......Muhammad Haseeb Muhammad Jawed Moosa Bhatda with Areeba Kamran Amin Maimini	25-06-2022
29	☆......Daniyal Muhammad Nadeem Abdul Sattar Diwan with Saba Abdul Rafiq Ghulam Muhammad Chikna	25-06-2022
30	☆......Muhammad Mubashir Muhammad Aman Abdul Sattar Galla with Aiman Muhammd Awais Muhammad Iqbal Behra	25-06-2022
31	☆......Wahab Iqbal Abdul Ghani Bhoori with Aisha Bano Muhammad Saleem Haji Ibrahim Saranpipriwala	25-06-2022
32	☆......Nabil Muhammad Nadeem Abdul Sattar Diwan with Shafaq Naz Muhammad Irfan AbuBaker Versiani	25-06-2022
33	☆......Muhammad Mobin Muhammad Iqbal Abdul Karim Thaniyanawala with Nimra Muhammad Asif Muhammad Yousuf Khadiawala	27-06-2022

S.NO	NAMES	DATE
10	☆......Muhammad Bilal Muhammad Ayaz Haji Rehmatullah Saranpipriwala with Amna Muhammad Yousuf Noor Muhammad Nini	10-06-2022
11	☆......Umer Raza Muhammad Idrees Abdul Sattar Fattani with Misbah Imran Saleh Muhammad Khanani	10-06-2022
12	☆......Ali Jawed Ahmed Jawed Moosa Madraswala with Sumaiya Nasir Feroz Silat	10-06-2022
13	☆......Shahzeb Shoaib Abdul Aziz Cochinwala with Ayesha Muhammad Altaf Muhammad Sorathia	13-06-2022
14	☆......Muhammad Ahmed Muhammad Altaf Muhammad Siddique Tola with Aisha Muhammad Qazzafi Ghulam Hussain Cutleriwala	14-06-2022
15	☆......Bilal Nadeem Ahmed Muhammad Siddiq Fattani with Hoor Fatima Zakir Hussain Gul Muhammad Kasbati	14-06-2022
16	☆......Muhammad Yousuf Irfan Aba Ali Surmawala with Lubaba Muhammad Ali Muhammad Haroon Panwala	14-06-2022
17	☆......Muhammad Bilal Muhammad Altaf Haji Yousuf Adhi with Aisha Ahmed Haroon Rasheed Thaniyanawala	14-06-2022
18	☆......Zia Muhammad Junaid Abdul Habib Parekh with Fatima Faisal Bashir Dandia	15-06-2022
19	☆......Muneez Haroon Rasheed Abdul Ghaffar Harajiwala with Kulsoom Laiba Danish Ashraf Khanani	15-06-2022
20	☆......Hammad Muhammad Yakoob Rehmatullah Dojki with Shiza Muhammad Jawed Haji Moosa Bhatda	16-06-2022
21	☆......Muhammad Ahmad Muhammad Ashraf Peer Muhammad Dojki with Iqra Muhammad Jawed Muhamma Siddiq Khadiawala	16-06-2022

Engagement

منگنیاں

JUNE 2022

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Zeeshan Abdul Jabbar Abdul Aziz Sabuwala with Rabisa Muhammad Hanif Jan Muhammad Surmawala	01-06-2022
2	☆......Muhammad Zohair Muhammad Zubair Haji Yousuf Katiya with Fatima Abdul Munaf Noor Muhammad Moti	01-06-2022
3	☆......Hammad Muhammad Farooq Abdul Karim Kodvavi with Areeba Muhammad Munaf Muhammad Yousuf Khanani	03-06-2022
4	☆......Ameer Hamza Muhammad Yasin Muhammad Umer Mengrani with Sadaf Shahid Usman Tabani	06-06-2022
5	☆......Dawood Imtiaz Ahmed Wali Muhammad Rabdia with Hala Muhammad Yousuf Qasim Adaya	07-06-2022
6	☆......Osama Waseem Abdul Razzak Bilwani with Zainab Muhammad Arif Abdul Sattar Kapadia	09-06-2022
7	☆......Zain Muhammad Riaz Abdul Razzaq Goawala with Aisha Nasir Abdul Razzak Dungargadhwala	09-06-2022
8	☆......Muhammad Ahmed Raza Muhammad Jawed Abdul Aziz Vadasadawala with Fatima Abdul Wahid Muhammad Umer Wadalawala	09-06-2022
9	☆......Muhammad Imran Muhammad Farooq Essa Jangda with Mehrun Nisa Muhammad Suleman Abdul Sattar Lohiya	10-06-2022

નેક પત્નિ

અનુવાદઃ યાકુબ મોતીવાલા

હઝરત ઉમર (રદી.)નો મામુલ હતો કે રાતના વખતે મદીના મુનવ્વરાની આબાદીમાં ગશ્ત કરતા રહેતા હતા. એકવાર એક સ્ત્રી પોતાના બંધ ઘરમાં ઈશ્ક ને મોહબ્બતના ફિરાક (જુદાઈ)માં આ શેરો ગણગણી રહી હતી.

(૧) આ રાત લાંબી થઈ ગઈ છે ને તારા ચમકી રહ્યા છે. મને એ વાત જગાવી રહી છે કે મારી સાથે (ખેલ) ખેલનાર કોઈ નથી)

(૨) ખુદાની કસમ ! અગર અલ્લાહ તઆલાનો ખૌફ (ડર) ન હોત તો આ ચારપાઈ (પલંગ) ચરચરાતો હોત.

(૩) પણ હું એ નિગેહબાનને મોકલથી ડરૂં છું. મારા પોતાના નફસના સાથે જે કયારેય ઊંઘતો નથી.

(૪) મને અલ્લાહનો ખૌફ ને હયા (શરમ) મના કરે છે. તે સિવાય પણ મારો ખુદાવંદ એટલો કરીમ ને શરીફ છે ને તેની સવારી ઉપર બીજો કોઈ સવાર નથી થઈ શકતો (કેમકે પતિના માટે પત્નિ સવારી સમાન હોય છે. તો હું મારા પતિની સવારી ઉપર કોઈ ગૈરને સવાર નથી કરી શકતી એટલે કોઈની સાથે ગુન્હાના (અમલ)નું આચરણ નથી કરી શકતી તેમાં મારા પતિની બેઈઝ્ઝતી છે.)

હઝરત ઉમર (રદી.)એ સ્ત્રીના દરવાજે રાતના અંધકારમાં ઊભા રહીને આ શેર સાંભળ્યા. સવારે માલુમ કીધું કે મકાન મોકનું છે, માલુમ થયું કે એક મુજાહીદન છે તેની શાદી થયે વધુ અરસો નથી ગુજર્યો ને તે જેહાદ માટે ચાલ્યો ગયો છે. હઝરત ઉમર (રદી.) મેદાને જેહાદ પરથી તેના પતિને બોલાવ્યો પણ તે બાદ વિચાર્યું કે આ મસલો તો તમામ મુજાહિદોની પત્નીઓ સાથે વાબસ્તા છે તો એ સિલસિલામાં પોતાની પુત્રી જે રસુલે અકરમ (સ.અ.વ.)ની પુનિત પત્નિ (મુસલમાનોની મા હતી) તો તેનાથી વગર હીજાબે માલુમ કીધું કે એક સ્ત્રી પોતાના પતિ વગર કેટલો અરસો રહી શકે છે ? હઝરત હબશા (રદી.)એ હાથની ચાર આંગળીઓથી ઈશારો કીધો. અર્થાત ચાર માસ સ્ત્રી પતિ વગર સબર કરી શકે છે. તો હઝરત ઉમર (રદી.) એલાન જારી કરાવી દીધો કે આગામી યુવાન મુજાહીદોને ચાર મહિનાથી વધુ જેહાદમાં ન રોકવામાં આવે. (હવાલો તારીખ અલ ખુલ્ફા અલ્લામા સેવતી) હઝરત ઉમર (રદી.)નું કથન છે ઈમાનની નેઅમતના બાદ સૌથી મોટી દોલત નેક ને સાલેહ પત્ની છે. ને કુફ્રની લાનતના બાદ સૌથી મોટી મુસીબત ને અઝાબ નાફરમાની ને બદજબાની પત્ની છે. હઝરત અલી (રદી.)નું કથન છેઃ દુનિયામાં હસનહથી મુરાદ નેક પત્ની છે. ને આખેરતમાં હસનહથી મુરાદ જન્નત છે એટલે નેક પત્નીના સહકારે સંગાથે પતિ જન્નતમાં પહોંચી જાય છે એટલે ઘરમાં નેક પત્નીના કારણે હંમેશા સુકુન ને શાંતિ રહે છે ને બદઝબાન ને બેરી પત્ની દુનિયામાં પણ પતિના માટે દોઝખ સમાન હોય છે જેના કારણે હંમેશા ઘરમાં લડાઈ–ઝગડા થતા રહે છે.

"વતન ગુજરાતી"

તા. ૨૧ જુલાઈ ૨૦૧૪ના સૌજન્યથી

હેરા અચું અસાં

મેમણી હઝલ

અબ્દુલ રઝ્ઝાક રૂબી

મીસીદમેં જુના ચંપલ બદલાયું, હેરા અચું અસાં
બીયેજી ઘાલમે ટંગ અડાયું, હેરા અચું અસાં
ન્યાણી કે સપજો ભારો સમજી હલાઈ રખુંતાં
પુતરકે ગડી બંગલો સમજું, હેરા અચું અસાં
રિવાજ કુરિવાજ મથ્થે અખિયું બંધ રખુંતાં
પાંજી ટોપી બીયેકે ઓઢાયું, હેરા અચું અસાં
સાંઢીયેજો ચપ લીટકનો દેખાઈ, વીનું પછવાડે
વળીયા વળુ ના ઝલીયા ઝલાયું, હેરા અચું અસાં
ભરોસે તે કપ્યે રખું દોસ્ત હોય કે દુશ્મન
શુળીએ જલ્દી ચઢાઈ ડયું, હેરા અચું અસાં
હાલત નજર સામે રખી મેરેજ બ્યૂરો ખોલ્યો
ધંધેમેં લાકડે માકંડો વે'રાઈડયું, હેરા અચું અસાં
ધામધૂમસે ખુરશી તો ચઢાયું ખભ્ભે મથ્થે વેડાઈને
ટંગ ખેંચણજી મઝા પછી ગીનું, હેરા અચું અસાં
કાળે ધોળે માલ સામાનજી ખેંચ તાણમેં પૌ ના
ગઠો માલ દોસ્ત કે વીરગાઈડયું, હેરા અચું અસાં
બગલેજી પંખ જેરા સફેદ કપડાં પહેરીયા લીડરે
આબીદ-પારસા જેરો કર્યોં દેખાવ, હેરા અચું અસાં
ભા-રઝ્ઝાક ભેંસ અગીયા ભાગવત કરનું નકામું
હરદમ બોલું કુરો ને કરૂં કુરો, હેરા અચું અસાં

કસમ ખાજે મિલનમેં

ડો. આદમ એ. મેમન (મર્હુમ)

મોહબ્બત, સંપ રખ્ખી પાં ભિડી વિન્જે મિલન મેં
ને પાંજી હેસિયત સે થી સિગે કરજે મિલન મેં
મદદ આપસમેં ને ખુદ પોતેંજી પાં ખુદ કરે ને
ડિસી હકડે બિયેં કે કીક પાં શીખજે મિલન મેં
ખુદાજી મહેરબાની સે અચું બેદાર તાં પણ
વધુ અગિયાં, વધુ અગિયાં કદમ ભરજે મિલન મેં
અસાં પણ હી કરે ધિડિયા અચું નારો તરક્કી
સબૂત ઈન્જો બરાબર ટેમ તે ડીજે મિલન મેં
ભણેલે, તરબિયત પામેલ, ઈજ્જત, માનવારેં સે
મિલીને ખૂબ ખુશ થીજે ને ખુશ કરજે મિલન મેં
ઘણી અગિયા વધીવી દુનિયા ઈ ડિસીને
ભૂલી જૂનું-જમાને સાથ પાં હલજે મિલન મેં
સજો અઠવાડિયો હી આ બસ-મસ્રૂફિયાત જો
હી મોકે જો બરાબર ફાયદો ગિન્જે મિલન મેં
બિગાડે કોમજી સહેત-તરક્કી-આદતું ઈ
કડેં પણ ને કરૂં એડી કસમ ખાજે મિલન મેં
સુધારનજી જરૂરત આય બચપણ ને જવાની
પકે પાયે તે ઈન્જો રસ્તો પાં કરજે મિલન મેં
મિલન હી મેમણેજો આય પાકિસ્તાન મેં અજ
મિલીને કોમજી પાં આબરૂ રખજે મિલન મેં
સચોસચ એકતા ને સંપ વધના ખૂબ 'આદમ'
ખિલી મિલજે બધેં ભેડા મિલી ખાજે મિલન મેં

બિરાદરીના મુખપત્ર માસિક 'મેમણ સમાજ' કરાચીમાં પોતાની જાહેરખબરો આપીને સહકાર કરો જેથી કરીને બિરાદરીના મુખપત્રને નાણાંકિય તંગીનો સામનો ન રહે.

કવ્મી તરાનું

'તન્વીર વાસાવડી (મર્હુમ)

મેમન કવ્મ તું ઝિંદાબાદ
ઝિન્દા કવ્મ તું ઝિંદાબાદ
તાબિન્દા રખશિન્દાબાદ,
મેમન કવ્મ તું ઝિંદાબાદ

તાજિર સનઅતકાર તરીકે,
કવ્મ નમૂનેદાર તરીકે
દુન્યામેં તાબિન્દાબાદ
મેમન કવ્મ તું ઝિંદાબાદ

'આદમજી' 'દાઊદ' 'બાવાની'
હીરે મોતેડેજી કહાની
ઝગમગ ને તાબિન્દાબાદ
મેમન કવ્મ તું ઝિંદાબાદ

મવલાના સતાર તરીકે
અઝમતજે મીનાર તરીકે
જગભરમેં રખશિન્દાબાદ
મેમન કવ્મ તું ઝિંદાબાદ

કુતુબ મિનારો કાલજો મેમન
ધ્રુવ જો તારો હાલજો મેમન
મુસ્તકબિલ તાબિન્દાબાદ
મેમન કવ્મ તું ઝિંદાબાદ

દિલકશ હર તસ્વીર અસાંજી
સૂરજ હર 'તન્વીર' અસાંજી
તાબિન્દા પાઈન્દાબાદ
મેમન કવ્મ તું ઝિંદાબાદ

હિજરત અંગે લોકગીત

રજુઆતઃ નસીમ ઓસાવાલા

કાઠિયાવાડના ગરીબ મુસ્લિમ કુટુંબોને પાકિસ્તાન જવા માટે કેવી રીતે પોતાની ઘરવખરી સુદ્ધાં વેચી નાખવી પડી, એનો કેટલોક ચિતાર એ સમયના એક લોકગીતની થોડીક કડીઓમાંથી મળી આવે છે, જે અત્યારે પણ જુનાગઢ રાજ્યની આધેડ વયની મુસ્લિમ સ્ત્રીઓ કોઈ કોઈ વાર ગાતી રહે છેઃ

બિરટીસ સરકારે ભાગલા પાડ્યા
ને પરરાજાને સોંપ્યું રાજ
મુસ્લિમને સોંયે પાકિસ્તાન
ને હિંદુને સોંયે સવરાજ
ગોદડા વેચ્યા, ગાદલા વેચ્યા
ને રજાઈ પર નજરૂં જાય
ખાવા પીવાના ઠામડા વેચ્યા
ને જઈ બેઠા પાકિસ્તાન

અને એ છતાં

પાકિસ્તાન અને મેમણો

ઘઉં મોંઘો ને બાજરો મોંઘો
અમે શેની લેશું જુવાર ?
ગરીબ બચાડાં વાતું કરે
કેમ કરી જાવું પાકિસ્તાન ?
અને આ હિજરતનું કારણ શું હતું
'બાંટવા' લૂંટયું ને માણાવદર લુંટયું
ને કુતિયાણામાં કાળો કેર
આચર-મેરોએ લૂંટફાટ કીધી
ને કડવો કીધો દેશ

અસાંજો પ્યારો પાકિસ્તાન

મકબૂલ કચ્છી (મર્હુમ)

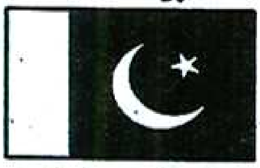

જમ્હુરી ઈસ્લામી હકૂમત
ખુદા તરફસે જુળેલ ન્યામત
નીલે ઝન્ડે ચન્દરતારો
મુલ્કી આય નિશાન

અસાંજો પ્યારો પાકિસ્તાન

પૂરમ પચ્છમ વડા બ નાકા
ઈનમેં માજી ઐન ઈલાકા
બંગાલ, પંજાબ ને સરહદ
સિંધ બલુચિસ્તાન

અસાંજો પ્યારો પાકિસ્તાન

ડેંસે ને પરડેસેં નામીં,
ઈનજી કો સચ નાએં નિકામી
આજધીજો આય હીંધોરો
સો એં જિતે સમાન

અસાંજો પ્યારો પાકિસ્તાન

મુસ્લિમ, હિંદુ, બૌદ્ધ, ખ્રિસ્તી
પારસી, હરિજન નેં બઈ વસ્તી
ઐન મિળે બાલુડા ઈનજા
મોભતમેં મસ્તાન......

અસાંજો પ્યારો પાકિસ્તાન

આંસુ, ઈઝઝત, લોઈ, પસીનું
વિજી ભનાયોં પાઈયો પીનું
કચાસીં ઈનતા અનાંએ કૈભો
તન, મન, ધન કુરભાન.......

અસાંજો પ્યારો પાકિસ્તાન

આઝાદી

દિલકશ ગોંડલ્વી (મર્હુમ)

આઝાદી તારી હાલત પૂછું છું આજ તુજને
કેવા હસી ખુશીમાં વરસો ગયા છે તારા
રાખે છે કેમ તુજને, આ તારા ચાહનારા
હાલતનું તારી વર્ણન મુજને જરા કહી દે

* * *

હાલતની વાત મારી સાંભળ હવે ગુલામી
અશ્રુઓ સારી સારી વરસો ગયા છે મારા
એવા છે ચાહકો કે લાગે છે શત્રુ સારા
મારાજ ચાહકોએ લૂંટી છે લાજ મારી

* * *

રૂશ્વતના નામે આજ સહુ મુજને ઓળખે છે
માટી પલીત કેવી તેઓ કરે છે મારી
મુજથી ગુલામી તારી હાલત ઘણી છે સારી
માગુ છું ભીખ ત્યારે ખાંવા મને મળે છે !

* * *

મારી છે આવી હાલત જીવન થયું છે ખારૂં
આ જિંદગીથી બહેતર આવે છે મોત મારૂં

* * *

જરૂરી કામોમાં વિતાવેલ અને હુસેન કાસમ શેઠ તરફથી તેમના માનમાં અપાયેલી ટી-પાર્ટીમાં પણ હાજરી આપેલ.

તે દિવસે પણ એક ઐતિહાસિક કહી શકાય એવો બનાવ બાંટવા ખાતે નોંધાયો, જ્યારે ફંડફાળા નોંધાવવા માટે એક એક કરીને નામો આવતા ગયા ત્યારે જાણવા મળ્યું કે બાંટવાના એક મોટા સોદાગર શેઠ મુહમ્મદ હાજી ગની બાલાગામવાલા (જેઓ આંખે માઝુર હતા) તાવના કારણે આવી નથી શક્યા ત્યારે આદમ શેઠે મેમણીમાં એવું સુચન કરેલ કેઃ

"તાં હલો, ઝીણા સાબ, પાં જે ઈન્જે ઘરે વિનું. કાઈદે આઝમ આ સાંભળી ઘડીભર મૌન રહ્યા. બીજુ કોઈપણ કંઈ ન બોલ્યું. કાઈદે આઝમના મ્હોં પર ગંભીરતા આવી ગઈ, અને તેમણે કહ્યું, "જિંદગીમાં અત્યાર સુધી હું કોઈને ત્યાં વણનોતર્યો નથી ગયો. હવે જ્યારે મુસ્લિમલીગ માટે ફકીરી જ સ્વીકારી છે, તો ગમે તેને ત્યાં જઈશ, વણનોતર્યો જઈશ ચાલો !" (માંડવીયાના 'અલ કાઈદ' પુસ્તકમાંથી)

કાઈદે આઝમ ઊભા થયા અને તેમની સાથે મોટરોનો કાફલો શેઠ મુહમ્મદ હાજી ગનીના આંગણે જઈ ઊભો રહ્યો. કાઈદે આઝમની પૂરી રાજદ્વારી કારકિર્દીમાં આવી રીતે વણનોતર્યા જવાનો કદાચ આ એકમાત્ર પ્રસંગ હતો.

બાંટવામાં જિન્નાહ સાહેબ ત્રણ દિવસ રોકાણા, તેમને હુસેન કાસમ દાદાના માણાવદર રોડ પર આવેલા બગીચાના બંગલામાં ઉતારો આપવામાં આવેલ. બાંટવામાં તેમનો ઠેરઠેર ઉમળકાભેર સત્કાર થતાં પૂરૂં બાંટવા ત્રણ દિવસ સુધી કોમી જશનની લપેટમાં રહ્યું. પ્રેસફંડ પેટે લગભગ રૂપિયા ૩૫,૦૦૦/- મળ્યા, જે કાઠિયાવાડના કોઈ પણ શહેરથી કાઈદને મળેલું એ સૌથી વધારે ફંડ હતું.

બાંટવાના નિડર અને પ્રખ્યાત પત્રકાર યુસુફ 'માંડવીયા'એ પોતાનું પહેલું રાજદ્વારી પુસ્તક 'હિંદનું મુસ્લિમ રાજકારણ' બાંટવાના કોહિનુર પ્રેસમાં છપાવી ચૂક્યા હતા. તે પુસ્તકની પ્રસ્તાવના મેળવવા તેમણે જે પ્રયાસો કર્યા એ અંગેની વિગત પોતાના પુસ્તક 'જેલવીતી'માં નીચે મુજબ નોંધેલ છેઃ

"મારૂં પહેલું રાજદ્વારી પુસ્તક 'હિંદનું મુસ્લિમ રાજકારણ' એ વેળાએ છપાઈને પૂરૂં થઈ ગયું હતું અને બાઈન્ડિંગના તબક્કામાં હતું. સાહસ કરીને મેં એ કાઈદે આઝમ સમક્ષ રજુ કર્યું અને એ વિષે કંઈક લખી દેવાની વિનંતી કરી. આવડું મોટું પુસ્તક ઉપલક દ્રષ્ટિએ પણ જોઈ જવા જેટલો એમની પાસે અવકાશ તો ન હતો. મારી પણ એ માંગણી નહોતી. આવરણની કલાબ્ધિએ દોરેલી ડિઝાઈન જોઈને રાજી થયા. એમાં મથાળે સર સૈયદની તસ્વીર હતી; વચ્ચે મૌલાના મુહમ્મદઅલીની અને છેલ્લે કાઈદે આઝમની..... હિંદના ત્રણ તબક્કાઓ એમાં નિર્દેશ હતો.

કાઈદે આઝમે પુસ્તકનું સાંકળિયુ વાંચી જવાની મને ફરમાઈશ કરી. હું વાંચતો ગયો અને ડોકું હલાવતા રહ્યા, પછી પંદરેક લીટીનો એક સંદેશો એમણે લખી દીધો, નીચે હસ્તાક્ષરને ડાબે છેડે બાંટવા તા. ૨૪ જાન્યુઆરી ૧૯૪૦ પણ લખી દીધું. આ નાનકડા સંદેશાના પ્રતાપે મારા પુસ્તકનું મુલ્ય અને મહત્વ અનેકગણું વધી ગયું. ત્રણ જ મહિનામાં ઉપરા ઉપરી એની ત્રણ આવૃત્તિ થઈ ગઈ અને હાથોહાથ ઉપડી ગઈ, હિંદ ઉપરાંત બર્મા, સિલોન અને આફ્રિકાના દૂરદૂરના દેશાવરોમાંથી એની માંગના દરોડાએ ડેકારો બોલાવી દીધો. એ પહેલાં કોઈ મુસલમાન લેખકનું ગુજરાતી પુસ્તક આટલી હદે લોકપ્રિય નિવડયું હોવાનું જાણમાં નથી." ('જેલવીતી' પાનું ૭૦-૭૧ લેખક માંડવિયા)

જનાબ જિન્નાહ સાહેબે આવોજ એક સંદેશો બાંટવાની મુસ્લિમ સ્ટુડન્ટ ફેડરેશનના મુખપત્ર 'સારબાન'ને આપેલો.

માંડવિયાએ કાઈદે આઝમના બાંટવા ખાતેના આગમન ટાણે તેમના તેજસ્વી જીવન, પ્રસંગ વ્યક્તિ અને પ્રલંબ રાજદ્વારી સેનાની તરીકે ૨૦ પાનાની ટુંકી નોંધ જેવી પુસ્તિકા છપાવીને પ્રગટ કરી. આ પુસ્તીકા તેમના તરફથી મફત વ્હેંચવામાં આવેલ.

'મેમણ સમાજ' ઓગસ્ટ ૨૦૦૨માંથી લીધેલ.

કાઈદે આઝમ બાંટવામાં

અ. અઝીઝ કાયા (મર્હુમ)

ઈ.સ. ૧૯૪૦નું વર્ષ બાંટવાના ઈતિહાસમાં એક ભવ્ય અને સદા યાદગાર પ્રકરણનો ઉમેરો કરે છે. તે વર્ષે હિંદી મુસ્લિમોના સર્વોપરી અને લાડીલા નેતા મુહમ્મદઅલી જિન્નાહ બાંટવા ખાતે પધાર્યા હતા.

આગમનના આઠ દિવસ અગાઉથી જ બાંટવામાં તેમના જબરા સત્કાર માટે તડામાર તૈયારીઓ થઈ રહી હતી, આખા બાંટવાને ખુબસુરત કમાનો રંગબેરંગી ઝંડીઓ, ધજા-પતાકાઓ અને બેનરો વડે શણગારવામાં આવી રહ્યું હતું.

જાન્યુઆરી માસની ૨૪મી તારીખના બપોરે તોપોના ૨૧ ગોળા ફોડીને તેમને સત્કારવામાં આવ્યા. આજુબાજુના ગામડાઓ અને બાંટવાનો તમામ લોક તેમને સત્કારવા ઉમટી પડયો હતો. સાંજના માણાવદર સ્ટેટની ચાર ઘોડાવાળી ગાડીમાં સરઘસ આકારે તેમને શહેર ફેરવવામાં આવ્યા.

બાંટવાના શાહસોદાગરો શેઠ હુસેન કાસમ દાદા, શેઠ હાજી હબીબ હાજી પીરમુહમ્મદ તથા જામનગરના શેઠ અલીભાઈ ઝવેરી ઘોડાગાડીમાં તેમની સંગાથે હતા, સાંજે યતિમખાનાના વિશાળ મેદાનમાં તેમના વરદહસ્તે પરચમ કુશાઈની વિધિ કરવામાં આવી.

રાત્રે મદ્રસાએ ઈસ્લામીયાના વિશાળ મેદાનમાં બાંટવાના ઈતિહાસમાં કયારેય ન યોજાઈ હોય એવી જંગી જાહેર સભા પૂરા દમામથી યોજાઈ, જલ્સા માટે ખાસ વિશાળ મંડપ બાંધવામાં આવ્યો હતો અને પેટ્રોમેકસ બત્તીઓ વડે દિવસ જેમ રોશની કરવામાં આવી હતી.

શેઠ આદમ હાજી પીરમુહમ્મદે બાંટવાવાસીઓ તરફથી તેમને માનપત્ર પેશ કરેલ અને તેમને ખાત્રી આપી કે બાંટવાના મુસ્લિમો તેમની પ્રેરણાદાયક નેતાગીરીને માનપૂર્વક જુએ છે અને તેમનામાં સંપૂર્ણ વિશ્વાસ ધરાવે છે અને તેમના આદેશ પર તેમના જાનમાલ ન્યોછાવર કરવા હરપળે તૈયાર છે.

જવાબમાં જિન્નાહ સાહેબ, જુસ્સાદાર અને સરળ તકરીર કરતા જણાવ્યું કે, "હું અહિયા તમારી જાનોની માંગણી કરવા માટે નથી આવ્યો પણ જ્યારે જરૂરત પડશે તો હું એ પણ માંગીશ, હમણાની મારી ખરેખરી જરૂરત ચાંદીની ગોળીઓની છે, હું અત્રે લીગ પ્રેસફંડ અંગે આવ્યો છું, આ રાજકિય યુદ્ધ છે, તેના હથિયારો જુદા છે. હું તમારી પાસે હાલ નાણાકિય મદદ લેવા આવ્યો છું."

જનાબ ચુંદરીગર અને ખંડવાણીએ પણ તકરીરો કરી અને જણાવ્યું કે મુસ્લિમલીગની હિંદને આઝાદી અને હિંદના મુસ્લિમો માટે અલગ વતન પાકિસ્તાન માટેની તેમની માંગણીની સારી રજુઆત થઈ શકે તે માટે પ્રેસની સખત જરૂરત ઊભી થઈ છે.

જિન્નાહ સાહેબે આ પહેલાં કયારેય ફંડ અર્થે હિંદમાં કયાંય પ્રવાસ કરેલો નહિ, આ પ્રથમ પ્રયાસ અને પ્રવાસ હતો. કાઠિયાવાડ અને ગુજરાતના મુખ્ય મુખ્ય શહેરોનો તેમણે આ અર્થે પ્રવાસ કર્યો.

રાત્રે માણાવદરના માર્ગે રેલ્વે ફાટક બાદ આવેલા શેઠ હુસેન કાસમ દાદાના બગીચામાં આવેલ સુંદર બંગલામાં જિન્નાહ સાહેબને ઉતારો આપવામાં આવેલ.

બીજે દિવસે બાંટવામાં પીરમુહમ્મદ કાસમ કલકત્તાવાળા ચેરીટેબલ હોસ્પિટલનું ઉદઘાટન માણાવદરના નવાબ સાહેબને હાથે થયું. આ પ્રસંગે જિન્નાહ સાહેબ પણ મૌજુદ હતા. આ હોસ્પિટલ મરહુમ શેઠના પુત્ર હાજી હબીબ તરફથી સ્થાપવામાં આવી હતી. આ હોસ્પિટલ ઉપર લગભગ છ લાખ જેટલી ગંજાવર રકમ ખર્ચ કરવામાં આવી હતી.

તે દિવસે તા. ૨૫ જાન્યુઆરીએ જિન્નાહ સાહેબ ફંડ ભેગુ કરવા, સલાહ સુચનો કરવામાં અને બીજા

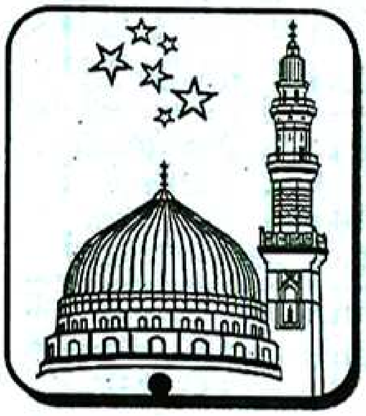

હુઝૂરે અકરમ (સલ્લલ્લાહો અલયહે વસલ્લમ) ની નૂરાની નસીહતો

★ મુસલમાન માટે મૃત્યુ એક ભેટ છે. તમારા મુર્દાઓને ભલાઈપૂર્વક યાદ કરો અને તેનું નામ નેકીની સાથે લો અને તેની બુરાઈ કરવાથી બચો.

★ કુરઆને શરીફના પાંચ વિષયો છે. હલાલ, હરામ, સ્પષ્ટ અને ગર્ભિત તઅલીમાત, અપ્રગટ પર ઈમાન લાવો અને ઉદાહરણોથી બોધ ગ્રહણ કરો.

★ ખરેખર તમે એ જમાનામાં છો જેમાં તમને હુકમ કરવામાં આવ્યો છે એ તઅલીમના દસમા ભાગથી ગફલત કરશો તો તમે તબાહ થઈ જશો. ત્યાર પછી એવો જમાનો આવશે કે તે સમયના લોકો તેના દસમા ભાગ ઉપર અમલ કરશે તો તેઓ બચી જાશે.

★ જે માણસ હલાલ ખોરાક ખાય અને મારી શરીઅત ઉપર અમલ કરે અને લોકો તેનાથી સલામતીમાં હોય તો તે જન્નતમાં જશે.

★ તમારાથી બની શકે તો સવારથી સાંજ સુધી અને સાંજથી સવાર સુધી કોઈની બુરાઈ કરવાથી તમારી જાતને બચાવો. પછી કહ્યું, 'આ હુકમ મારી શરીઅતમાં છે અને ખરેખર જે મારી શરીઅતથી મોહબ્બત રાખે છે તે મારાથી મોહબ્બત રાખે છે.

★ ખરેખર બની ઈસ્રાઈલ બોંતેર ફિર્કાઓમાં વ્હેંચાઈ ગયા અને મારી ઉમ્મત ૭૩ ફિર્કાઓમાં વ્હેંચાઈ જશે. એક ફિર્કા સિવાય બધા હલાક થશે. લોકોએ પૂછયું કે એ કયો ફિર્કો છે ? આપે ફરમાવ્યું, 'એ ફિર્કો જેના પર હું અને મારા દોસ્તો હોય.'

★ હું તમને હિદાયત કરૂં છું કે અલ્લાહ તઆલાથી ડરો અને મારા (સાચા) જાનશીનોની પેરવી કરો.

★ દુનિયાના અંતિમ કાળમાં લોકો જૂઠા હશે અને એવી વાતો બનાવશે જે ન તો તમે ન તમારા વડવાઓએ સાંભળી હશે ત્યારે એનાથી બચો કે તમને ગુમરાહ ન કરી દે અને વાદવિવાદમાં ન ઉતરો

★ ઈમાનનાં ત્રણ મૂળ છે. એક તો એ કે જે માણસ લાએલાહ ઈલ્લલ્લાહ કહે તેને કષ્ટ આપવામાં ન આવે. ન તેને એકાદ વાંકના કારણે બે ઈમાન સમજવામાં આવે અને ન તેને એક વાંકના કારણે દૂર કરી દેવામાં આવે.

બાંટવા મેમણ જમાઅત (રજી.) કરાચીનું મુખપત્ર

મેમણ સમાજ

ઉર્દૂ-ગુજરાતી માસિક

Memon Samaj

Honorary Editor:
Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu
Published by:
Muhammad Iqbal Billoo Siddiq Akhawala

THE SPOKESMAN OF BANTVA MEMON JAMAT (REGD.) KARACHI

Graphic Designing
A. K. Nadeem
Hussain Khanani
Cell : 0300-2331295

Printed at : City Press
Muhmmed Ali Polani
Ph : 32438437

August 2022 Moram 1444 Hijri - Year 67 - Issue 08- Price 50 Rupees

હમ્દે બારી તઆલા

'સાબિર' ચારિયાણી (મર્હુમ)

લાખો સલામ કાં ન હો ખાલિકના એ વલી ઉપર
મોકલે ખુદ ખુદા સલામ પ્યારા એ મુજ નબી ઉપર

ફર્શ ઝમીને ફખ્ર છે તારી એ રહેબરી ઉપર
અર્શ બરીને નાઝ છે તારી એ રહેબરી ઉપર

આજે અનોખી શાનથી આવી બહાર જગ મહીં
ઝિક્ર છે મુસ્તફા તણો ફૂલ ઉપર, કળી ઉપર

મુર્દાદિલોના દિલ મહીં જિન્દગી જે ફૂંકી ગઈ
રૂહે હયાત છે ફિદા એની એ જિન્દગી ઉપર

તું તો બને છે દોસ્ત, પણ લોકો કરે છે દુશ્મની
છે આ અજબ કે પ્રેમ છે તુજને એ દુશ્મની ઉપર

રંકથી પ્રેમ તેં કર્યો તારી તવંગીરી મહીં
દર્દને દિલથી પ્રેમ છે તારી તવંગીર ઉપર

રાહે ખુદામાં આપની જોઈને સબ્ર મુસ્તફા
શર્મ કરે છે દુશ્મનો નિજની સિતમગરી ઉપર

રાહતો રંજ પણ ગયા, દર્દ ગયું, ખુશી ગઈ
આપ દયા કરો હવે 'સાબિર' બેકસી ઉપર

'પાકિસ્તાનના ગુજરાતી સાહિત્ય'માંથી સાભાર

ના'તે રસૂલે મકબૂલ (સ.અ.વ.)

બાબુ હમીદ 'ગુમનામ' (મર્હુમ)

ન પૂછો હૃદયમાં આ શાની ખુશી છે
હબીબે ખુદાની મુહબ્બત મળી છે

મદીનાથી મળશે હુઝૂરીની દાવત
હૃદયમાં એ આશા અવિચળ રહી છે

દસે દિશાથી એક જ સદા સાંભળું છું
નબીજી, નબીજી, નબીજી, નબી છે

કરો યા શફીઉલવરા દસ્તગીરી !
હવે મોત મારા સિરાને ખડી છે

અતા જામે કવસર હો સાકીએ કવસર !
તૃષાતુર હૃદયની એ આશા રહી છે

કરી દો કૃપાની નજર યા મુહમ્મદ !
તડપ દીદની ઉગ્ર દિલમાં બની છે

ગદા હોય કે શાહ દર પર નબીના
બધાની સદા નેક આશા ફળી છે

જમાનાની નજરે હું 'ગુમનામ' છું પણ
નબી પ્રેમમાં નેકનામી મળી છે